کاغذ نمبر ۱

نوٹس

بموجب دفعہ ۲۲ باب دوم حصہ اول قواعد وقوانین ٹرسٹیان کالج

ٹرسٹیوں کی بجہت میٹنگ کا اجلاس بتاریخ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ ع یوم یکشنبہ بوقت ۸ بجے دن کے دفتر آنریری سکرٹری صاحب کالج میں منعقد ہوگا - درخواست ہی نہ ٹرسٹی صاحبان دو ہفتہ کے اندر حسب دفعہ ۳۲ کاغذ نمبر ۴ پر اپنے دستخط فرما کر بجنسہ اُس کاغذ کو واپس فرمادیں تاکہ اس دفتر میں تاریخ اجلاس سے بیس روز پیشتر پہونچ جاوے ورنہ ووٹ خارج از میعاد ہوجائے گا اور شمار میں نہ آسکے گا *

خاکسار
محمد مزمل اللہ خان
آنریری سکرٹری

مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۱۵ ع

کاغذ نمبر ۲

اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بموجب قاعدہ ۲۰ و ۲۳ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بتاریخ ۱۱ جولائی یوم یکشنبہ وقت ۸ بجے دن کے

اجنڈا

مد اول — منظوری بجٹ سنہ ۱۹۱۵—۱۶ ع جس طرح پر کہ وہ مرتب ہوکر سنڈیکیٹ سے منظور ہوا *

مد اول (الف) — اضافہ ۲۵ روپے ماہوار در تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی بموجب اسکیم درجہ بندی *

مد دوم — اطلاع استعفا مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہوس و منظوری انتظام جدید انگلش ہوس *

مد سوم — رزولیوشن آنریری سکرتری بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع *

مد چہارم — تجویز علحدگی ائس مشین *

مد پنجم — منظوری کمیٹی ہائے جدید مدیران تعلیم مذہبی سنی و شیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع *

مد ششم — تحریک شکریہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن بتقریب عطائے ۲۶ هزار روپیہ *

مد ششم (الف) - سنڈیکیٹ کی دو خالی ممبریوں کو پر کرنے کے لیئے (۱) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب اور (۲) مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر کا انتخاب *

محرک نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب

موید نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب

مد ہفتم — آیندہ عہدہ پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک ہونے چاہیئیں *

مد هشتم — جدید عہدہ پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم ہوا ہی " قاسم علی جیراج بھائی پروفیسر آف ہسٹری " کے نام سے موسوم کیا جائے *

(حسب تحریک مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن ؟)

مد نہم — تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامی بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے کالج *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی

موید مولوی بشیرالدین صاحب

مد دہم — جو عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری کا خالی ہونے والا ہی اُس پر ایک گریجوسٹ سو روپیہ ماہوار پر مقرر کیا جاوے اور آیندہ بہ شرط عمدہ کار گذاری کے دوسو روپیہ تک ترقی دی جاوے اور عہدہ کا نام بدلکر آفس سورنٹنڈنٹ یا کچھہ اور رکہا جاوے اور عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری پر حسب منشائے دفعہ ۴۷ قوانین و قواعد ٹرسٹیان کسی ٹرسٹی کا تقرر آنریری طورپر کیا جاوے *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی

موید عبدالمجید خواجہ صاحب

مد یاز دہم — چونکہ قواعد ٹرسٹیان موجودہ ضروریات کے لحاظ سے نہ صرف نا کافی بلکہ چند دفعات مسدود اورچند ناقابل عمل ہوگئے ہیں اس لیئے جدید قواعد مرتب کیئے جائیں — اور ایک کمیٹی جس میں میجر سید حسن، مسٹر محمد علی، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں ، مسٹر مظہرالحق و آنریری سکرٹری صاحبان شریک ہوں قواعد ٹرسٹیان مرتب کرنے کے لیئے قائم کی جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد دواز دہم — ہماری فہرست ٹرسٹیان جنہوں نے گذشتہ سال میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار کالج سے نہیں فرمایا حتی کہ تحریرات کے جوابات بھی ارسال نہیں فرمائے اور اُن کے خلاف اجرائے کارروائی بموجب قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد سیز دهم — حسب دفعہ نمبر ۱۸ (۳) تاکہ اس امر کا صحیح اندازہ ہوسکے کہ ہر ٹرسٹي کالج نے تین سال مسلسل کالج کے مقاصد کو ترقي دینے کي کوشش فرمائي هی ایک رپورٹ ہر ٹرسٹي سے ہر عیسوي سال کے اختتام پر طلب کي جاوے اور ایک جلدمیں جس کے ملاحظہ کا ہر ایک ٹرسٹي کو اختیار حاصل ہو رکھي جائے — اگر کوئي صاحب مسلسل تین سال تک رپورٹ نہ بھجیں یا اگر کسي صاحب کے مسلسل تین سال کي رپورٹ سے اُن کي عدم توجهي اور کالج سے بے پروائي ظاہر ہوتي ہو تو اُن کے علیحدگي کي کارروائي (جس کا حوالہ قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) میں درج هی) کي جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد چہار دہم — پراکسي کے ذریعہ سے رائے دینے کا طریقہ جس کا حوالہ قاعدہ ۳۲ میں دیا گیا هی ہر لحاظ سے کالج کي بہبودي کے منافي هی - اُس کو ترک کیا جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد پانز دہم — علي گڈہ اِنسٹیٹیوٹ گزٹ بند کر دیا جائے اور جو امداد کالج سے اُس کے واسطے دي جاتي هی وہ بند کردي جائے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علي صاحب

مد شانز دہم — یوناني طبیب کا عہدہ تخفیف کردیا جاوے اور جو امداد کالج نے اس صیغہ کو دي جاتي هی وہ بند کردي جاوے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علي صاحب

مد ہفدہم — قواعد کمیٹي ہاے مدیران تعلیم مذہبي منظور کردہ اجلاس سنڈیکیٹ ٹرسٹیان منعقدہ ۲۰ و ۲۱ فروري و یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع متعلق بہ امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جن کي غیر حاضري نماز پنچاس في صدي سے زاید ہو اور لازم قرار دینے پنج وقتہ حاضري مسجد کے ترمیم کیئے جاویں اور اُس کے متعلق جو قواعد

نواب محسن الملک مرحوم و مغفور کے زمانہ میں رایج تھے وھی قایم رکھے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد هیز دهم — قواعد متذکرہ رزولیوشن ماسبق متعلق بہ ضروری قرار دیئے جانے ۷۵ فی صدی حاضری کلاس دینیات کے ترمیم کیئے جائیں اس طرح پرکہ یونیورسٹی و دیگر سالانہ امتحانات پر غیر حاضری دینیات کا کوئی اثر نہ پڑے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد نوزدهم — جو کمیٹیاں واسطے ترتیب و اصلاح نصاب کتب دینیات کے کمیٹی ھائے مدبران تعلیم دینیات نے قایم کی هیں اُس میں سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب اور مولوی فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بستم — کمیٹی مرتب کنندہ نصاب دینیات اهل سنت والجماعت میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب کے جناب حکیم حاذق الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافہ کیا جائے *

محرک مولوی محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بست و یکم — دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی حاضری ۵۰ فی صدی نہونے سے } شرکت امتحانات سے روکا جانا بہت زیادہ سخت هی — شرکت امتحانات کے لیئے نماز کی غیر حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی تجویز نامنظور کی جائے *

محرک مولانا طفیل احمد صاحب

موید مولوی عبداللہ جان صاحب

مد بست و دوم — جدید دروازہ غربی سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست وسوم — ایک یا ایک سے زیادہ ایسے اصحاب کی خدمت حاصل کی جائے جو فرگوسن کالج پونا ، هندو کالج بنارس ، ڈی . اے . وی کالج لاهور کا معائنہ کرکے اپنی مفصل رپورٹ پیش کرسکیں جس سے معلوم ہو کہ ان کالجوں میں اُستاد کیا تنخواہ پاتے ہیں ، اُستادوں کا معیار قابلیت کیا ہی ، امتحانات کے نتیجہ کیسے رہتے ہیں ، اخراجات کالج کیا ہیں — یہہ رپورٹ اکتوبر تک آنریری سکرٹری صاحب کی خدمت میں پیش ہونا چاہیئے تاکہ سالانہ میٹنگ کے موقعہ پر جناب آنریری سکرٹری صاحب ترسٹیوں کے غور کے واسطے پیش فرما سکیں — خرچ اُن حضرات کا جو اس خدمت کو ادا کریں کالج کو دینا چاہیئے - اگر وہ منظور کریں تو پروفیسر ولی محمد صاحب کی خدمات بھی اس کام کے لیئے حاصل کی جائیں *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و چہارم — میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میں جو روپیہ واسطے مرمت کے منظور ہوتا ہی وہ صرف اُنہیں مدات پر صرف کیا جائے جس کے واسطے بجٹ میٹنگ میں منظور ہوا ہی — اگر کسی مد کا روپیہ صرف نہ ہو یا کسی مد پر کم صرف ہو تو وہ رقم کسی دوسرے کام پر خرچ نہ ہو سکے گی تاوقتیکہ سنڈیکیٹ منظور نہ کرے - صرف سنڈیکیٹ ہی کو اختیار ہوگا کہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں حسب ضرورت منتقل کرے *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و پنجم — ہر عمارت کی جو جدید بنائی جائے ماہواری رپورٹ بلڈنگ کمیٹی کی طرف سے سنڈیکیٹ میں پیش ہونا چاہئے جس سے معلوم ہوسکے کہ موافق تخمینہ اور نقشہ کے عمارت بن رہی ہی — انجنیر کا فرض ہوگا کہ روزانہ مرمت کو دیکھے اور ممبر انچارج بلڈنگ کمیٹی کا فرض ہوگا کہ هفتہ وار معائنہ کرے اور اپنی رائے اُس کتاب پر تحریر کرے جو اس کے واسطے ہر ایک عمارت پر رکھی جایا کرے — اور ایسے ہی کتاب ماہواری بلڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوا کرے گی *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و ششم - اطلاع استعفا بابو جادو چندر صاحب چکرورتی و منظوری تقرر مولوی عبدالمجید صاحب قریشی بجائے اُن کے *

مد بست و هفتم — اطلاع انتخاب مکرر مسٹر محمد علی صاحب (اوکسن) بر عهدہ ترستی کالج منجانب اولڈ بوائز ایسوسی ایشن برائے پانچ سال من ابتدائے اپریل سنه ۱۹۱۵ ع لغایت مارچ سنه ۱۹۲۰ ع *

خاکسار

محمد اسحق خاں عفی عنه

آنریری سکرٹری کالج

کاغذ نمبر ۳

یادداشت آنریری سکرتري مدرسة العلوم علیگڈه بابت مدات کارروائي اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسة العلوم متعینه ۱۱ جولائي سنه ۱۹۱۵ ع

کیفیت نسبت مد اول

"منظوري بجٹ"

الحمد لله که امسال دسمبر سنه ۱۹۱۴ ع تک کے واقعي مصارف اور سنه ۱۹۱۵ ع کے شروع تین ماه کے تخمینے مصارف کے اعداد کي بناپر سنه ۱۶—۱۹۱۵ ع کا بجٹ کالج کا گذشته مالي سال ختم هونے سے پیشتر ماه مارچ کے آخر هفته میں مرتب هوچکا تها — اپریل کے شروع هفته میں فنانس کمیٹي نے غور کرکے اُس کو پاس کیا اور سنڈیکیٹ منعقده ۱۸ اپریل سنه ۱۹۱۵ ع میں وه جزوي ترمیمات کے ساتهه منظور هوا — یهه کارروائي بموجب ٹرسٹیوں کے اس رزولیوشن کے عمل میں آئي هی جس کي رو سے سال حسابي کے نو ماه گذرنے کے بعدهي سال آینده کے بجٹ کي ترتیب مناسب قرار پائي تهي—چنانچه اور اب یهه بجٹ ٹرسٹي صاحبان کي آخري منظوري کے لیئے پیش کیا جاتا هی *

سال گذشته میں دو بڑي رقمیں یعني ایک تو مقرره سالانه عطیه هزهائینس سرآغا خاں بهادر کا معه بقایا سال ماسبق کے بقدر ۲۰ هزار روپے کے اور دوسرے! موعوده سالانه گرانٹ ریاست خیر پور کے معه بقایا سالهاے ماسق بقدر ۱۸ هزار روپے کے تخمینه آمدني میں شامل تهیں اور ان کے وصول کي توقع پر مصارف کا تخمینه قایم کیا گیا تها ان دونوں بڑي رقموں کے وصول نه هونے سے مجهے بهت هي خوف تها که آمدني

بقدر ۳۸ هزار روپے کے کم هوجانے سے خرچ کو کسي طرح کفایت نه کرے گي اور آخر سال پر بهاري دقت رهےگا۔ مگر الله تعالی کاشکر هی که باقي جمله متوقعه آمدنیاں سال کے اندر وصول هوگئیں اور اُن اُصولوں کي پابندي سے جو پچھلے سال سے قایم کیئے گئے هیں هر صیغه کے اخراجات جهاں تک ممکن هوسکا آمدني کے اندر رکھے گئے اور جو غیر صرف شده رقوم سال گذشته کے ختم پر مختلف مدات کے ذیل میں بچ رهي تهیں وه کالج کے حسابات سے جدا هوکر اُن کے نئے نئے فنڈ قایم هونے کي بجائے کالج کے حق میں لیپس (Lapse) هو گئیں (یعني جن صیغوں کے لیئے یهه رقمیں منظور هوئي تهیں اُن کا حق ان رقموں کے خرچ کرنے کا زایل هوگیا) جس کا نتیجه یهه هوا که آمدني و خرچ قریب قریب برابر هوگئے اور صرف ڈیڑه سو روپے کا ڈفسٹ رها جو نه هونے کے برابر هی *

اس موقعه پر میں ممبر صاحب فنانس اور رجسٹرار صاحب اور اکاونٹنٹ صاحب صیغه فنانس کا مسرت کے ساتهه دلي شکریه ادا کرتا هوں که اُنهوں نے اُن جمله قیود و شرایط کو جو بیلینسیز (Balances) اور بیلینس شیٹ وغیره کي ترتیب کے متعلق بهت غور و خوض اور دو سال کي متواتر محنت کے بعد عاید کي گئیں تهیں پورے طور سے پابندي کي اور اس اهم معامله میں مجهکو مدد دینے میں حتی الوسع کسي طرح کا دریغ نهیں کیا — مجهے قطعي اُمید هی که اگر موجوده اصولوں پرکارروائي قایم اور جاري رهي تو جو دقتیں که محض متوقعه آمدنیوں کو حقیقي امدني میں شامل کرنے سے اور گذشته سال کي بچت کو علحده کرکے اُن سے جدید فنڈ قایم کرنے سے پیش آیاکرتي تهیں وه آینده تکلیف نه دیں گي اور کالج کي مالي حالت انشاء الله تعالی روز بروز طمانیت بخش هوتي جائیگي *

جو متوقعه رقوم که جناب هزهائینس سر اغا خاں بالقابه اور ریاست خیر پور سنده سے وصول نهیں هوئیں اُن کے متعلق ایک طرف تو میں نے متواتر عرضداشتیں اور خطوط خود هزهائینس کے نام نیز اُن کي ریاست کے مینیجر کے نام بهیجیں اور دوسري طرف ریاست خیر پور سنده سے برابر سلسله جنباني کرتا رها — ان کے جواب میں هزهائینس کي

طرف سے تو سوائے ایک تار کے کوئي جواب وصول نہیں ہوا — اس تار میں وعدہ کیا گیا تھا کہ میري تحریرات کا عنقریب جواب پہونچے گا جو افسوس ھی کہ اج تک باوجود یاد دھانیوں کے نہیں پہونچا نہ کوئي رقم وصول ہوئي حالانکہ ھزھائینس کے مقررہ عطیہ میں بعض ایسي رقوم شامل ھیں جو جناب ممدوح نے حضور شہنشاہ معظم کے علي گڈہ تشریف آوري کي یادگار میں خود ھی مقرر فرمائي تھیں - نیز ایک رقم تعلیم یورپ کے لیئے مخصوص تھي جس کي مدد سے مختلف مضامین کي تکمیل کے لیئے طلبا کو ولایت بھیجاجایا کرتا تھا — اب یہہ عطیات قریب قریب نا اُمیدي کي حالت میں ھیں اور اس لیئے درستي حسابات مد نظر رکھکر امسال کے تخمینہ آمدني سے اُن کو حذف کردیا گیا ھی - وصول عطیہ دربار خیر پور کي کوششوں کے سلسلہ میں بامداد جناب آنریبل مولوي رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسي بھاول پور یہہ تجویز کي گئي تھي کہ ایک ڈپوٹیشن ریاست میں بھیجا جاوے — چنانچہ اس کي حاضري کي اجازت چاھي گئي تھي مگر بد قسمتي سے اجازت مطلوبہ میسر نہ آئي اور اس معاملہ میں جو آخري خط جناب وزیر صاحب ریاست خیر پور کا صادر ہوا تھا اُس کي نقل ذیل میں درج کي جاتي ھی *

نقل خط وزیر صاحب

ترجمہ چھٹي مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۲ ع

از جانب مولوي ابراھیم خاں صاحب وزیر خیر پور

بخدمت جناب مولوي رحیم بخش صاحب سي آئي ای
پریسیڈنٹ کونسل رجنسي ریاست بھاول پور

جناب من — ۲۲ ماہ حال کا عنایت نامہ موصول ہوا جس کا میں مشکور ہوا - اراکین علي گڈہ کالج کو خیر پور کے چندہ کي ادائگي کي بابت جو اطمینان آپ نے دلایا ھی میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں - ڈیپوٹیشن کے متعلق میں التماس کروں گا کہ اُس کے بھیجنے کي کوئي ضرورت نہیں ھی — میں پہلے ھي سے کوشش میں ہوں کہ چندہ ادا کردیا جاے مگر بد قسمتي سے بعض حالات مانع ادائگي ہوئے —
اُمید ھی کہ آپ بخیریت ہوں گے *

Copy of a letter dated 31st. August 1914, from Mohamed Ibrahim Khan Sahib, Wazir Khairpur State, to Molvi Rahim Baksh C. I. E, President Council of Regency Bhawalpur State.

MY DEAR SIR,

Yours of the 22nd. instant duly recieved. Thanks very much for the kind letter and for your assurance to the Aligarh Authorities about the Payment of the Khairpur Contribution.

As for the deputation there is hardly any need of the trouble of sending one here. I am already trying my best to get the pay-ment made; but unfortunately it could not be done yet for certain circumstances.

Hoping you are quite well.

ان حالات سے واضح ہوگا کہ حسب اقتضاے ضرورت جو جو کوشش مجھہ سے ہوسکتي تھي میں نے اُس سے غفلت یا پہلو تہي نہیں کي مگر سوء اتفاق سے کامیابي نہیں ہوئي — لیکن الحمدلله والمنت جو قلبي کوفت ان رقوم کے عدم وصولي سے مجھے تھي وہ خدا کے فضل و کرم سے بوجه احسن رفع ہوگئي — قوم کي ہمدردانه توجه سے مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے عین ضرورت کے وقت امداد کا ہاتھه بڑھایا اور بیش قرار مالي مدد سے کالج کي بنیاد ایسے مستحکم کردي ہی جس سے فی الحال تنزل کا اندیشه جاتا رہا – اور اس موقع پر بے اختیار میرے قلم و زبان سے یہه کلمات نکلتے ہیں که :

خُدا خود میر سامان است ارباب توکل را

اس میں شک نہیں که کالج اپني قوم کے ممتاز سربرآوردہ بزرگوں اور معزز والیان ملک کي فیاضیوں کا ہمیشه دست نگر رہا ہی اور رہیگا اور اس امر کا متوقع رہیگا که ان سرچشموں سے اُس کي مالي امداد ہوتي رہے – مگر کبھي کبھي جب بدقسمتي سے بندہ پروروں کي بے نیازي حد سے گذر جاے اور معامله اس حد تک پہونچ جاے که :

دست سوال پیش کسی کردۂ دراز
پل بستۂ که بگذري از آبروے خویش

تو میں یہہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اُس حد سے متجاوز ہونا اُس درسگاہ کي ہمت و شان کے منافي ہی جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کي اُمیدوں کا مرکز اور مایہ ناز ہو، اور جس کا شہرہ اور فیض صرف ہندوستان میں محدود نہ رہا ہو بلکہ غیر ممالک کے اقوام بھي اُس کي شہرت سے متاثر اور دور و دراز بیروني مقامات کے مسلمان بھي اس سے مستفید ہوتے ہوں *

۴ — اب میں بجٹ کے اعداد پیش کرتا ہوں — سنہ ۱۵-۱۹۱۴ ع کي آمدني کا تخمینہ مبلغ ۲۹۳،۲۶۸ روپے کیا گیا تھا اور جیسا کہ اوپر کے فقرہ میں درج ہوچکا ہی ہزهائنس سر آغا خاں بہادر بالقابہ کے سالانہ گرانٹ دس ہزار روپے معہ اسیقدر بقایا سال ماسبق کي بابت اور ریاست خیر پور کے سالانہ گرانٹ چھہ ہزار روپے معہ ماسبق دو سالوں کے بقایا کے همگي ۳۸ ہزار روپے کي رقم اس تخمینہ آمدني میں شامل تھي — باوجود متواتر کوشش کے یہہ دونوں رقمیں وصول نہ ہوسکیں لہذا ان دو رقموں کے خارج کرنے کے بعد متوقعہ آمدني ۲۵۵۲۶۸ روپے رہ جاتي تھي — مگر ایک تو بوجہ اضافہ تعداد طلباے کالج فیس تعلیم میں بقدر دو ہزار روپے کے تخمینہ سے زیادہ آمدني ہوئي — اور دو پروفیسران کالج اور ایک اسکول ماسٹر کے دوران سال میں خدمات سے سبکدوش ہونے پر بوجہ اُن کي میعاد ملازمت آتھہ سال سے کم ہونے کے اُن کے مجتمعہ بونس کي رقم بقدر چھہ ہزار روپے کے کالج کو واپس وصول ہوئي اور قریب ڈھائي ہزار روپے کے ایسي رقوم جو منجملہ گذشتہ سال کے منظور شدہ مصارف کے غیر صرف شدہ بچ رهي تھیں اور گذشتہ رواج کے مطابق ان رقوم سے متعدد علیحدہ علیحدہ فنڈ کھل جاتے اور کالج بجٹ سے آیندہ اُن کا کوئي تعلق نہ تھا، امسال جدید قاعدہ کے مطابق ایسي رقوم خزانہ کالج میں واپس جمع ہوکر اُس کے واقعي آمدني کا جزو بن گئیں — اور اس طرح واقعي آمدني کي میزان ختم سال پر ۲،۶۹،۹۳۸ روپے ہوئي جو تخمینہ آمدني سے بقدر گیارہ ہزار روپے کے زیادہ هی *

سال گذشتہ کے مصارف کا تخمینہ ۲۸۳۲۶۰ روپیہ تھا جو اگرچہ تخمینہ آمدني سے تو ضرور کم تھا مگر واقعي آمدني کے مقابلہ میں بقدر ساڑھے ۱۴ ہزار کے زیادہ تھا — اور اگر حالات تخمینہ کے مطابق واقع ہوتے

تو سال گذشتہ میں ساڑھے ۱۶ ہزار کا ڈفسٹ رہ جاتا — مگر سال گذشتہ میں کچھہ تو اتفاقی اسباب سے خرچ تخمینہ سے کم ہوا اور دوسری طرف بوجوہ مذکورہ بالا آمدنی کی رقوم میں اضافہ ہو گیا — لہذا ڈفسٹ کے اسباب مفقود ہو گئے — مصارف میں اتفاقیہ تخفیف یوں ہوئی کہ ساڑھے نو ہزار روپیہ کی تو صرف مد تنخواہ میں کمی ہوگئی کیونکہ دوران سال میں ڈاکٹر ہاروتز کی جگہہ مسٹر اسٹوری عربی کے پروفیسر ڈھائی سو روپیہ ماھوار کم تنخواہ پر مقرر ہوئے — کریم حیدر صاحب کی تنخواہ ساڑھے چار ہزار روپیہ داخل تخمینہ تھی مگر وہ فارغ التحصیل ہو کر ولایت سے واپس نہ ہوئے اور اُن کی بجائے جو پروفیسر مقرر ہوئے اُن کا تقرر دیر سے عمل میں آیا لہذا تنخواہ کی بچت ہوگئی — اسی طرح پولیٹکل اکانمی پڑھانے کے لیئے ایک اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے تھے اور اُن کی تنخواہ ۱۲۰۰ روپیہ درج بجٹ تھی — مگر اُنہوں نے صرف چند ھی روز کام کیا اور یہہ رقم بچ رھی — نیز دوران سال میں پروفیسر تیمور صاحب مستعفی ہوگئے اُن کی تنخواہ بچی — بعض ممبران اسٹاف و اسکول کو رخصت بلا تنخواہ یا نصف تنخواہ پر ملی اور ممبران اسٹاف کے تغیر و تبدل میں ایک کی جگہ دوسرے کے تقرر میں دیر ہونے کی وجہ سے بعض رقوم بچ رھیں — ہز ھائینس سر آغا خان بالقابہ کا عطیہ نہ وصول ہونے کی وجہ سے تعلیم یورپ کے لیئے تین ہزار کی اور تعلیم عربی کے لیئے تیرہ ہزار کی رقم گو درج تخمینہ مصارف تھیں مگر متوقعہ آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے یہہ رقمیں خرچ نہیں ہوئیں — دو ہزار روپے مد مرمت سے بچ رھے — اسی طرح بعض اور مدات میں بھی تخمینہ سے کم خرچ ہوا اور بعض مدات میں مختص الوقت وجوہ سے تخمینہ سے زیادہ بھی خرچ ہوگیا — اس سب کمی بیشی کا آخری نتیجہ یہہ ہوا کہ بجائے تخمینی خرچ ۲،۸۳،۲۶۰ روپے کے سال بھر میں واقعی خرچ کی میزان ۲۶۶۷۸۹ روپے ہوئی اور اس طرح سال گذشتہ میں واقعی آمدنی و خرچ کے لحاظ سے صرف ۱۵۴ روپے کا ڈفسٹ (کمی) رہا جو قریب نہ ہونے کے ھے — اور آمدنی و خرچ برابر ہوگئے *

۳ — سال رواں یعنی سنہ ۱۵ — ۱۶ ع کا تخمینہ آمدنی بمقابلہ ۲۹۳۶۸۲ روپے کے ۲۹۸۰۹۳ روپے ھی — گذشتہ سال جن جن مدات

میں جس جس قدر امدنی درج بجٹ ہوئی تھی وہ پچھلے جلسہ بجٹ کے موقعہ پر ترسٹی صاحبان کے ملاحظہ سے گذرچکی ہے ۔ اُس تخمینی رقم کے مقابلہ میں امسال بعض مدات میں بقدر ۴۲۵۴۲ روپے کی تو کمی ہے اور بعض دوسری مدات میں ۴۰۰۶۷ روپے کی بیشی ہے — جن مدات کی تخمنی رقوم آمدنی بالکل سال گذشتہ کے تخمینہ کے مطابق ہیں اُن پر امسال مکرر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ البتہ جن مدات میں کمی بیشی ہوئی ہے وہ مدات معہ وجوہ کمی بیشی ذیل میں درج ہیں :—

(الف) وجوہ کمی آمدنی

نمبر	مد	رقم	وجوہ
(۱)	عطیہ ہز ہائنس سر اغا خاں بالقابہ	۱۵،۰۰۰	بوجوہ مذکورہ بالا ان امدنیوں کے وصول کی توقع نہ ہونے کی وجہ سے بنظر صحت حسابات یہہ رقوم سال رواں کے تخمینہ سے حذف کردی گئیں *
(۲)	عطیہ موعودہ ریاست خیر پور	۱۸،۰۰۰	
(۳)	فیس اسکول ورتران	۱،۰۰۰	بلحاظ آمدنی واقعی سالگذشتہ کے سال رواں کا تخمینہ کم کیا گیا ہے *
(۴)	فیس داخلہ اسکول و کالج	۴۰۰	" "
(۵)	فیس ترانسفرسارتیفکت	۲۵	" "
(۶)	جرمانہ	۵۰۰	" "
(۷)	چکی چونہ	۱،۰۰۰	بوجہ ضرورت نہونے کے یہہ چکی اب بند ہوگئی اور اس سے اب کوئی آمدنی نہیں ہوتی *
(۸)	کرایہ دوکانات	۱۰۰	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ *
(۹)	واپسی بونس	۱،۵۰۰	امسال کسی پروفیسر کے سبکدوش ہونے کی توقع نہیں ہے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۱۰)	وصول بونس عربي پروفیسران عربي فنڈ	۲۱۶	پروفیسر استوري صاحب کي تنخواه ڈاکٹر هاروتز صاحب سے کم هے لهذا عربي فنڈ سے بونس کي رقم بهي کم وصول کي جاتي هے *
(۱۱)	فروخت ادویه انگریزي و یوناني	۳۰۰	بلحاظ واقعي آمدني سالگذشته *
(۱۲)	عطیه جمال برادرز	۱,۲۰۰	پچهلے سال یهه رقم بقایا کي درج بجٹ تهي مگر امسال یهه بقایا بهي وصول هوگئي اور سالگذشته کي رقم بهي وصول هوگئي اسلیئے کوئي بقایا کالج کي یافتني نهیں هے *
(۱۳)	وصول تنخواه از انگلش هوس	۱,۱۶۸	لیڈي سپرنٹنڈنٹ مس هیرس مستعفي هوگئیں- لهذا اُن کي نئي ماه کي تنخواه بجٹ سے کم هوگئي اور انگلش هوس سے ان کي پوري تنخواه وصول هونے کي ضرورت نهیں رهي *
(۱۴)	عطیات لائبریري	۱۰۰	جس قدر امدادي رقوم کے وعدے تهے اُس میں سے سو روپے سالگذشته میں وصول هوگئے وه تخمینه سے امسال حذف کردیئے گئے *
(۱۵)	عطیه ریاست مالیر کوٹله	۱,۴۰۰	یهه سالهاے ماسبق کي بقایا تهي جو وصول هوجانے کي وجه سے امسال حذف کي گئي *
(۱۶)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	۶۳۲	بلحاظ واقعي آمدني سالگذشته کمي کي گئي *
	میزان کل	۴۲,۵۴۲	

(ب) وجوه بیشی آمدنی

(۱) امدنی منافعه فکسڈ ڈپازٹ	۹۰۰	جدید اسکول کے لیئے گورنمنٹ کا عطا کیا ہوا ایک لاکھہ بیس هزار روپیه اور چند پرانی رقوم فکسڈ ڈپازٹ میں محفوظ هیں - سالگذشته میں یهه خیال تها که جدید اسکول کی عمارت پر دوران سال میں روپیه خرچ هوجائیگا اس لیئے منافعه کے تخمینه سے رقم کم درج هوئی تهی چونکه امسال بهی ان عمارات کے جلد شروع هونیکی توقع نهیں هے اس لیئے امسال کے تخمینه میں امدنی منافعه زیاده درج هوئی *
(۲) منافعه شهریار اسفندیار ٹرسٹ بانڈز	٦٠	یهه نئی آمدنی هے ایک مخیر پارسی شهریار اسفندیار آنجهانی نے اپنے وصیت نامه میں همارے کالج کے لیئے دو هزار روپے چهوڑے جو ۳ روپے فیصدی منافعه والے بمبئی پورٹ ٹرسٹ کی صورت میں وصول هوگئے جنکا سال رواں میں اسقدر منافعه هوگا- یهه عطیه نهایت قابل قدر هے که غیر قوم کے ایک مخیر معطی نے اپنی وصیت لکهتے وقت اس کالج کو بهی پیش نظر رکها *
(۳) ایر انڈیا کوپر ملز شیرز	۵	بوجه جنگ هندوستان میں کاغذ کی مانگ بڑه گئی هے اس خیال سے تخمینه آمدنی زیاده هے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۴)	فیس تعلیم ڈے اسکالرز	۲،۲۵۰	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ کے تخمینہ زیادہ درج ہوا - کالج میں طلبا کی تعداد بفضلہ تعالی بڑھ گئی ہے لہذا ٹیوشن فیس کی آمدنی بڑھ گئی *
(۵)	فیس تعلیم کالج کور، ڈران	۱،۰۰۰	" "
(۶)	میڈیکل فیس کالج و اسکول	۵۰۰	" "
(۷)	فیس تعلیم لا کلاس	۸۵۰	" "
(۸)	کرایہ بورڈنگ ہوس کالج و اسکول	۱،۰۰۰	" "
(۹)	کرایہ بنگلہ جات	۱،۵۰۰	سالگذشتہ میں بعض بنگلوں کا کرایہ چندماہ کا درج ہوا تھا امسال بوجہ تکمیل عمارات پورے سال کا کرایہ درج بجٹ ہے *
(۱۰)	صیغہ جائداد	۲۳۰	ممبرصاحب صیغہ جائداد کی کوشش سے پود انبہ قلمی وغیرہ تخمینہ سے زیادہ فروخت ہوئی اور فروخت گھاس و لکڑی باغات میں بھی تخمینہ سے زیادہ قیمت وصول ہوئی اور کرایہ فرنیچر بھی توقع سے زیادہ وصول ہوا *
(۱۱)	پرنس آف ویلز سائنس اسکول	۳،۶۸۴	امسال مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن نے یونیورسٹی فنڈ کے منافعہ سے اس صیغہ کو بقدر چھہ هزار روپے کی مدد دی ہے - منجملہ اُس رقم کے ڈھائی هزار روپے هز هائنس سر آغا خاں کے عطیہ کی کمی پورا کرنے میں جذب ہوگیا اور ساڑھے تین هزار روپے کا یہہ اضافہ ہوگیا جو سائنس کی لیبرریٹریوں کا سامان خریدنے پر صرف ہونے کے کام میں آئیگا - سالہاے گذشتہ میں یہہ سامان راس المال کے روپیہ سے خریدا جایا کرتا تھا جس سے اصل سرمایہ گھٹ رہا تھا - مگر پچھلے سال سے یہہ طریقہ بند کردیا گیا *

(۱۲)	فیس لیسنس	۲۵	بلحاظ واقعي آمدني سال ماسبق*
(۱۳)	عربي اسکالرشپ فنڈ	۶٫۵۱۶	یہہ رقم پہلے درج نہ هوتي تھي - اس دفعہ تکمیل حسابات کي غرض سے یہہ رقم درج بجٹ هوئي اور جدید رقم ھے*
(۱۴)	گیسٹ هوس	۱٫۲۰۰	" "
(۱۵)	انعام و تمغہ فنڈ	۳۴۷	" "
(۱۶)	عطیہ مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن براے قیام و استحکام هسٹري چیر و دیگر ضروریات کالج	۱۶٫۰۰۰	یہہ جدید آمدني ھے*
(۱۷)	ایضاً براے مصارف تعلیم یورپ	۴٫۰۰۰	"
	میزان	۴۰۰۶۷	

پچھلے سال کي تخمینہ آمدني میں مذکورہ بالا کمي بیشي کرنے سے سال رواں کا تخمینہ آمدني ۲٫۹۰٫۷۹۳ روپے هوجاتا ھے جو درج بجٹ ھے*

۴— سال گذشتہ کا تخمینہ خرچ مبلغ ۲٫۸۳٫۲۶۰ روپے تھا - جن جن مدات کے لیئے امسال بھي وهي تخمینہ رکھا گیا ھے جو پچھلے سال بلحاظ ضرورت منظور هوچکا ھے اُن کے متعلق امسال کسي تفصیل کي ضرورت نہیں ھے— البتہ جن جن مدات مصارف میں امسال کمي بیشي هوئي ھے وہ مع وجوہ کے ذیل میں درج کیئے جاتے هیں — سال رواں کے تخمینہ مصارف میں بمقابلہ گذشتہ سال کے حسب تفصیل ذیل ۹٫۶۶۴ روپے کي کمي ھے اور ۱۷٫۱۹۱ روپے کي بیشي ھے*

(الف) وجوہ کمي مصارف

(۱)	تنخواهیں	۱٫۳۸۴	پروفیسر اسٹوري صاحب کي تنخواہ ڈاکٹر هاروتز صاحب سے بقدر ۲۵۰ ماهوار کم ھے - بابو چکرورتي صاحب امسال مستعفي هوگئے اُن کي تنخواہ میں بچت رهے - گي اسي طرح بعض ممبران اسٹاف کي تنخواهیں مطابق گریڈ کے بڑھتي هیں اور بعض تنخواهیں جدید تقررات کي وجہ سے کم هوئي هیں - کمي بیشي کا نتیجہ مجموعي طور پر تنخواهوں میں ۱٫۳۸۴ روپے کي کمي ھے*

(۲)	مصارف سفر یورپین پروفیسران	۷۵۰	کسی جدید پروفیسر کے امسال ولایت سے آنے کی توقع نہیں ہے *
(۳)	سفر خرچ عام	۵۰۰	بلحاظ مصارف واقعی سال ماسبق کم تخمینہ کیا گیا *
(۴)	منافعہ قرضہ ڈبوتی	۱۷۵	سر سید مرحوم کے زمانہ سے کچھہ قرضہ ڈبوتی فنڈ کا کالج کے ذمہ چلا آتا تھا امسال وہ قرضہ کچھہ ادا ہوگیا لہذا سود کا بار ہلکا ہوا *
(۵)	سود اور ڈرافٹ از بنک	۲۵۰	امسال اُمید ہی کہ بنک سے روپیہ قرض لینے کی ضرورت نہ ہوگی لہذا یہہ رقم کم کردی گئی *
(۶)	صیغہ جائداد	۵۲۲	امسال خرید فرنیچر کے لیئے بمقابلہ سال گذشتہ کے رقم کم رکھی گی *
(۷)	مہمانداری	۱،۰۰۰	کسی ممتاز وزیٹر کے تشریف لانے کی توقع نہیں ہی ؛ اس لیئے تخمینہ کم ہی *
(۸)	حفظان صحت	۲۰۰	بلحاظ ضرورت واقعی کمی گئی *
(۹)	مصارف لکچر بیرونی لکچرار صاحبان	۵۰	ایضاً
(۱۰)	تعلیم عربی	۱،۵۰۰	هز هائینس سر آغا خاں کی رقم عطیہ سے اس مد میں خرچ ہوتا تھا ۔ عطیہ بند ہونے سے یہہ رقم حذف کی گئی *
(۱۱)	آلات ریاضی	۲۵۰	بوجہ عدم ضرورت کمی کی گئی *
(۱۲)	فیس اکچوئری	۱،۰۰۰	ایضاً
(۱۳)	مصارف پیمائش زمین	۳۵۰	ایضاً
(۱۴)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	۹۳۳	بلحاظ واقعی آمدنی کے صرف کم کیا گیا *
(۱۵)	مصارف حصول آراضی	۱،۰۰۰	امسال کوئی جدید قطعہ آراضی خرید نہیں ہوا *
(۱۶)	کمیشن بنک وغیرہ	۱۰۰	پچھلے سال هز هائینس سر آغا خاں کے اور خیر پور کے عطیہ کی بابت چکوں کے وصول کی اُمید پر زیادہ کمیشن درج بجٹ ہوا تھا امسال کم کردیا گیا *
		۹،۶۶۴	

(ب) وجوہ بیشي مصارف

مدات مصارف	مقدار بیشي	وجوہ بیشي
(۱) کالج کنٹنجنسي	۱۰۰	بلحاظ مصارف واقعي سالگذشتہ *
(۲) اخراجات امتحان	۱۰۰	بوجہ اضافہ تعداد طلبا *
(۳) ڈپریسي ایشن	۱۰،۰۰۰	بعض ناتمام عمارات امسال مکمل هوگئیں ؛ لهذا اس مد میں رقم بڑہ گئي *
(۴) انگریزي شفاخانہ	۶۰۰	بوجہ گراني ادویات انگریزي جو جنگ کے سبب سے هوئي *
(۵) مصارف موسم گرما	۴۰۰	برقي پنکھوں کے مصارف بڑھگئے *
(۶) انعام و تمغہ جات	۲۲۷	پہلے یہہ رقم درج بجت نہ هوتي تهي – یہہ نئي رقم امسال درج هوئي هی *
(۷) مصارف تعلیم یورپ	۱۰،۰۰۰	پچھلے سال هزهائینس سر آغا خاں کي گرانٹ وصول هونے کي توقع پر تین هزار روپے درج بجت هوئے تهے امسال اس مد میں یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے چار هزار روپے کي امداد دي هی لهذا ایک هزار کا اضافہ هوا *
(۸) گیمس (هاکي)	۲۵۰	یہہ کلب قرضدار هوگیا هی اور وہ کپ جو اس ٹیم نے گذشتہ سال جیتا تها اس کو اپنے پاس قایم رکھنے کي غرض سے امسال اس ٹیم کو کلکتہ کا سفر ضروري تها ؛ لهذا پرنسپل صاحب کي خاص سفارش پر یہہ خاص امداد سنڈیکیٹ نے منظور کي هی *
(۹) پرنس آف ویلز سائینس اسکول	۵،۹۴۲	سامان کي خریداري میں امسال بوجہ جنگ مشکلات پیش آرهي هیں اور کیمیکلز (Chemicals) کي قیمتوں میں اضافہ هوگیا هی نیز سائینس کے طلبہ کے لیئے ضرورتا وظایف کي زایدرقم منظور کي گئي هی اور گریڈڈ اسکیم کے مطابق اسٹاف کي تنخواهوں میں اضافہ هوگا *

(۱۰)	گیسٹ ھاؤس	۱،۲۰۰	یہہ رقم پہلے درج بجٹ نہ ہوتی تھی امسال درج ہوئی ہی - گیسٹ ہوس کی آمدنی بھی جدید اندراج ہی اور خرچ بھی جدید ہی *
(۱۱)	عربی فنڈ	۱،۳۷۲	یہہ رقم پہلے درج بجٹ نہ ہوتی تھی امسال درج ہوئی - لہذا جدید رقم ہی *
	میزان کل	۱۷،۱۹۱	

سال گذشتہ میں تخمینہ مصارف میں مندرجہ بالا کمی بیشی کرنے سے ۲،۹۰،۷۸۷ روپے کی رقم ہوجاتی ہی اور یہی رقم سال رواں کا تخمینہ مندرجہ بجٹ ہی *

۵ — جیسا کہ اوپر درج ہوچکا ہی سال رواں کی متوقعہ آمدنی ۲۹۰۷۹۳ ہی اور تخمینہ مصارف ۲۹۰۷۸۷ روپیہ ہوتا ہی جو آمدنی سے بقدر چھہ روپیہ کے کم ہی اور غالبا یہہ پہلی مرتبہ ہی کہ کالج کی متوقعہ آمدنی اُس کے تخمینی مصارف کے لیئے کافی ثابت ہوئی لہذا میں جملہ ترسٹی صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس سال کالج کی تخمینی آمدنی انشاء اللہ تعالی اُسی کے جملہ تخمینی مصارف کو کفایت کرے گی *

۶ — کالج کی آمدنی و خرچ کے اس طرح برابر ہونے کی اصل وجہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی مالی امداد ہی جو بقدر ۲۲ ہزار کے اس نے اپنے جلسہ منعقدہ ۳ و ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں کالج کے لیئے منظور کی — اگرچہ میں بموجب رزولیوشن نمبر ۹ منظور کردہ فونڈیشن کمیٹی کے ایسو سی ایشن موصوف سے زیادہ روپیہ طلب کرنے کا مجاز تھا لیکن میں نے اپنی واقعی ضروریات کے مطابق صرف اُسی قدر رقم مانگنے پر اکتفا کیا جس کی اسی وقت ضرورت تھی اور میں یونیورسٹی ایسو سی ایشن کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے میری تحریک پر ہمدردانہ توجہ فرماکر کالج کی طرف امداد کا ھاتھہ بڑھایا جس کے بغیر امسال کالج میں بھاری ڈفسٹ رہنے کا اندیشہ تھا — امسال جو تخمینے آمدنی و خرچ کے کیئے گئے ہیں وہ بہت غور و خوض اور واقعی اعداد کی پوری جانچ پرتال کے بعد کیئے گئے ہیں جس میں کمی بیشی کی

بہت کم توقع ہی اور اس وجہ سے امسال دفست کے پنجہ سے رہائی
پانے کی کوئی اُمید نہ تھی — میں نے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے
جلسہ میں عرض کیا تھا کہ کالج بفضلہ تعالی کیا بلحاظ تعداد طلبہ اور
کیا بلحاظ تعداد استاف ترقی کر رہا ہی اور قانون کالج کے مطابق
موجودہ اضافہ ہائے تنخواہ وغیرہ ناگزیر ہیں لہذا خرچ بڑھتا جارہا ہی
اور بیرونی دنیائے اسلام کے مخصوص حالات اور خصوصاً فراہمی چندہ
یونیورسٹی فنڈ کی وجہ سے کالج کے لیئے عام چندوں کی آمد مسدود ہوگئی
لہذا کالج کی موجودہ آمدنی اُس کے روز افزوں مصارف کو کفایت
نہیں کرسکتی چنانچہ اُن حالات و تفصیلات پر توجہ کرکے ایسو سی ایشن
نے ۲۶ ہزار روپیہ کی امداد بدین تفصیل منظور کی *

(۱) امداد سائنس ۲۰۰۰
(۲) مصارف تعلیم یورپ ۴۰۰۰
(۳) مصارف قاسم علی جیراج بھائی چیراف ہسٹری و امداد کالج } ۲۶۰۰۰

اُس امداد سے بفضلہ تعالی دفست کی مشکل حل ہوگئی :—

۷ — میں نے پچھلے سال اپنی بجٹ رپورٹ میں بیان کیا تھا کہ
بعض مدات مثلاً وظائف وغیرہ کی رقوم بجٹ میں درج نہ ہوتی تھیں
اور اُن کی آمدنی و خرچ کی تفصیل سوائے رجسترار صاحب کالج کے اور
کسی کو معلوم نہ ہو سکتی تھی اُن رقوم کی تفصیل پچھلے سال بھی
بجٹ میں شامل نہ ہو سکی — مگر امسال میں نے تائید کرکے اُن وظائف
کی تفصیل مرتب کرائی اور وہ شامل بجٹ ہی جس سے معلوم ہوگا کہ
عام تعلیمی وظائف کے لیئے کچھہ تو معطیان وظائف کی رقوم بمد امانت
بنک میں جمع ہی اور اس فنڈ میں اُس کا منافعہ جمع ہوتا رہتا ہی —
بعض کمروں کے کرائے وظائف کے لیئے مخصوص ہیں — بعض مستقل
سالانہ رقوم اس مد میں جمع ہوتی ہیں — یہہ سب آمدنی ملاکر
سال میں بقدر ۴۳۶۸ روپیہ کے ہوتی ہی اور اس رقم وظائف کا بڑا
حصہ پرنسپل صاحب کالج بربنائے لیاقت اپنے اختیار سے طلبہ کو تقسیم
کرتے ہیں — اور بعض وظائف کی تقسیم بموجب شرایط معطیان عمل میں
آتی ہی — یہی حالت انعامات و تمغہ جات فنڈ کی ہی اور کچھہ
آمدنی متفرق طور پر ہر سال وصول ہو جاتی ہی اور کچھہ آمدنی سابق

عطیات کے منافعہ سے وصول ہوتی ہی — اس فنڈ میں سال رواں کی
آمدنی کا تخمینہ ۳۲۷ روپیہ ہی مگر بلحاظ واقعی مصارف کے خرچ کا
تخمینہ ۹۲۷ ہی اور یہہ کمی کالج کی عام آمدنی سے پوری کی
جاتی ہی *

۸ — امسال بجٹ کے ساتھہ عربک فنڈ کی بھی تفصیل شایع
کی جاتی ہی – جب حسب تحریک گورنمنٹ مدرسۃ العلوم علی گدہ
میں عربی کی چیر قایم ہوئی تو اس وقت عربی کی طرف طلبا کی
ترغیب و تشویق کے لیئے پیش قرار عربی وظائف کا انتظام کیا گیا تھا —
اس زمانہ میں بوجہ کمی تعداد عربی خوان طلبا کے وظائف پر بہت
کم رقم خرچ ہوتی تھی– لہذا جو رقوم اس مد میں جمع ہوئیں اُن کا
بڑا حصہ جمع ہی ہوتا رہا اور یہہ روپیہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں اس
شرط پر کام میں لایا گیا کہ جو کمرے اس روپیہ سے تیار ہوں اُن کا کرایہ
عربی وظائف کے لیئے مخصوص رہے– چنانچہ عربی وظائف کے لیئے ایک
تو کمروں کے کرایہ کی مستقل آمدنی ہوگئی کچھہ نقد رقوم بطور امانت
بنک میں جمع ہی اُن کا منافعہ اس مد میں جمع ہوتا ہی —
ممتاز بورڈنگ ہوس کی آمدنی جو جناب آنریبل سر نواب محمد فیاض
علی خاں صاحب بہادر پریسیڈنٹ بورڈ ٹرسٹیان کی فیاضی کا نتیجہ
ہی – نواب صاحب ممدوح کی اجازت سے اب عربی وظائف کے لیئے
مخصوص کردی گئی ہی ، چنانچہ ممتاز ہوس کی آمدنی سے اُس
ہاؤس کے معمولی مصارف منہا کرنے کے بعد باقی آمدنی بقدر ۲۷۸۰
روپیہ کے عربی وظائف فنڈ میں شامل ہوتی ہی — الغرض جیسا کہ
مطبوعہ تفصیلات مشمولہ بجٹ سے واضح ہوگا عربی وظائف کی آمدنی
کا تخمینہ سال رواں کے لیئے مبلغ ۴۵۱۹ روپیہ ہی – پیشتر عربی
وظائف کی تقسیم کا کوئی معین قاعدہ مقرر نہ تھہ بلکہ بڑی بڑی رقوم
عربی وظائف کے نام سے خاص خاص طلبہ کو دی جاتی تھیں — امسال
عربی کی تعلیم کی طرف کالج کے طلبا کو شروع ہی سے راغب کرنے کے
لیئے عربی وظائف کی ایک اسکیم مرتب کی گئی جس کو سنڈیکیٹ
کالج نے بھی منظور کرلیا — اس اسکیم کے مطابق نو ماہ کے لیئے چھہ
وظیفے آٹھہ آٹھہ روپیہ ماہوار کے فرسٹ ایر اور سیکنڈ ایر کے طلبہ کو ملیں گے

چھہ وظیفہ دس دس روپیہ ماہوار کے تھرڈ ایر کے طلبہ کے لیئے مقرر ہوئے ہیں — اور تین وظیفے بارہ بارہ روپیہ ماہوار کے اور تین وظیفے پندرہ پندرہ روپیہ ماہوار کے فورتھہ ایر کلاس کے لیئے مخصوص ہیں – پریویس ایم اے کلاس کے واسطے تین وظیفے چالیس چالیس روپیہ ماہوار کے اور فائینل ایم اے کلاس کے واسطے دو وظیفے پچاس پچاس روپیہ ماہوار کے منظور ہوئے ہیں — ایم اے پاس کرچکنے کے بعد اسپیشل تحقیقاتی کلاس کے لیئے ایک وظیفہ ۷۵ روپیہ ماہوار کا مقرر ہوا ہی — ان وظائف کی تقسیم اُمیدواران عربی اسکالر شپ میں اُن کے امتحان مقابلہ کے نتیجہ اور قابلیت پر منحصر رکھی گئی ہے — اور اُمیدواروں کی عرضیاں آنی شروع ہوگئی ہیں اور مجھے یہہ قوی اُمید ہے کہ یہہ اسکیم عربی خوان طلبائی تعداد میں اضافہ کا باعث ثابت ہوگی – ان کل وظایف پر سال رواں کا تخمینہ مصارف بقدر ۹۳۷۲ روپے ہی جو اس فنڈ کی آمدنی کے اندر ہی *

۹ — یہاں تک اصل کالج بجٹ کے متعلق بحث ہوئی — اب میں ان صیغہ جات متعلق بہ کالج کی طرف ٹرسٹی صاحبان کو متوجہ کرتا ہوں جن کے تخمینہ جات آمدنی و خرچ پیشتر باقاعدہ طور پر نہ تو مرتب ہوتے تھے نہ بجٹ کے ساتھہ شایع ہوتے تھے – سال گذشتہ میں میں نے پہلی بار کالج بجٹ کے ساتھہ ضمیمہ کے طور پر ان صیغوں کے بجٹ تیار کراکے ٹرسٹی صاحبان کی خدمت میں پیش کیئے تھے — اور امسال بھی ان صیغوں کی آمدنی و خرچ کے گوشوارے شامل بجٹ کیئے جاتے ہیں تاکہ یہہ تفصیلات بھی ٹرسٹی صاحبان کے پیش نظر رہیں – میری مراد صیغہ جات ذیل سے ہی :- (۱) ڈائننگ ہال (۲) بورڈنگ ہوس (۳) انگلش ہوس (۴) رائڈنگ اسکول (۵) انسٹیٹیوٹ پریس (۶) صیغہ جائداد (۷) صیغہ تعمیرات *

ان میں سے آخری دو صیغوں کے لیئے مجموعی طور پر رقوم مصارف درج بجٹ تو ہمیشہ سے ہوتی رہی ہیں؛ مگر ایسے معین تفصیلی تخمینہ جات آمدنی و خرچ کے مرتب ہوکر بجٹ کے ساتھہ شایع نہیں ہوتے تھے جس سے ان مدات پر مصارف کی کماحقہ نگرانی ہوسکے کہ روپیہ مناسب طور پر ہر محل منظوری کے اندر صرف ہوا — اسی غرض کی تکمیل کے لیئے ان شعبہ جات کالج کے بجٹ

بھي اب شايع کيئے جاتے هيں - ان تفصيلات کے ملاحظه کرنے کے بعد واضح هوگا که کم و بيش سوا چار لاکهه روپے سالانه رقم کا ٹرسٹيوں کي زير نگراني آمد و خرچ هوتا هی *

۱۰ — کالج کے متعلق صيغه جات ماتحت ميں بلحاظ مصارف سب سے بڑا صيغه ڈائننگ هال هی - اس صيغه ميں اصل رقم آمدني تو فيس طعام هی جو طلبا سے وصول هوتي هے — متفرق آمدني ميں علاوه فيس طلبا کے وه رقوم بھي شامل هيں جو اُن ممبران کالج و اسکول اسٹاف سے وصول هوتي هيں جو احاطه کالج ميں رهتے هيں اور کهانا ڈائننگ هال سے کهاتے هيں — نيز طلبا کي فيس داخله و فيس رجسٹريشن (اندراج نام) کا بھي ايک جزو اس صيغه کو ملتا هی — سال رواں کے ليئے اس کل آمدني کا تخمينه ۷۳۹۰۰ روپے بمقابله ۷۳۱۰۰ روپے تخمينه آمدني سال گذشته کے هی — اس آمدني کے مقابله ميں مصارف خوراک و تنخواه ملازمين و قيمت ظروف وغيره کا تخمينه ۷۸۴۰۰ روپے هی — سال گذشته ميں تخمينه مصارف بقدر ۷۷۲۰۰ روپے کے تھا - اور ڈفسٹ رهنے کا انديشه تھا ؛ مگر مسٹر رزاق بخش صاحب قادري بيرسٹر ايٹ لا ممبر صيغه ڈائننگ هال کي حسن توجه ، خوبي انتظام اور کفايت شعاري کي بدولت اور اُن کی عمله کے قابل قدر سعي سے باوجود گراني غله سال بھر کا خرچ مجرا دينے کے بعد ۴۷۹۹ روپے کي بچت هوئي جس پر صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق هيں — امسال پھر بلحاظ تخمينه کے بقدر ساڑھے تين هزار کے ڈفسٹ هی - ليکن ممبر صاحب صيغه کي مساعي جميله اور جزورسي سے اُميد هی که وه اس ڈفسٹ کي پيش آمده مشکل حل کرنے کي تدابير عمل ميں لائيں گے - صاحب موصوف نے اپنے صيغه کي رپورٹ خود طبع کراکے بغرض تقسيم ميرے دفتر کو عنايت فرمائي هی (جو اس اجنڈا کے ساتهه بھيجي جاتي هی) اور جس سے اس صيغه کے متعلق مفصل حالات ٹرسٹي صاحبان کو معلوم هوں گے - اس رپورٹ کے آخر ميں ممبر صاحب ڈائننگ هال نے چار تجويزيں بغرض تصفيه پيش کي هيں - منجمله اُن کے امر اول کي نسبت سنڈيکيٹ ميں پيشتر طے هوچکا هی که نصف رجسٹريشن فيس ڈائننگ هال کو دي جاوے اور نصف بورڈنگ هوس کو عمله کے مصارف کے ليئے دي جائے اگر - کل فيس ڈائننگ هال

کردی گئي تو دوسرے صیغہ کا کام کیونکر چلے گا اور یہہ ہرگز قرین مصلحت نہیں کہ طلبا کی اس فیس میں کوئي اضافہ ہو — امر دوم کے متعلق میري یہہ رائے ھی کہ یہہ معاملہ اس صیغہ کے اندروني انتظام سے وابستہ ھی — لہذا صیغہ کے نفع نقصان کو پیش نظر رکھکر ممبر صاحب کو پوري آزادي ھی کہ وہ خود جو مناسب سمجھیں کارروائي عمل میں لائیں — مگر میں اس سفارش کے لیئے تیار نہیں ہوں کہ گودام وغیرہ کی تعمیر کے لیئے کوئي یکمشت رقم کالج سے قرض دی جائے — صیغہ کی بچت سے اگر اس کام میں روپیہ لگایا جاسکے تو ایسا کرنے میں کوئي امر مانع نہیں ھی بشرطیکہ قبل خرچ کرنے کے مصارف کا تخمینہ و تفصیل بغرض منظوري سنڈیکیٹ میں پیش کردي جاوے — امر سوم کی بابت غالباً اس رپورٹ کے طبع ہونے کے بعد میري چٹھي ممبر صاحب ڈائننگ ہال کی خدمت میں پہونچ گئي ہوگي جس میں امام صاحبان کی خوراک کی بابت تصفیہ کردیا گیا ھی اور میرے نزدیک اب یہہ مسئلہ تصفیہ طلب نہیں رہا — امر چہارم کے متعلق التماس ھی کہ اگرچہ ظروف کا خرید ہونا امر ضروري ھی لیکن اس کا بار اسٹیبلشمینٹ فنڈ پر ڈالنے کی کوئي وجہ میري سمجھہ میں نہیں آتي — یہہ معاملہ ممبر صاحب صیغہ کسي آیندہ اجلاس سنڈیکیٹ میں پیش فرما سکتے ہیں اور اسوقت مناسب حال فیصلہ ہو جائے گا اور یہہ بھي طے ہوجائے گا کہ کس قدر ظروف کی خریداري ناگزیر ھی *

۱۱ — ڈائننگ ہال کے بعد بلحاظ مقدار آمد و خرچ بورڈنگ ہوس کا نمبر ھی — بورڈنگ ہاؤس کا بجٹ پچھلے سال سے بننا شروع ہوا ھی اس مد میں کمروں کے کرایہ کی آمدني ھی جو طلبا سے وصول کیا جاتا ھی نیز طلبہ کے داخلہ اور رجسٹریشن فیس (اندراج نام) کا ایک حصہ اس مد میں بھي جمع ہوتا ھی — سال رواں میں بورڈنگ ہاؤس کی آمدني کا تخمینہ ۲۵۰۶۰ روپے بمقابلہ ۲۳۷۰۰ روپے تخمینہ سال گذشتہ کے ھی اور خرچ کا تخمینہ مبلغ ۲۳۴۲۱ روپے بمقابلہ ۲۳۶۳۵ روپے سال ماسبق کے ھی — یعني قریب سولہ سو روپیہ کی بچت ھی — پچھلے سال بورڈنگ ہوس میں ۳۰۵۵ روپے کی رقم پس انداز ہوئي تھي جو سالہائے گذشتہ کے اُس قرضہ کے ادا ہونے میں کام آئي جو اس صیغہ کے ذمہ دس ہزار روپیہ کے قریب ھی — سال رواں کی بچت بھي اسي قرضہ میں محسوب

ہوگي اس صيغه کے معرفت علاوہ استيبلشمينت يعني ملازمين بورڈنگ هاؤس کي تنخواهوں کے کنسروينسي (صفائي) اورسيني ٹيشن (حفظان صحت) اور روشني وغيرہ کے مصارف بهي ادا هوتے هيں - اس صيغه کے بجٹ کي قابل اطمينان حالت خانصاحب مير ولايت حسين صاحب پرائنر کالج کے حسن انتظام اور انتهک کوششوں پر مبني هے - جس دلسوزي اور مخلصانه همدردي کے ساتهه مير صاحب موصوف تمام جزويات ميں شخصي توجه فرماکر کفايت شعاري کو ملحوظ رکهتے هيں اُس پر وہ هر طرح شکريه کے مستحق هيں *

۱۲ — انگلش هوس کے تفصيلي بجٹ کے ملاحظه سے معلوم هوگا که اس صيغه کي آمدني و خرچ برابر هيں - يعني دونوں کي مقدار قريب ۱۸۸۰۰ روپے کے هے-اس صيغه کا بهي مثل ڈائننگ هال و بورڈنگ هاؤس کے کوئي بار کالج پر نهيں هے — سال بهر کا زمانه هوا که گذشته بجٹ ميٹنگ کے موقعه پر ٹرسٹيان موجودہ اجلاس کے مابين يهه بحث پيش آئي تهي که آيا انگلش هاؤس اپنے اغراض کے لحاظ سے کامياب رها يا نا کام- اور مجهسے اس موقعه پر خواهش کي گئي تهي که ميں اس مسئله پر توجه کروں — چنانچه مسٹر ٹول صاحب پرنسپل کالج کے رخصت سے واپس آنے پر ميں اس مسئله کو زير بحث لايا اور اس پر غور کرتا رها- اسي اثناء ميں مس هيرس ليڈي سپرنٹنڈنٹ انگلش هوس نے استعفا ديديا جو سنڈيکٹ نے منظور کرليا- اس تقريب سے اصلاح انگلش هاؤس کا مسئله پورے طور پر زير غور رها اور ميں نے سنڈيکٹ ميں اس معامله کو باضابطه طور پر پيش کرديا اور حسب منشاے سنڈيکٹ جس قدر مواد اُس بحث پر ميں فراهم کرسکا تها اُس کو جمله لوکل ممبروں کي خدمت ميں بطلب رائے بهيجديا — اس کے بعد ۱۸ اپريل کے اجلاس سنڈيکٹ ميں يهه معامله مکرر پيش هوکر وہ فيصله هوا جو اس اجنڈا کے مد دوم کي ذيل ميں بعرض منظوري پيش کيا جاتا هي *

۱۳ — صيغه جائداد کا بجٹ مسٹر محمد عامر مصطفى خاں صاحب نے جو اس صيغه کے ممبر انچارج هيں پوري تفصيل کے ساتهه مرتب کيا هي جس کا گوشوارہ بجٹ کے ساتهه شايع کيا جاتا هي- اس صيغه ميں بهار باغات کالج، لگان آراضي، قيمت پود انبه و قيمت لکڑي و

گھانس و کرایہ فرنیچر کی آمدنی شامل ھی - سالہاے گذشتہ میں یہہ عملدرآمد تھا کہ کالج کی زمین پر بہت سے مکانات خام بغیر اجازت بنائے جاتے تھے اور اُن میں لوگ بلا کرایہ آباد ہوجاتے تھے — لیکن کالج کی زمین پر جس قدر ایسے مکانات بنے ہوئے تھے سال گذشتہ میں ان سب کی مکمل فہرست مرتب کرلی گئی اور تشخیص کرایہ کے سلسلہ میں تمام عذرداریوں کا لحاظ کرکے ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع کے سنڈیکیٹ کی منظوری سے اس قسم کے مکانات پر مناسب کرایہ قایم ہوگیا ھی اور تکمیل کارروائی ضابطہ کے ساتھہ وہ سب مکانات جو لوگوں نے بطور خود بنائے تھے کالج کی ملکیت قرار پا گئے ھیں — آیندہ سے ایسے مکانات پر جو جدید کرایہ تجویز ہوا ھی وہ بھی صیغہ جائداد کی معرفت وصول ہوا کرے گا - چونکہ ترتیب فہرست مکانات و تشخیص کرایہ کی کارروائی سال گذشتہ میں شروع ہوچکی تھی لہذا صیغہ جائداد نے سنہ ۱۹۱۴-۱۵ ع کے تخمینہ آمدنی میں کرایہ مکانات کی متوقعہ آمدنی بقدر ۶۰۰ روپے شامل کرلی تھی اور اس سمیت سال گذشتہ کا تخمینہ آمدنی ۲۹۷۰ روپے تھا - مگر چونکہ تشخیص کرایہ کا معاملہ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے پہلے طے نہوسکا تھا اس لئے دوران سال گذشتہ میں اس مد میں کوئی آمدنی نہیں ہوسکتی تھی — کرایہ کے متوقعہ رقم منہا کرنے کے بعد سال گذشتہ کا تخمینہ آمدنی ۲۳۷۰ روپے ہوا جس کے مقابلہ میں واقعی آمدنی ۲۶۴۵ روپے ہوئے - یعنی قیمت پود انبہ لکڑی و گھاس اور کرایہ فرنیچر میں ممبر صاحب صیغہ کی حسن توجہ سے بقدر پونے تین سو روپے کے تخمینہ سے آمدنی زیادہ ہوئی — اس صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ مصارف ۲۹۲۲ روپے تھا جس کے مقابل ختم سال پر ۲۶۷۰ روپے واقعی خرچ ہوا جو تخمینہ خرچ سے بہت کم اور قریب قریب سال ماسبق کی واقعی آمدنی کے برابر رہا — اس موقعہ پر یہہ امر خصوصیت سے ذکر کرنے کے قابل ھی کہ دوران سال گذشتہ میں بھوسہ و غلہ وغیرہ بہت گران رہا جس کی وجہ سے دانہ ، بھوسہ مویشیان باغ وغیرہ پر تخمینہ سے زیادہ رقم خرچ ہونے کا قوی احتمال تھا — لیکن مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب اور اُن کا عملہ شکریہ کا مستحق ھی کہ اُنہوں نے ازراہ دور اندیشی کالج کا نفع مد نظر رکھکر کالج کے مویشیوں کے لئے خود چری کی کاشت کرائی جس کی بدولت نہ صرف اخراجات مویشیان میں بہت کچھہ کفایت ہوگئی بلکہ صیغہ

کو کچھہ منافعہ بھی ہو گیا — صیغہ جایداد کا تخمینہ آمدنی و مصارف سال رواں کے لیئے بالترتیب ۲،۶۰۰ اور ۲،۴۰۰ روپے هی *

۱۴ — رائڈنگ اسکول کا تخمینہ آمدنی سال گذشتہ میں ۱۹۴۰ روپے تھا — اس صیغہ کی اصل آمدنی وہ فیس هی جو طلبا سے بر وقت داخلہ اور ماهوار لیجاتی هی — اور اُس کے مقابلہ میں تخمینہ خرچ مبلغ ۲،۸۱۱ روپے تھا، جیسا کہ سال گذشتہ کے بجٹ نوٹ میں لکھہ چکا هوں، رائڈنگ اسکول میں همیشہ خسارہ رهتا هی ، کیونکہ گھوڑوں کی تعداد زیادہ رکھنی پڑتی هی اور خرچ زیادہ هوتا هی اس کے مقابلہ میں فیس کی آمدنی کم هوتی هی اور فیس کی شرح بڑھانا کبھی مناسب نہیں سمجھا گیا — چنانچہ اس صیغہ کے مصارف پورا کرنے کے لیئے کچھہ تو کبھی کبھی کالج سے مدد دینی پڑتی هی ، مگر زیادہ تر وقتاً فوقتاً متفرق چندوں سے کمی کو پورا کیا جاتا هی *

رائڈنگ اسکول کا وجود کئی لحاظ سے کالج کے لیئے بہت ضروری هی — اول تو بعض سرکاری ملازمتوں میں گھوڑے کی سواری جاننا لازمی هی — لہذا جو طلبہ اس قسم کے ملازمتوں کے خواهاں هوں ان کی تربیت کے لیئے رائڈنگ اسکول کی ضرورت هی — اس تربیت سے طلبا کی اسپرٹ بھی نشوو نما پاتی هی اور اس سپاهیانہ اسپرٹ کے مسلمانوں کی قوم میں باقی رکھنے کی سخت ضرورت هی — نیز کالج میں معزز مہمانوں کے ورود کے وقت اُن کے استقبال میں رائڈنگ اسکواڈ سےجو شان اور رونق پیدا هوجاتی هی اور اُس شان کا خاص اثر جو اُن معزز مہمانوں پر هوتا هی اُس سے ترسٹی صاحبان بخوبی واقف هیں — لہذا اس لحاظ سے بھی رائڈنگ اسکول کا وجود کالج کے ضروریات کا ایک جزو هی *

سال گذشتہ کے تخمینہ آمدنی ۱۹۴۰ روپے کے مقابلہ میں ۲،۶۰۵ روپے واقعی آمدنی هوئی — اور تخمینہ خرچ ۲،۸۱۱ کے مقابلہ میں ۳،۲۱۷ روپیہ واقعی خرچ هوا دانہ و غلہ کی غیر معمولی گرانی اضافہ خرچ کا باعث هوئی — اور اس طرح سنہ ۱۵ — ۱۹۱۴ ع میں بقدر ۶۱۲ کے خسارہ رہا *

رائڈنگ اسکول کا سال رواں کے واسطے تخمینہ آمدنی مبلغ ۱،۸۶۰ روپے اور تخمینہ خرچ مبلغ ۲،۸۲۰ روپے هی *

۱۵ — انسٹیٹیوٹ اخبار و پریس و گارڈن وغیرہ کے حسابات بھی کالج

کے بجٹ سے علیحدہ رہتے ھیں — ان حسابات کا گوشوارہ بجٹ کے ہمراہ طبع ہوا ھی جس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ (آمدنی جس میں عمارات کا کرایہ اور انسٹیٹیوٹ گزٹ و پریس و باغ کی آمدنی اور کالج کی امدادی رقم شامل ھی) مبلغ ۸۲۰۰ روپے تھا اور اس کے مقابلہ میں تخمینہ مصارف سال گذشتہ (یعنی مالیوں کی تنخواہ، خوراک مویشیان، مصارف وپریس و عملہ پریس کی رقم شامل تھی) اسی قدر یعنی ۸۲۰۰ روپے تھا — دراصل تخمینہ آمدنی بقدر چھہ سو روپے کی رقم تخمینہ مصارف سے کم تھا؛ لہذا ضرورتاً چھہ سو روپے کی رقم اس صیغہ کی سالہاے ماسبق کی بچت میں بطور آمدنی کے بنام نہادہ دفست شامل کرکے تخمینہ ھاے آمدنی و خرچ برابر کردے گئے تھے — دوران سال میں بعض دیگر صیغہ جات کالج اور دوسرے کار و باری اور اہل ذوق اصحاب کی طرف سے مطالبہ ہونے پر بلحاظ ضرورت نیز انسٹیٹیوٹ پریس کا نفع وسیع کرنے کی غرض سے اس میں لیتھو پریس یعنی سنگی چھاپہ خانہ کا اضافہ کردیا گیا جس کی وجہ سے جہاں ایک طرف اس صیغہ کے مصارف بڑہ گئے وھاں سنگی چھاپہ خانہ کی مقبولیت عام کے لحاظ سے پریس کی امدنی میں بھی معتدبہ اضافہ ھوا — اس صیغہ کے اجرا سے بڑا نفع یہہ بھی ہوا کہ کالج اور اُس کے متعلقہ صیغہ جات میں جس قدر چھپائی کا کام ہوتا ھی وہ سب انسٹیٹیوٹ پریس میں انجام پاتا ھی حالانکہ اس سے پہلے اس کام کا بڑا حصہ ضرورتاً غیر مطابع میں جاتا تھا — لیتھو پریس کے ابتدائی مصارف کی وجہ سے انسٹیٹیوٹ کے واقعی مصارف سال گذشتہ کی میزان بجاے ۸۲۰۰ روپے کے ۸۹۰۲ روپے ہوئی اور واقعی آمدنی کے مقابلہ میں کل خرچ میں بمقابلہ آمدنی کے بقدر ۱۰۲۲ کے بیشی ہوئی جو سالہاے ماسبق کی بچت سے ادا کی گئی*

سال رواں کے تخمینہ میں بوجہ اضافہ آمدنی لیتھو پریس کی آمدنی کا تخمینہ ۱۰۸۲۰ روپے ھی اور اس کے مقابلہ میں مصارف کا تخمینہ ۹۴۰۰ روپے؛ یعنی امسال بجاے دفست کے ۱۴۲۰ روپے کی بچت ہوگی — یہہ قابل اطمینان نتیجہ ھی سید عبدالباقی صاحب آنریری منیجر انسٹیٹیوٹ پریس کی پراحتیاط نگرانی اور مولوی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی سب اڈیٹر انسٹیٹیوٹ گزٹ و مہتمم پریس کی مخلصانہ محنت وسعی کا جو خاموشی کے ساتھہ اپنے فرایض منصبی کی انجام دھی میں مصروف رھتے ھیں *

۱۷ - بمد صیغه تعمیرات کالج کے جنرل بجٹ میں صرف دو رقمیں درج ہوتی ہیں - ایک رقم مصارف دفتر تعمیرات، دوسری مصارف مرمت - امسال بھی یہی دو مدیں تخمینہ مصارف مندرجہ بجٹ میں شامل ہیں - یعنی ۵۰۰ روپے برائے مصارف دفتر اور بارہ ہزار روپے بغرض مصارف مرمت جو گذشتہ سال کے تخمینہ کے مطابق ہیں - ملازمین صیغہ تعمیرات کی تنخواہوں کا بار حصہ رسدی اُن تعمیرات پر ہمیشہ سے پڑتا رہا ہے جو دوران سال میں زیر تعمیر ہوئی ہیں - امسال چونکہ کوئی عمارت زیر تعمیر نہیں ہے اس لیئے حاجی محمد صالح خاں صاحب شروانی نے (جو بنا ظوری سنڈیکیٹ حال میں اس صیغہ کے ممبر اور بلڈنگ کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں اور نہایت جفا کشی، مستعدی اور کفایت شعاری کے ساتھ اس صیغہ کو چلا رہے ہیں) ان ملازمان کو جن کی موجودہ حالت میں ضرورت نہیں تھی، بنظر تخفیف مصارف خدمت سے سبکدوش کردیا اور دفتر انجنیری میں صرف اُسی قدر عملہ باقی رکھا ہے جس کا بلحاظ ضروریات روزمرہ قایم رکھنا ناگزیر ہے - سکرٹری صاحب بلڈنگ کمیٹی نے مصارف مرمت اور تنخواہ ملازمین کا جو بجٹ مرتب فرمایا ہے وہ جنرل بجٹ کے ساتھ چھپ گیا ہے - اس کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ تخمینہ کے مطابق مصارف سال رواں کے اعداد حسب ذیل تھے :-

			روپیہ
مرمت سالانہ	...	...	۹,۰۱۰
غیر معمولی ضروری مرمتیں ...		...	۹۱۳
جدید کام ...	...	...	۱,۷۹۰
تنخواہ عملہ انجنیری	...	...	۳,۷۸۱
	میزان		۱۵,۴۹۴

بمقابلہ اس تخمینہ کے سنڈیکیٹ نے جیساکہ شروع میں مذکور ہوا ۱۲,۵۰۰ روپے کا خرچ منظور کیا - بدیں تعصیل

مرمت سالانہ	...	...	۹,۰۱۰
چھوٹے چھوٹے ضروری کاموں کے لیئے		...	۹۱۳
مصارف تنخواہ عملہ انجنیری و دفتر		...	۲,۵۷۷
	میزان		۱۲,۵۰۰

گورنمنٹ عالیہ کی عطا کی ہوئی ایک رقم ۸۰ ہزار روپے کالج کو وصول ہوچکی ہے - یہہ رقم ابتدا میں سائنس کی لیبوریٹری تیار ہونے کی

غرض سے گورنمنٹ نے دی تھی ، مگر چونکہ لیبوریٹری کا جو تخمینہ مرتب ہوا وہ ۳ لاکھہ روپے کا تھا اور اُس کے لحاظ سے یہہ رقم بہت قلیل تھی اس لیئے سائینس لیبوریٹری کی تجویز سر دست ملتوی ہوکر گورنمنٹ کی رضامندی سے یہہ رقم اب کالج کی عام اصلاحات و ضروریات پر صرف ہوسکے گی — گورنمنٹ سے اس بارہ میں مراسلت ہورہی ہی اور باضابطہ منظوری صادر ہونے پر یہہ روپیہ کام میں لایا جائیگا — اس رقم کا ایک حصہ تو سائنس کی موجودہ لیبوریٹریوں کی اصلاح اور اُن کے ساز و سامان پر خرچ ہوگا باقی روپیہ سے پروفیسروں اور اسسٹنٹ پروفیسروں کے مکانات بنانے کی تجویز ہی — نیز منٹو سرکل کے ڈرینج کا انتظام پیش نظر ہی — اور کچھہ مکانات امراض متعدی کے مریضوں کے لیئے شفاخانہ کے متصل بنینگے — گورنمنٹ کی منظوری کی جلد اُمید ہی — لہذا دوران سال رواں میں انشاء اللہ تعالی ان جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوجائیگا اور اُس وقت حسب شد آمد قدیم عملہ انجنیری کی تنخواہیں ان تعمیرات کے مصارف میں شامل ہوجائیں گی — چنانچہ ابتدائی تخمینہ کے مقابلہ میں منظور شدہ رقم جو کم رکھی گئی ہی عملاً اُس سے کوئی مشکل پیش آنے کا اندیشہ نہیں ہی اور عملہ کی تنخواہوں میں اس طرح جو بچت ہوگی وہ مطلوبہ جدید کاموں پر صرف ہوسکے گی جن کا تخمینہ مبلغ ۱۷۹۰ روپے کیا گیا ہی *

مکرر :— سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۵ ع نے یہہ طے کردیا ہی کہ مجوزہ جدید تعمیرات کے اجرا کے وقت تک عملہ انجنیری کی تنخواہوں کی رقم مرمت فنڈ سے علی الحساب بطور قرض ادا ہوتی رہے اور جس وقت ان تعمیرات کا سلسلہ شروع ہو حسب رواج قدیم اُن کے مصارف سے تنخواہوں کی صرف شدہ رقم بھی وصول کرلی جاوے اور آیندہ اُنہیں تعمیرات پر عملہ کی تنخواہوں کا بار رہے اور اس طرح مد تعمیرات میں جو بچت ہوگی وہ ان اتفاقی مرمتوں پر حسب تجویز آنریری سکرٹری صاحب صرف ہوتی رہے جن کی دوران سال میں ضرورت پیش آوے اور جن کی نسبت پیشتر سے کوئی علم نہیں ہوسکتا — جو روپیہ مرمت فنڈ سے ان خالی ایام کی بابت عملہ کی تنخواہوں پر صرف ہوگا اگر وہ تعمیر فنڈ سے ادا نہ ہوگا تو مرمت کے کاموں میں سخت ہرج واقع ہوگا *

۱۷ — آخر میں مجھے اب صرف تین چار اُمور کا تذکرہ کرنا باقی

رہ گیا ھی — سب سے اول تو میں اُن امانتوں کا ذکر کرنا چاھتا ھوں جن کی بابت تفصیلي حالات اور نقشے میں نے گذشتہ بجت میٹنگ میں پیش کرکے اپنی تجاویز ٹرسٹي صاحبان سے منظور کراچکا ھوں — جہاں تک سمجھہ سے ھوسکا ان تجاویز کے مطابق رجسترار کے دفتر میں صحت کےساتھہ عملدر آمد کرادیا گیا ھی اور رقم وار رجسٹروں پر جداگانہ دستخط اپنے اور فنانس ممبر صاحب کے کرادیئے ھیں تاکہ آیندہ یہہ رقمیں پھر مخلوط نہ ھوجائیں *

ایک رجسٹر ایسا مرتب کرادیا گیا ھی جس میں کالج کے اُس مستقل ناقابل دست اندازي دوامي سرمایہ کي تفصیل درج ھی جو مختلف ناموں سے بنک میں جمع ھی اور کالج کا راس المال ھی اور سواے اُس کي آمدني خرچ کرنے کے اصل سرمایہ میں کسي حالت میں کسي قسم کي دست اندازي روا نہیں *

دوسرا رجسٹر ایسي امانتوں کا بنوایا گیا ھی جو کسي خاص مقصد کے لیئے مخصوص نہ تھیں اور سالھاسال سے کالج کے عام جاریہ حساب میں درج ھوتي چلي آتي تھیں ان کو حسب منظوري ٹرسٹیان کالج جن جن فنڈوں میں منتقل کرنا تجویز ھوا تھا منتقل کردیا گیا *

تیسرا رجسٹر ایسي رقوم کا علیحدہ رکھا گیا ھی جو مخصوص بلڈنگ فنڈ کے واسطے وصول ھوئي تھیں — اس کا یہہ نتیجہ ھوگا کہ اب یہہ رقمیں اپنے صحیح مصرف کے علاوہ اور کسي کام میں نہیں لائي جاسکتیں*

چوتھے رجسٹر میں وہ امانتیں درج کردي گئي ھیں جن کا کالج صرف خزانچي ھی اور اُن رقوم کے مقصد اور صرف سے کالج کو کچھہ سروکار نہیں اور وہ بالکل جداگانہ انسٹیٹیوشنوں کا مال ھی *

پانچویں رجسٹر میں وہ رقوم امانت درج ھوئي ھیں جو کسي خاص مقصد کے لیئے وصول ھوئي تھیں ، مگر دوسرے مقصد پر خرچ ھوگئیں— ان رقوم امانت کي ادائیگي کي گو اس وقت ضرورت نہیں نہ کسي طرف سے اُن کي بابت مطالبہ ھونے کا خیال ھی مگر حسابات کي صفائي کي غرض سے یہہ سب امانتیں کالج کے ذمہ بطور قرض کے درج کي گئي ھیں جن کا ادا کرنا کالج کو کسي نہ کسي وقت ضروري ھی — اس تفریق و تشریح سے کالج کے حسابات بالکل صاف ھوگئے ھیں اور حسابات کے سمجھنے میں آساني پیدا ھوگئي ھی *

۱۸ — اس یاد داشت کے ختم پر اس کے طولانی ہوجانے کا مجھے کسی قدر افسوس ہی - مگر میرا ہمیشہ طرز عمل یہہ رہا ہی کہ کل چھوٹے بڑے اُمور مسل کے اندر آجائیں تاکہ وقت ضرورت ہر معاملہ کے متعلق پوری معلومات سرسری نظر ڈالنے سے حاصل ہوجایا کرے — لہذا مجھے کسی زیادہ معذرت کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت متعلق مد اول (الف)

(ترقی تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی ایم - اے)

مسٹر عبد المجید صاحب قریشی کی آخری ترقی ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۳ ع کو ہوئی تھی جسے اب دو برس ہوگئے - اس لیئے پرنسپل صاحب بموجب اسکیم درجہ بندی کے اُن کی تنخواہ میں ۲۵ روپے ماہوار ترقی ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۵ ع سے سفارش کرتے ہیں جو قابل منظوری ہی اُمید ہی کہ ٹرسٹی صاحبان اس کو منظور فرمائیں گے *

کیفیت نسبت مد دوم

(منظوری انتظامات انگلش ہوس)

مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہاؤس نے آیندہ اپنے وطن میں سکونت پذیر ہونے کی غرض سے استعفا دیدیا اور سنڈیکیٹ نے منظور کرلیا — اس سلسلہ میں یہہ بحث پیش آئی کہ آیندہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ رکھا جائے یا نہیں ، نیز اس مسئلہ پر بھی غور ہوا کہ انگلش ہاؤس قایم رکھا جائے یا نہیں اور اگر قایم رکھا جاوے تو اُس میں کسی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں — تمام کاغذات (جن میں انگلش ہاؤس کے قیام کی ضرورت ، اُس کے فوائد اور تقسیم کام وغیرہ کی تفصیلات درج تھیں) لوکل ٹرسٹی صاحبان میں گشت کرائے گئے اور اُن کی رائیں حاصل کرکے سنڈیکیٹ منعقدہ ۱۸ اپریل میں پیش کیئے گئے - ان تمام اُمور پر غور کرنے کے بعد سنڈیکیٹ نے جو تجویز کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہی :—

انتخاب روئداد سنڈیکیٹ نمبر (۳۵) رزولیوشن نمبر (۹)

(الف) . " ایک کوالی فائڈ یورپین لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا انگلش
ہاؤس کا انچارج رہنا بہت ضروري هی اور وہ ولایت
سے بلائي جائے- زاد راہ دیا جائے اور سو پونڈ سالانہ (یعنی
۱۲۵ روپے ماھوار) تنخواہ علاوہ مکان و خوراک کے دي
جائے اور رخصتوں وغیرۃ کے بارہ میں انگلش اسٹاف کے مطابق
ان کے حقوق ھوں — ایجوکیشن ممبر صاحب اور پرنسپل
صاحب اس کي بابت ولایت کے اخبارات میں اشتہار دیں
اور درخواستیں منگوائیں اور آنریري سکرٹري صاحب و
پرنسپل صاحب و ممبر صاحب تعلیمات کے مشورہ سے انتخاب
عمل میں آئے " *

(ب) اینده هیڈماسٹر صاحب بجائے هوس ماسٹر کے انگلش
هوس پراکٹر سمجھے جائیں اور اُن کو ۳۰ روپے ماھوار
الاونس اور مکان مفت دیا جائے بشرطیکہ وہ انگلش هوس
میں قیام پذیر رهیں یہہ جدید انتظام لیڈي سپرنڈنٹ کے
تقرر کے بعد عمل میں آئے اور انگلش هوس پراکٹر کے
فرایض آنریري سکرٹري صاحب و ممبر صاحب تعلیمات
و پرنسپل صاحب تجویز کرکے اُن کو مطلع کرینگے " *

(ج) " سب پراکٹر صاحب بحالت موجودہ کام کرتے رهیں " *
جو تجویز سنڈیکیٹ کي اوپر درج هوئي اُس کے سلسلہ
میں یہہ اور التماس هی کہ اب سے قریب دس سال
بیشتر ڈاکٹر ضیاالدین احمد صاحب کي تحریک پر کنڈرگارٹن
کے طریقہ تعلیم کے متعلق کئي هزار روپیہ کا سامان خریدا
گیا تھا اور وہ سامان کالج میں موجود هی مگر اُس سامان
سے کوئي عملي فائدہ نہیں اُٹھایا گیا اور نہ اب اٹھایا جاتا هی
اور بہہ قیمتي سامان بے کار پڑا هوا هی — غالباً اس کا
سب سے بڑا سبب یہہ هی کہ اس طریقہ تعلیم کے مطابق
سکھانے والے معلم یا معلمہ کمیاب هیں — انگلش هاؤس

میں چونکہ اب جدید انتظام تجویز ہی اور ایک جدید
کو البعائد لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا ولایت سے طلب کیا جانا طے
ہوچکا ہی اس لئے میری تجویز ہی کہ انگلش ہوس میں
ایک کنڈرگارٹن کلاس بھی کھولدی ہی جس میں صرف وہ
کم عمر بچے شریک کئے جائیں جنہوں نے داخلہ کے وقت تک
کسی قسم کی تعلیم گھر پر نہ پائی ہو — اگر جدید لیڈی
سپرنٹنڈنٹ اس طریقہ تعلیم سے واقف ہوں تو بغیر کسی جدید
مصارف کے سامان موجودہ ہی کام آجائیگا اور کنڈرگارٹن کا طریقہ
انگلش ہاؤس میں جاری ہوجائیگا — ہمارے اسکول میں
باس ہمہ شہرت و عظمت و وسعت کنڈر گارٹن کا طریقہ اب
تک مروج نہونا قابل افسوس کمی ہی جس کو کسی
نہ کسی طرح پورا کرنا چاہئے اگر لیڈی سپرنٹنڈنٹ بوجہ
عدم واقفیت یا عدیم الفرصتی اس کام کو اپنے ذمہ قبول
نہ کریں تو بھی ہوس ماسٹر کی تنخواہ کی معقول بچت
سے ہم بہ آسانی ایک نئے ٹرینڈ کنڈر گارٹن معلم یا معلمہ کا
بندوبست کرسکتے ہیں اور اگر یہہ طریقہ تعلیم کامیاب و
مقبول ہوا (اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو) تو تعجب نہیں کہ
اس کلاس کی بدولت انگلش ہوس کے طلبا کی تعداد
میں اضافہ ہوجاوے اور اضافہ فیس کی وجہ سے یہہ کلاس
سیلف سپورٹنگ ہوجاوے (یعنی اپنے مصارف کے بار کا خود
متحمل ہوجاے) کنڈر گارٹن کے طریقہ تعلیم کا اجرا ضرور قابل
آزمائش ہی اور اُس کی آزمائش کا بہترین موقعہ انگلش
ہوس ہی اور اس تجویز کی تعمیل میں نہ کالج کے بجٹ
پر کچھہ بار پڑتا ہی، نہ اسکول ہوس کے بجٹ پر کچھہ
بار پڑتا ہی، نہ انگلش ہوس کے موجودہ بجٹ میں کوئی
اضافہ ہوتا ہی — بلکہ انگلش ہوس کے خرچ میں جو
تخفیف تجویز ہوئی ہی اُس کا صرف ایک جز اس کام
میں آئیگا اور اس سے جو فائدہ مترتب ہوگا اس خرچ کے مقابلہ
میں یقیناً بہت زیادہ ہوگا — اور اگر مجوزہ کنڈر گارٹن کلاس
کی توسیع مفید ثابت ہوئی تو ظہور وارڈ کے لڑکے (جو عموماً

بہت خورد سال ہوتے ہیں) اس میں بہ ادائے فیس شریک ہوسکینگے — اُمید ہی کہ ترستی صاحبان انگلش ہوس کے مجوزہ بالا انتظام کو معہ تجویز اجراے طریقہ تندر گارتن منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد سوم

(اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع)

کالج کو طلباء کے لیئے دلچسپ اور مرکز کشش بنانے کی غرض سے اُصولاً طلباء کے آرام و آسائش کا شروع سے بہت زیادہ خیال ہمارے کالج میں رکھا گیا ہی- اس لیئے کالج کے مصارف زیادہ ہیں - یہاں تک کہ ایک سو روپے ماہوار آمدنی رکھنے والا مسلمان (گو اس حیثیت کے مسلمان نسبتاً بہت کم ہیں) بدقت صرف ایک لڑکے کو ہمارے کالج میں تعلیم دلا سکتا ہی — کالج کے اوسط مصارف فی طالب علم ۲۲ روپے ماہوار اور اسکول کے مصارف (ناشتہ اور پاکٹ منی شامل کرکے) اس سے بھی کچھہ زیادہ ہیں- بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں ایسے مسلمانوں کی تعداد جو اس صرف کو برداشت کرسکیں جس نسبت سے پائی جاتی ہی وہ ترستی صاحبان سے پوشیدہ نہیں ہی *

کالج نے ہمیشہ اپنی قومی ضروریات کا خیال پیش نظر رکھکر مصارف تعلیم میں تغیر و تبدل کیا ہی — آغاز کالج میں بھی بورڈنگ ہوس کے بلحاظ مستطیع اور غیر مستطیع طلباء کے تین درجے تھے — اول ، دوم ، سوم – مگر جدا جدا انتظام کی مشکلات کی وجہ سے درجہ سوم توت کر صرف دو درجے رہے - لیکن سر سید ہی کے زمانہ میں بعض خاص وجوہ سے دوم درجہ توت کر صرف ایک درجہ رہ گیا تھا- لیکن اس مساوی شرح کا نتیجہ یہہ ہوا کہ مصارف کی زیادتی سے طلباء کی تعداد کم ہو گئی اور درجہ دوم ضرورتاً پھر شروع کیا گیا جو نواب وقارالملک بہادر کے عہد تک برابر قایم رہا — رعایتی شرح والے دن کا کھانا بوجہ مختلف ہونے کے اول درجہ والوں سے علیحدہ کھاتے تھے مگر شام کا کھانا یکساں ہوتا تھا اور اُن دونوں درجہ کے طلباء ایک ساتھہ ملکر کھاتے تھے — نواب وقارالملک بہادر کے عہد میں طلباء کی یہہ تفریق مستطیع اور غیر مستطیع کی نا پسندیدہ سمجھی گئی اور مساوات قایم کرنے

کے خیال سے پھر دوم درجہ توڑ کر ایک ہی درجہ باقی رکھا گیا جو اس وقت تک قایم ھی — مگر چونکہ قدرت نے دنیا میں مستطیع اور غیر مستطیع کی تفریق فی الواقع رکھی ھی اس لیئے اس کی اصلاح اس طرح کی گئی کہ درجہ دوم توڑنے سے غیر مستطیع طلباء پر زائد خرچ کا جو بار پڑا اُس کو ھلکا کرنے کی غرض سے قرض حسنہ سے طلباء کی امداد کے طریقہ کو زیادہ رواج دیا گیا — اور گذشتہ سالوں میں ۲۵ هزار روپیہ سالانہ کے اوسط سے غیر مستطیع طلباء کوقرض حسنہ دیا گیا جس کا انجام یہہ ہوا کہ ڈیوٹی فنڈ کا سرمایہ سب کام آگیا اور اب کہ مختلف اسباب سے چندہ قریب قریب مسدود ھی لہذا قدیم ضرورت اب از سرنوپھر پیش آگئی ھی اور غیر مستطیع طلباء کی تعلیم کی فکر درپیش ھی *

اب صرف دو صورتیں ھیں یا تو قرض حسنہ دینے کے لیئے کافی روپیہ پاس ہو ، اور یہہ امر اختیاری نہیں ھی - یا دیرینہ رعائتی شرح کے طریقہ کو از سرنو قایم کیا جائے - ورنہ محض اس فرضی خیال پر کہ غیر مستطیع اور مستطیع طلباء کالج میں داخل ہونے کے بعد سب برابر ہوجاتے ھیں ، قوم کے حقیقی نفع کو قربان کرنا اور قوم کے بے شمار بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا کوئی ذی ہوش بھی پسند نہ کرے گا —اگر رعایتی شرح قایم نہ ہوئی (اور ڈیوٹی فنڈ میں قرض حسنہ کی اب بہت ھی کم گنجائش ھی اور آیندہ سال اتنی بھی توقع نہیں ھی) تو اُس کا بدیہی نتیجہ یہہ ہونے والا ھی کہ غیر مستطیع طلباء کا کالج میں داخلہ رک جائے گا اور طلبائے کالج کی تعداد گرجائے گی - اس موقع پر یہہ بھی ظاہر کردینا مناسب ھی کہ قرض حسنہ اس اُصول پر جاری ہوا تھا کہ امدادی وظائف سے خودداری اور اپنے مصارف خود برداشت کرنے اور کسی سے امداد نہ طلب کرنے کے اوصاف کم ہوجانے کا اندیشہ تھا - اس لیئے بجائے امداد محض کے قرض حسنہ دیا گیا - مگر میرے نزدیک بجائے اس کے کہ کسی شخص پر اُس کی برداشت سے زیادہ بوجھہ رکھا جائے اور کسی نہ کسی خارجی امداد سے اُس کو برداشت کرایا جائے یہہ زیادہ مفید معلوم ہوتا ھی کہ اُس بوجھہ ھی کو اُس قدر کم کردیا جائے کہ وہ خود بغیر کسی کی امداد کے بہ آسانی اُٹھا سکیں - اس سے وہ اوصاف جن کا قایم رکھنا منظور ھی زیادہ ترقی پذیر ہو سکتے ھیں

به نسبت کسی قسم کی امداد پہنچانے کے جس سے آیندہ ہمیشہ دوسروں کے دست نگر رہنے کا میلان پیدا ہوجاتا ہی — اور ساتھہ ہی ضبط نفس جیسے عمدہ خصائل نشو و نما پائینگے — اس لیئے میری رائے میں اس وقت جب کہ متعدد بورڈنگ هاؤس همارے پاس ہیں ایک بورڈنگ هاؤس کو اُسی اُصول پر قایم رکھنا ضروری ہی جو سرسید مرحوم نے اپنے زمانہ میں رڈیوسڈ کلاس کے نام سے قایم کیا تھا جس میں مصارف خوراک اور متفرق مصارف نسبتاً دیگر طلباء سے کم ہوتے تھے — پس میں تجویز کرتا ہوں کہ آیندہ کے لیئے کالج بورڈنگ هاؤسوں میں سے سید محمود کورٹ غیر مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص کردیا جائے اور اس بورڈنگ هوس کے طلبا کے لیئے شرح مصارف اس قدر کم ہو کہ متوسط الحال مسلمان نسبتاً آسانی سے برداشت کرسکیں اور زیادتی مصارف اُن کے لیئے همت شکن ثابت نہ ہو — سید محمود کورٹ کا کرایہ اب بھی نسبتاً اور هوسٹلوں سے کم ہی یعنی اس وقت فی طالب علم ایک روپیہ آتھہ آنے شرح کرایہ ماهوار ہی — اس هوسٹل میں ۷۰ کمرے ہیں اور ہر کمرہ میں دو طالب علم رہتے ہیں — ضرورتاً بعض موقعوں پر تین تین طلبا بھی ایک کمرہ میں رہ چکے ہیں — اگر کرایہ بقدر آتھہ آنے فی طالب علم کم کر کے ایک روپیہ ماهوار کر دیا جاوے اور ہر کمرہ میں تین طلبہ رکھے جائیں تو دو سو طلبہ کے قیام کا انتظام ہوسکتا ہی جو کالج کے پورے طلبہ کی تعداد کا چہارم سے کچھہ زیادہ حصہ ہی اور آمدنی کرایہ بھی مجموعی طور پر مساوی رهیگی — اس کفایت کے علاوہ میری تجویز ہی کہ ان طلبہ کی فیس معالجہ بجائے ایک روپیہ کے آتھہ آنے ہو — کھیلوں کی فیس بجائے بارہ آنے کے چار آنے ہو — یونین کلب کا چندہ بجائے آتھہ آنے کے چار آنے ہو — علی گڈہ منتھلی کی خریداری سے اُن کو مستثنیٰ رکھا جاوے — ملازمین بورڈنگ کی فیس بجائے دو روپیہ کے ایک روپیہ ان سے لیجاوے — اور کھانے کی فیس بجائے آتھہ روپے کے اس وقت چھہ روپے ماهوار اور ارزانی کے زمانہ میں پانچ روپے ماهوار لیجاوے — شرح فیس تعلیم اب بھی چونکہ گورنمنٹ کی شرح سے کم ہی لہذا اُس میں مزید رعایت کی گنجایش نہیں *

مندرجہ ذیل نقشہ سے رعایتی فیسوں کی کیفیت بخوبی واضح ہوگی :—

کرایہ کمرہ بجائے	۱ روپیہ ۸ آنے	کے	۱ روپیہ
کھیل بجائے	۱۲ آنے	کے	۴ آنے
یونین بجائے	۸ آنے	کے	۴ آنے
علی گدہ منتھلی بجائے	۴ آنے	کے	...
ملازمین بجائے	۲ روپیہ	کے	۱ روپیہ
کھانا بجائے	۸ روپے	کے	۶ روپے
فیس معالجہ بجائے	۱ روپیہ	کے	۸ آنے
فیس تعلیم بدستور	۶روپے یا ۸روپے	کے	...
میزانکل	۲۰ روپے	اور میزانکل	۱۵ روپے

مندرجہ بالا رعایتی شرح سے پانچ روپے ماھوار کی کفایت نکل آئیگی اور بموجب قواعد یونیورسٹی دس فی صدی طلبہ کی فیس تعلیم بھی معاف اور نصف ھوسکےگی — اور ایسے طلبا کی فیس تعلیم جو اس ھوسٹل میں داخل کیئے جائیں گے قرض حسنہ کی مدد سے ادا کی جائے گی، اس طرح صرف آتھہ روپیہ ماھوار خرد خرچ کرکے ایک غیر مستطیع طالب علم آسانی سے ھمارے کالج میں تعلیم حاصل کرسکے گا اور قرض حسنہ آیندہ سے اس ھوسٹل سے مخصوص ھوجائے گا — باقی ھوسٹل مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص رھیں گی جن کو قرض حسنہ کی ضرورت نہ ھوگی* ۔

اس تجویز کے منظور ھوجانے سے پبلک کا یہہ اعتراض بھی رفع ھوجائےگا کہ مدرسۃ العلوم علیگدہ میں صرف اُمرا کی تعلیم کا انتظام ھی، متوسط الحال اور ضرورت مند والدین کے لڑکوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا — اور منتظمین کالج کو اُس وقت قوم سے یہہ کہنے کا بھی حق ھوگا کہ ھم نے غیر مستطیع طلباء کی تعلیم پانے کا جو خرچ رکھا ھی وہ کم سے کم ھی جس سے زیادہ رعایتی شرح حصول تعلیم کی کسی دوسری جگہ ممکن ھی نہیں ھی — قرض حسنہ کے دینے میں اب جو دقتیں پیش آتی ھیں وہ بھی ایک حد تک رفع ھو جائینگی کیونکہ جو طلبہ اس غیر مستطیع طلبہ کے ھوسٹل میں رھنا اختیار کریں گے وھی اُس کے مستحق ھوں گے— علاوہ اُس کے جو مشکل قرض حسنہ کے واپسی کی کوششوں میں پیش آرھی ھی وہ بھی جاتی رھیگی اس لیئے کہ اب تقسیم کا دائرہ محدود ھو جائے گا — اور چونکہ مقدار فی طالب علم کم ھوگی لہذا وہ صحیح معنوں میں قرض حسنہ ھوگا۔ اگر کوئی طالب علم خوشی سے

واپس دے دیا ورنہ ڈیوٹی فنڈ کا جو اصلی مقصد طلبہ کی امداد ہی وہ بدرجہ اولی پورا ہوگیا - اس موقع پر میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب سے میں نے کالج کا چارج لیا ہی اُس وقت سے برابر قرض حسنہ کے وصول کی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا ہی - مگر ایک لاکھ سے زیادہ رقم کے منجملہ چند سو سے زیادہ وصول نہو سکا - میرے ذہن میں طلباے اسکول کے لیئے بھی اس قسم کے ایک ہوسٹل رعایتی شرح کی تجویز ہی - مگر کالج میں اُس تجویز کا تجربہ کرنے کے بعد اس تو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں - اُمید ہی کہ ترسٹی صاحبان نہایت غور سے اس تجویز کو ملاحظہ فرمائینگے *

کیفیت قسمت مد چہارم

(تجویز علیحدگی آئس مشین)

ایک آئس مشین کا انجن عرصہ ہوا کہ آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد نے کالج کو مرحمت فرمایا تھا - یہہ انجن کالج کے صیغہ تعمیرات میں بے کار رکھا ہوا ہی اور کسی کام میں نہیں چل سکا - لہذا ترسٹی صاحبان اس کی علیحدگی منظور فرمالیں تو موجودہ حالت میں بے کار پڑے رہنے سے بہتر ہوگا اور اس کے معاوضہ میں جو رقم وصول ہوگی وہ کالج کی کسی اور مفید غرض کی تکمیل میں صرف ہوسکے گی اور اس طرح مخیر معطی صاحب کا منشا بھی پورا ہوجائیگا *

کیفیت قسمت مد پنجم

(منظوری کمیٹی ہاے جدید مدبران تعلیم مذہبی سنی وشیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع)

اس مد کی بابت سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۱ فروری و یکم مارچ میں کافی غور و تبادلہ خیالات اور مبسوط بحث کے بعد جو رزولیوشن پاس ہوئے ہیں اُن کی نقل بامید منظوری ذیل میں درج کی جاتی ہی *

" آنریری سکرتری صاحب نے بیان کیا کہ بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۵ و ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع میں شیعہ ہمفات کے سلسلہ میں رزولیوشن نمبر ۳۸ پاس ہوا تھا کہ وہ کمیٹی ہاے دینیات سنی و شیعہ جو چند سال سے باقی نہیں رہی ہیں اُن کو از سر نو زندہ کیا جاے اور اُن کے ممبر مقرر کرنے کے لیئے یہہ معاملہ سنڈیکیٹ میں پیش ہو - چنانچہ

اس کے مطابق ۸ نومبر سنہ ۱۹۱۴ع کے سنڈیکیٹ میں یہہ معاملہ پیش ہوکر ملتوي ہوا اور آج پھر پیش کیا جاتا ہی- بعد بحث کے قرار پایا کہ :—

کمیتي ہاے دینیات سني و شیعہ مقرر کي جاتي ہیں اور اُن میں مندرجہ ذیل حضرات ممبر مقرر کیئے جاتے ہیں :

کمیتي مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت

(۱) مولوي محمد حبیب الرحمن خاں صاحب سکرتري *
(۲) حاجي محمد صالح خاں صاحب ترستي *
(۳) مولوي محمد بدرالحسن صاحب ترستي *
(۴) مولوي سید طفیل احمد صاحب ترستي *
(۵) مولوي محمد عبدالله صاحب ناظم دینیات *
(۶) مولوي محمد امانت الله صاحب *
(۷) سید عبدالباقي صاحب رجسترار *
(۸) مولوي سید سلیمان اشرف صاحب *
(۹) مولوي رشید احمد صاحب *
(۱۰) مولوي حاجي محمد یونس خاں صاحب *
(۱۱) مولوي محمد عثمان صاحب قاضي *
(۱۲) مولوي محمد عبیدالله صاحب ناظم مدرسہ نظارة المعارف دهلي *
(۱۳) مولوي سعید احمد صاحب فاروقي *
(۱۴) شمس العلما مولوي خلیل احمد صاحب *

ممبران کمیتي مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامي سکرتري *
(۲) نواب نصیر حسین خاں صاحب "خیال"
(۳) میر عاشق علي صاحب
(۴) آنریبل نواب فتح علي خاں صاحب
(۵) سید نثار حسین صاحب
(۶) آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب
(۷) آنریبل سید رضا علي صاحب

(۲) تا (۷) — ترستیان

(۸) سید اعجاز حسین صاحب *
(۹) شمس العلما مولوي عباس‌حسین صاحب
(۱۰) مولوي زندہ علي صاحب
(۱۱) سید محمد حسین صاحب شوق
(۱۲) خان صاحب میر ولایت حسین صاحب

" آنریري سکرتري صاحب کالج نے وہ رپورٹ اور تجاویز متعلق پابندي نماز اور تعلیم دینیات پیش کیں جو اُنہوں نے بمشورہ سکرتري صاحب دینیات و ناظم صاحب دینیات و پرنسپل صاحب وغیرہ مرتب فرمائي تھیں اور اُس پر مندرجہ ذیل تجویزات منظور کي گئیں :-

نماز

۱ - نماز اسلام کا بڑا رکن هی جس کي نسبت صحیح روایات میں وارد هوا هی که مسلم اور غیر مسلم میں نماز کا فرق هی اِس پر سب سے زیادہ توجه کي جائے *

۲ - پانچوں وقت کي جماعت میں شریک جماعت هونا سب کے لیئے ضروري هی — اور جو طلبا غیر حاضر هونگے اُن پر جرمانه هوگا اور جن طالب علموں کي غیر حاضري کي مجموعي تعداد پچاس في صدي سے زیادہ (یعني اُن ایام کي نمازوں کي تعداد کے نصف سے زیادہ هوگي جن میں که وہ کالج و بورڈنگ هوس میں موجود رهے هیں) تو وہ سالانه امتحانوں میں شریک نه هو سکیں گے — اور نه یونیورسٹي امتحانوں میں بهیجے جائیں گے - اور جرمانه بدستور قایم رہا جائے گا — یہه ممکن هی که کهیلوں و میچوں وغیرہ کے موقعه پر فیلڈ میں جائے نماز بچهاکر وهیں نماز هوا کرے — مگر جماعت کي نماز ضروري هی - نماز کي غیر حاضري پر جو سزا جرمانه کي دیجائے اُس کي اطلاع فوراً طالب علم کو هوني چاهیئے تاکه آیندہ کے لیئے تنبیه هو — امتحانوں کي شرکت سے روکنے کے متعلق سکرتري صاحب دینیات ایسے غیر حاضر طلبا کے ناموں کي فہرست بناکر معه اپني رائے کے آنریري سکرتري صاحب کالج کے پاس اپني رپورٹ بهیجدینگے جو بمشورہ پرنسپل صاحب کالج مناسب اور ضروري کارروائي کریں گے اور ضرورت هوئي تو سنڈیکیٹ میں پیش کریں گے *

۳ - حاضري نماز هر نماز کے وقت لکهي جائے اور اُسي وقت سیاهي

سے میزانیں لکاکر امام صاحب کے دستخط کرائے جایا کریں اور رجسٹر نماز هر بورڈنگ هاؤس کا اُس کے امام کی تحویل میں رهنا چاهیئے اور یهه رجسٹر حاضری سنڈیکیٹ کے اجلاس میں پیش هوا کریں *

۴ — پریر مانیٹر وه هی طلبه مقرر کیئے جائیں جو خود نماز کے پابند هوں — اُس کے لیئے موزوں طلبا کو ناظم صاحب دینیات نامزد کریں گے اور آخری منظوری پرنسپل صاحب سے متعلق هوگی — اور جو مانیٹر نماز عمده طور پر اپنا فرض منصبی انجام دیں اُن کو خاص طور پر انعام دیا جائے جو باعث امتیاز هو *

۵ — ٹیوٹر دینیات همیشه علماے متعلقین کالج میں سے کوئی شخص هونا چاهیئے اور اس وقت مولانا سید عبدالحق صاحب حقی بغدادی اس کام پر متعین کیئے جاتے هیں — آنریری سکرٹری صاحب ضرور بندوبست کردیں که وه اپنا کام اپریل آینده سے شروع کرسکیں *

فرایض ٹیوٹر دینیات

مختلف اوقات پر کالج کے مختلف بورڈنگ هوسوں میں جاکر حاضری نماز کا معائنه کریں — نماز میں شریک هوں — موذنوں اور اماموں کے کاموں کی نگرانی کریں — عام کھیلوں اور میچوں کے وقت اگر نماز کا وقت هوجاے تو میدان کھیل میں جا نماز بچھاکر نماز جماعت کا انتظام کریں *

حاضری کی میزانیں دیکھکر تصدیق کریں اور معائنه تحریر کریں اور جو امور اصلاح طلب هوں اُن پر آنریری سکرٹری صاحب اور پرنسپل صاحب کو توجه دلائیں اور هر ماه کے آخر میں هر سائٹ کے متعلق صحیح نقشه حاضری و غیر حاضری طلباے کالج کا تیار کراکر بعد جانچ تیں صاحب کے پرنسپل صاحب کی خدمت میں بهیجا جاتے — اور آنریری سکرٹری صاحب ضمیمه دینیات اُن کے کام کی نگرانی کرینگے — شیعه طلبا کی نمازوں کی نگرانی کے متعلق بهی قواعد بالا کا عملدرآمد بمشوره شمس العلما مولانا عباس حسین صاحب پروفیسر عربی و ناظم دینیات شیعه و میجر سید حسن صاحب بلگرامی سکرٹری کمیٹی دینیات شیعه کے هوگا — مگر ٹیوٹر صاحب اُن کی نمازوں کے نگران نهوں گے بلکه وه صاحب هوں گے جن کے متعلق شیعه دینیات کمیٹی یهه کام کرے اور اُن کی نگرانی حسب اصول مصرحه بالا کے عمل میں لائینگے *

۶ — تعلیم دینیات کے متعلق حسب ذیل انتظامات منظور کیئے جاتے هیں :

(۱) شرکت امتحانات سالانہ و یونیورسٹی کے لیئے ۷۵ فیصدی حاضری دینیات کلاس کی جو بموجب قواعد جاریہ ضروری هی پرنسپل صاحب کو اس پر توجہ دلائی جاے کہ خاص طور پر اسکی پابندی کرائیں *

(۲) اول تو تعلیم دینیات کا وقت هی بہت کم هی؛ پھر اس کا بڑا حصہ حاضری میں صرف ہوتا هی- اس لیئے مناسب معلوم ہوتا هی کہ اٹنڈنس کلرک (جو پرنسپل آفس میں مقرر هی) وہ دینیات کی حاضری خاموشی کے ساتھہ طلبا کو نظر سے پہچان کرلیا کرے اور اُسی وقت حاضری کی میزانیں سیاهی سے لکھکر معلم صاحبان دینیات سے دستخط کرالیا کرے *

(۳) جس طرح دنیوی تعلیم کے متعلق غیر حاضری کی بابت جرمانہ وغیرہ ہوتا هی ویسا هی دینیات کی تعلیم کے متعلق بھی ہونا چاهیئے- اور پرنسپل صاحب آیندہ سے اُس پر خاص توجہ فرمائیں *

(۴) دینیات کی تعلیم کے لیئے وقت معینہ بہت کم هی- بجاے آدہ گھنٹہ کے ایک پیریڈ یعنی ۴۰ منٹ روزانہ کیا جاے اور آنریری سکرٹری صاحب کالج کے نزدیک ضرورت ہو تو سیکشن بنا دیئے جائیں تاکہ درجہ میں تعداد طلبا کم ہو اور تعلیم بہتر ہوسکے اور ہر شخص هفتہ میں تین روز تعلیم پائے *

۷ — نصاب تعلیم بھی اصلاح طلب هی- اُس کی درستی کے لیئے دو سب کمیٹیاں سنی و شیعہ حضرات کی (جن کے اسماے مبارک ذیل میں درج هیں) مقرر کی جاتی هیں اور اُس پر اُن کو توجہ دلائی جاتی هی کہ عبادت کی تعلیم اسکول میں ختم ہوجاتی هی- کالج میں عقائد کو اور نیز اُن امور کو جو اسکول میں پڑھائے جاتے هیں دلائل سے ذهن نشین کرنے کی طرف بھی خاص خیال رکھا جاے اور کالج کے لیئے ایک مکمل اور کارآمد نصاب تجویز کیا جاے *

ممبران کمیٹی اهل سنت والجماعت

(۱) مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب سکرٹری دینیات کنوینر *

(۲) آنریری سکرٹری صاحب ایکس آفیشو *

(۳) انریری جائنٹ سکرٹری صاحب ایکس افشیو *

(۴) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب *

(۵) مولوی خلیل احمد صاحب شمس العلما *

(۶) مولوی سید عبدالحق صاحب حقی *

(۷) مولانا سید سلیمان اشرف صاحب *

(۸) مولانا عبداللہ صاحب انصاری *

(۹) مولوی عبیداللہ صاحب نظارۃالمعارف *

(۱۰) مولوی سید عبدالباقی صاحب رجسترار *

(۱۱) مولوی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی *

ممبران کمیٹی شیعہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامی کنوینر *

(۲) شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب *

(۳) سید نثار حسین صاحب *

(۴) مولوی زندہ علی صاحب *

(۵) مولوی فدا حسین صاحب *

(۶) خواجہ غلام الحسنین صاحب *

(۷) مولوی محمد عوض صاحب شکار پوری *

(۸) مولانا احمد صاحب (بذریعہ ڈپٹی نثار حسین صاحب) *

ان کمیٹیوں سے درخواست کی جاتی ہی کہ وہ اس ضروری اور عمدہ کام کے اجرا میں دیر نکریں اور سکرٹری صاحبان کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنی کارروائیوں کی اطلاع معرفت آنریری سکرٹری صاحب کالج سنڈیکیٹ کوبھی کریں *

۸ — شیعہ طلبا کے لیئے ایک پیش نماز ۲۵ روپے ماھوار کا بڑھایا جاوے جس کی تنخواہ صیغہ دینیات سے دی جاے — وہ نماز و قرآن شریف دونوں پڑھائینگے - اُن کا انتخاب میجر صاحب اور شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب کرینگے *

۹ — ان دونوں کمیٹیوں سنی و شیعہ کے اختیارات و فرایض حسب ذیل ہوں گے، جو قانون ترستیان کی دفعات ۸۴ تا ۸۷ سے ماخوذ ھیں:-

(۱) ترستیوں کی ماتحت دو اور کمیٹیاں ہوں گی ایک کا نام

کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت اور دوسری کا نام کمیٹی مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ ہوگا *

(۲) سنی مذہب کی کمیٹی میں کوئی شخص بجز اُس کے جو سنی مذہب رکھتا ہو اور ان تمام مسائل کو تسلیم کرتا ہو جو عام طور پر اہل سنت و جماعت میں مسلم ہیں، ممبر نہ ہوگا *

(۳) شیعہ مذہب کی کمیٹی میں کوئی شخص بجز اس کے جو شیعہ مذہب رکھتا ہو اور عموماً مسائل مذہب شیعہ اثنا عشریہ کو تسلیم کرتا ہو، ممبر نہ ہوگا *

(۴) ان کمیٹیوں سے مندرجہ ذیل کام متعلق ہوں گے :—

(الف) مذہبی کتابوں کا قرار دینا جو مذہبی کورس تعلیم میں داخل کی جائیں— مگر مذہبی کورس کو ایسی معتدل مقدار پر قرار دینا ضرور ہوگا جس سے دیگر علوم کی تعلیم میں ہرج نہ پڑے *

(ب) جن طالب علموں نے قرآن مجید نہیں پڑھا ہی اُن کو قرآن مجید پڑھانے کی تدبیر کرنا *

(ج) اس بات کی نگرانی کرنا کہ کتب مذہبی کی تعلیم باقاعدہ اور اُن کی مجوزہ اسکیم کے مطابق ہوتی ہی یا نہیں *

(د) اس بات کی نگرانی کرنا کہ بورڈنگ ہوس میں تمام طالب علم اپنے اپنے مذہب کے مطابق نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں یا نہیں *

(ہ) سنی کمیٹی کے ممبروں کو بالتخصیص سنی طالب علم کی نسبت اس بات کی کوشش کرنا اور اُس کے لیئے ضروری سامان مہیا کرنا کہ وہ سب نماز جماعت سے ادا کریں *

(و) اس کمیٹی کے ممبروں کو رمضان شریف میں سنی بورڈروں کے لیئے نماز تراویح ادا کرنے کا انتظام کرنا *

(ز) سنی و شیعہ دونوں کمیٹیوں کو سال میں دو اجلاس کرنا ضروری ہوں گے اور یہہ اجلاس سالانہ اجلاس و بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان سے پہلے ہوا کریں تاکہ جو اُمور منظوری کے قابل ہوں وہ ان اجلاسوں میں پیش ہوسکیں *

(ح) اگر کسی کمیٹی کا اجلاس ایک سال تک نہ ہو تو وہ برخاست سمجھی جائےگی اور دوسری کمیٹی مقرر کی جاسکیگی *

(ط) جو ترسٹی صاحبان جلسہ ہاے کمیٹی کے وقت موجود ہوں وہ بطور ممبر کمیٹی کے شریک ہوسکیں گے اور ہر معاملہ پر راے دے سکیں گے *

کیفیت قسمت مد ششم

(شکریہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن بتقریب عطاے ۱۶ ہزار روپے)

جیسا کہ مد اول (بجٹ نوٹ) کے فقرہ ۲ میں بالتفصیل بیان کرچکا ہوں مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳ و ۴ اپریل سنہ 1915 ع میں عین ضرورت کے وقت ۲۶ ہزار روپے کالج کی امداد کے لیئے عطا فرماے جن کی وجہ سے اس سال کے بجٹ میں تخمینہ ہاے آمدنی و خرچ برابر ہوسکے اور کسی قسم کا ڈفسٹ نہیں رہا — اس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ترسٹیان کالج کی طرف سے اس بروقت قابل قدر امداد پر ایسوسی ایشن موصوف کا شکریہ ادا کیا جاے *

کیفیت قسمت مد ششم (الف)

صاحب زادہ افتاب احمد خان صاحب اور حاجی محمد موسی خان صاحب سنڈیکیٹ کی ممبری سے مستعفی ہوچکے ہیں اور دونوں صاحبوں کی جگھہ خالی ہے - لہذا میں بتائید نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب ان دونوں خالی جگہوں کو پر کرنے کی غرض سے خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب و مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر کے اسماء گرامی بغرض منظوری پیش کرتا ہوں - دونوں حضرات علی گڈہ سے قریب ہیں - اور کالج کے معاملات سے جوگہری دلچسپی دونوں صاحبوں کو ہی اُس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً کالج میں تشریف لاتے رہتے ہیں - چونکہ دونوں حضرات عملی تجربہ کے لحاظ سے قومی تعلیم کے مراحل سے پورے طور پر واقف ہیں لہذا دونوں صاحبوں کی شرکت اور مشوروں سے سنڈیکیٹ کی کارروائیوں کو بہت کچھہ تقویت پہونچنے کی اُمید ہی *

کیفیت قسمت مد ہفتم

(پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کی جائیں)

یہہ رزولیوشن مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی طرف سے موصول

ہوا ہی اُس کی جو عبارت دفتر ایسوسی ایشن موصوف سے تحریر ہوکر آئی ہی ذیل میں درج ہی:— " مسٹر محمد علی صاحب نے تجویز پیش کی کہ (۱) یونیورسٹی فنڈ کا بہترین اور سب سے زیادہ اہم مصرف ایسوسی ایشن اس کو سمجھتی ہی کہ کالج کے پانچ سال کی ترقی کو مد نظر رکھکر عہدہ پروفیسری پر نئے تقرروں کا جو اندازہ کیا جاوے اُس کے مطابق ہندوستان کے مسلمانوں میں سے بہترین اُمیدوار پیش کرکے اُنہیں معقول وظیفہ بیرونی ممالک میں تکمیل تعلیم اور حصول فن تعلیم کی غرض سے عطا کرے تاکہ کامیابی اور واپسی پر اُن کا تقرر کالج میں اور بعد تکمیل یونیورسٹی میں عہدہ پروفیسری پر کیا جاسکے (۲) نیز ایسوسی ایشن ٹرسٹیان کالج سے درخواست کرتی ہی کہ آیندہ عہدہ پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کیئے جائیں " *

نوٹ آنریری سکرٹری:

ہم سب کی متفقہ یہی خواہش ہی کہ کالج میں اعلی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہی جگہ دینے کا بندوبست کیا جاوے— چنانچہ ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب، ڈاکٹر ولی محمد صاحب، مسٹر فضل الرحمن صاحب اسی اُصول کے مطابق کالج اسٹاف کے یورپین گریڈ میں داخل ہیں مسٹر کریم حیدر صاحب اب تک یورپ میں زیر تعلیم ہیں اور اُمید ہی کہ واپسی پر اُن کو کالج میں جگہہ مل جائے گی — اس کے علاوہ اُن طلباء کی بھی وظائف سے کالج امداد کرتا ہی جن کو یورپ جاکر عربی کی تکمیل کے لیئے گورنمنٹ سے وظیفہ ملتا ہی — مگر وہ سرکاری وظیفہ طلباء کی ضرورت کے لیئے کافی نہیں ہوتا اس لیئے کالج سے مدد کی ضرورت ہوتی ہی— ان حضرات سے یہہ معاہدہ ہوتا ہی کہ اگر گورنمنٹ اُن کو کوئی عہدہ نہ دے سکے تو سب سے پہلے بشرط ضرورت اُن کی خدمات حاصل کرنے کا کالج کو حق ہوگا— غرض منتظمین کالج ہمیشہ سے اس اُصول کے پابند رہے ہیں کہ کالج اسٹاف میں حتی المقدور اعلی تعلیم یافتہ مسلمانوں کو جگہہ دی جاوے— مگر یہہ قید لگانا کہ آیندہ جو یورپین پروفیسر کالج میں مقرر ہوں اُن کا تقرر صرف سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کیا جائے کالج کے انتظام میں مشکلات کا باعث ہوگا اور یہہ تحریک اغراض کالج کے منافی ثابت ہوگی کیونکہ جدید تقررات کے وقت اُمیدواروں سے صاف صاف کہنا پڑے گا کہ تقرر عارضی ہی اور عارضی تقرر کے لیئے لایق پروفیسروں کی خدمات میسر آنا بہت ہی مشکل ہی — صرف تین چار برس کے لیئے کوئی قابل انگریز انگلستان سے ہندوستان آنے کے لیئے مشکل سے آمادہ ہوسکتا ہی — ایسی صورت میں صرف وہی لوگ ہندوستان آنے پر آمادہ ہوں گے جن کے

لیئے ولایت میں کوئي مستقل ٹھکانا نہیں۔ اور ظاہر هی که ایسے لوگوں کا تقرر کالج کے حق میں کسي طرح نفع بخش نہیں هوسکتا *

قطع نظر اس کے هم کو ابھي یہه معلوم نہیں که یونیورسٹي ایسوسي ایشن کتنے طلبا کو هر سال یورپ بھیجا کریگي اور بھیجنے کے بعد کتنے طلبا فارغ التحصیل هوکر سالانه واپس آیا کریں گے اور ایا کالج میں اتني گنجایش هوگي یا نہیں که جتنے طلبا واپس آئیں اُن سب کو ملازمت دیجاے - جب تک پہلے سے یہه تخمینه نہوجاے که کالج کي ملازمت کے لیئے هر سال کتنے تازه آمیدوار هوا کرینگے اور کالج میں کتني جگه هر سال خالي هوا کریں گي کرسٹیان کالج کس قاعده سے ایسي پابندي اپنے اوپر عاید کرسکتے هیں جس کا پورا کرنا اُن کے اختیار سے باهر هو — هاں منتظمین کالج یہه اطمینان دلاسکتے هیں که کالج میں جہانتک گنجائش اور ضرورت هوگي وه ضرور اول اُن طلباے فارغ التحصیل کي خدمات سے مستفید هونے کا انتظام کریں گے جو بیروني ممالک سے تعلیم پاکر واپس آئینگے - یہه خود یونیورسٹي ایسوسي ایشن کا کام هی که وه منتظمین کالج سے تحقیق کرکے صرف اس قدر طلبا کو اور ایسے مضامین کي تعلیم کے لیئے بیروني ممالک میں بھیجے جن کي قریب زمانه میں کالج کو ضرورت پیش آنیوالي هو اور ایسي صورت میں کالج خاص طور پر ایسے مضامین کي تعلیم کا کالج میں عارضي انتظام کرسکتا هی — مگر غیر معین طور پر یہه پابندي قبول کرنا که اب جس قدر جدید تقررات هوں وه عارضي هوں کالج کے نفع اور شہرت کو نقصان پهونچانے کا سبب هوگا — جلسه یونیورسٹي ایسوسي ایشن میں بھي یہه بحث پیش آئي تھي که ملک میں بہت سے قابل مسلمان ایسے ملینگے جو صرف اعلی تعلیم کا موقعه پانیکو شکر گزاري سے قبول کریں گے اور اس پر مصر نه هوں گے که اگر اُن کو وظیفه دیکر ولایت بھیجا جائے تو واپسي پر اُن کي ملازمت کي بھي ضمانت کرا دي جائے — قوم میں بہت سے اعلی تعلیم یافته مسلمانوں کا اضافه بجائے خود نفع کا باعث هوگا جو تعلیم یافته لوگ قوم کے حق میں مفید هونگے وه جہاں کہیں بھي هونگے قومي ترقي کے معاون هونگے — یہه ضروري نہیں هی که ایسے لوگوں کے کالج میں بھرتي هوئے بغیر کوئي نفع نه هوگا — میرا تو یہه خیال هی که ولایت سے تعلیم پاکر اگر بہت سے مسلمان گورنمنٹ کے سرشته تعلیم اور سرکاري یونیورسٹیوں میں جگه پائیں تو همارے نفع کا احاطه بہت زیاده وسیع هوسکتا هی — سرکاري

یونیورسٹیوں اور سرکاری سرشتہ تعلیم میں مسلمانوں کی قلت سے جو نقصان ہماری قوم کو پہنچ رہا ہی اُس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہی *

یہہ امر بھی قابل غور ہی کہ اگر ایسو سی ایشن نے ایک سے زیادہ طلباء تحصیل و تکمیل علم کے لیئے ولایت بھیجے تو ۱۹۲۰ تک کے طالب علم فارغ التحصیل ہوکر واپس آجائینگے اور اُس وقت کالج میں کتنی پروفیسریاں خالی ہونگی اگر موجودہ پروفیسر اپنے عہدوں پر برقرار رہے تو سر دست ایک جگہ اتفاق سے شاید اُس وقت تک خالی ہوجائے تو ہوجائے ــــ ایسی صورت میں باقی کامیاب طلبہ کا کیا ہوگا - البتہ اگر ایسوسی ایشن مصارف کی خود ذمہ داری لیکر ایڈیشنل پروفیسر مقرر کردے تو ظاہر ہی کہ منتظمین کالج کو کوئی عذر نہیں ہوسکتا اور ایسی صورت میں کسی شرط کی بہی ضرورت نہیں ورنہ ٹرسٹی صاحبان کس طرح اپنے کو ایسی قید کا پابند کر سکتے ہیں - اُصولاً جہاں تک اس رزولیوشن کا منشاء ہی کہ ولایت کے تعلیم یافتہ مسلمان طلباء کو جگہ دی جائے اس سے مجھے پورا اتفاق ہی- مگر دوسرے جزو سے بوجوہ بالا اختلاف کرنا کالج کی ضروریات کے لحاظ سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت مد ہشتم

(جدید ہسٹری چئیر جو کالج میں قایم ہوئی ہی اُس کا نام قاسم علی جیراج بہائی پروفیسر آف ہسٹری ہوگا) *

یہہ رزولیوشن بھی یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی تجویز پر مبنی ہی- سیٹھہ قاسم علی جیراج بہائی صاحب نے یونیورسٹی کے چندہ میں ایک لاکھہ پچیس ہزار روپیہ اس شرط پر مرحمت فرمایا تہا کہ اس رقم سے مسلم یونیورسٹی میں ایک تاریخ کی چیر جو اُن کے نام سے موسوم ہو قایم کی جاوے چونکہ قیام مسلم یونیورسٹی میں تاخیر ہوئی اس فیاض معطی کی یہہ خواہش ہوئی کہ مسلم یونیورسٹی قایم ہونے تک اُن کے عطیہ کی رقم کا منافعہ شہر بمبئی کے ضرورت مند مسلمان طلبا کو وظائف کی صورت میں بہیجدیا جایا کرے ــــ جلسہ نے طے کیا کہ مسلم یونیورسٹی فنڈ کے معطی صاحبان میں سے کوئی بھی مجاز نہیں ہی کہ اپنا عطا کیا ہوا چندہ واپس طلب کریں یا فنڈ کے منافعہ کے مصرف کے متعلق ایسوسی ایشن کو کوئی ہدایت دیں - نیز طے ہوا کہ تکمیل یونیورسٹی اسکیم کی غرض سے کالج میں حال ہی میں ہسٹری کی ایک

جدید چیر قایم هوئي هی، لهذا ترسٹي صاحبان کالج سے یهه ایسوسی ایشن سفارش کرتي هی، که چونکه کالج کي یهه توسیع حصول اغراض مسلم یونیورسٹي اسکیم کي وجه سے عمل میں آئي هی لهذا مناسب هی که سیٹهه قاسم علي جیراج بهائي کي شرط پورا کرنے کي غرض سے اس چیر کا نام " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر اف هسٹري " رکها جائے اور سیٹهه صاحب کو جواب میں اس فیصله کي اطلاع دیتے وقت یهه بهي تحریر کردیا جاوے که حسن اتفاق سے اس چیر کے لیئے ایک یورپ کے تعلیم یافته مسلمان پروفیسر کا تقرر عمل میں آیا هی — جلسه نے اس امر کي صراحت کردیي که چونکه سیٹهه صاحب موصوف کا عطیه شروع هي سے اسي شرط سے مشروط تها اور اُن کي اس شرط کا پورا کیا جانا لازمي امر تها صرف اس لیئے ایسوسي ایشن کي طرف سے یهه کارروائي عمل میں آئي " *

چونکه ایک فیاض معطي سے جو وعده چنده اپنے وقت کیا گیا تها اُس کا ایفا کرنا ضروري هی اس لیئے میں سفارش کرتا هوں که مولوي فضل الرحمان صاحب پروفیسر هسٹري کا عهده جن کا تقرر چند ماه هوئے عمل میں آیا هی یونیورسٹي ایسوسي ایشن کي تجویز کے مطابق " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر آف هسٹري کے نام سے موسوم کیا جائے اس چیر کے قیام کے مصارف یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے دینا منظور کرلیئے هیں لهذا اگر ایک فیاض معطي کي ایسي شرط اس وقت پوري هوني هو جو پس و پیش پوري هونا لازمي هی اور ساتهه هي کالج کو اس قدر مالي امداد ملتي هو که اس چیر کے مصارف اُس سے ادا هو جائیں تو ایسي تحریک کے منظور کرنے میں کوئي دقت نهیں بلکه عجب نهیں که یهه نظیر کالج میں قائم هوجانے کے بعد دوسرے مستطیع مسلمانوں میں اپنے نام سے جدید چیر قائم کرنے کي ترغیب کا باعث هو جو سراسر کالج کے نفع کا باعث هی اُمید هی که ترسٹي صاحبان بالاتفاق اس تجویز کو منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد نهم

(رزولیوشن میجر صاحب بابت اجراے ریڈیوسڈ کلاس)

اِس مد کو میجر سید حسن صاحب بلگرامي نے پیش کیا هی اور

مولوی بشیر الدین صاحب نے اس کی تائید فرمائی ھی - محرک صاحب کے الفاظ حسب ذیل ھیں :—

رزولیوشن :

چونکہ ڈیوٹی اور کانفرنس دونوں میں سرمایہ کی بہت قلت ھی اور اب شریف مگر نادار مسلمان طلبا کو کسی صیغوں سے امداد کی توقع کم ھی لہذا اس جلسہ کی راے میں اس بات کی اشد ضرورت ھی کہ غریب طلبا کے واسطے مثل سابق بورڈنگ ھوس وغیرہ کے مطالبات میں کمی کی جائے اور اُن کو کہانا سادہ قسم کا جس میں خرچ کم ھو دیا جائے اور تخفیف کے ساتھہ مطالبات حسب ذیل ھوں :—

مد		موجودہ		مجوزہ		تخفیف	
		آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ
فیس تعلیم	...	-	۶	-	۶	...	
خوراک ...	...	-	۸	-	۶	-	۲
کرایہ سید محمود کورٹ	...	۸	۱	-	۱	۸	-
فیس ملازمان	...	-	۲	-	۱	-	۱
فیس معالجہ	...	-	۱	۸	-	۸	-
فیس ورزش جسمانی	...	۱۲	-	۴	-	۸	-
منتھلی کا چندہ	...	۴	-	...		۴	-
یونین کا چندہ	...	۸	-	۴	-	-	۴
		-	۲۰	-	۱۵	-	۵
مطالبہ ماھانہ از طلباے انٹرمیڈیٹ کلاس	...	-	۲۰	-	۱۵	-	۵
مطالبہ ماھانہ از طلباے بی اے کلاس بوجہ اضافہ فیس تعلیم ۸ روپے	...	-	۲۲	-	۱۷	-	۵

(ا) یہہ ثابت کیا جائے گا کہ اس مد میں کالج کا کوئی مالی نقصان نہیں ھوگا *

(۲) - ان لڑکوں کو فقط فیس بال اور ھاکی کھیلنی جائیگی *

نوٹ آنریری سکرٹری:

مد چہارم میں انریری سکرٹری کی طرف سے جو تجویز بغرض منظوری پیش ہوئی ھی معناً اُس کا بھی یہی مقصد ھی — فرق صرف اتنا ھی کہ یہہ تجویز عام ھی اور مد چہارم میں جو تجویز پیش کی گئی ھی وہ خاص ھی — کل کالج میں ایک ساتھہ بغیر کسی تعین اور حد کے ایسی مشکل اور گرانی کے زمانہ میں تخفیف مجوزہ کا اجرا قریب قریب ناقابل عمل ثابت ہوگا اور جملہ ھوسٹلوں میں بلا تفریق دو مختلف شرحوں کا رائج ہونا منتظمین کےلیئے بہت کچھہ دشواریوں کا باعث ہوگا لہذا میری راے میں اس عام تحریک کا اجرا اس وقت ملتوی رھنا مناسب معلوم ھوتا ھی خصوصاً جبکہ تجویز مندرجہ مد چہارم سے ایک حد تک یہی مقصد حاصل ھی *

کیفیت قسمت مد دھم

(عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری)

سب سے پہلے مجھے یہہ جتلا دینا ضروری ھی کہ یہہ تجویز بالکل قبل از وقت ھی - اس لیئے کہ نہ یہہ جگہ اس وقت مستقل طور پر خالی ھی نہ اس کے مستقل عہدہ دار کو کوئی مستقل دوسری جگہ کالج میں ملنے کی توقع ھی - ان کا تقرر محض عارضی طور پر ۹ ماہ کے لیئے گورنمنٹ انسپکٹری پر ھوا ھی اور یہہ شرط ھوگئی ھی کہ اگر اُن کی واپسی ھوئی تو اُن کا عہدہ اُن کے لئے محفوظ رہیگا - ایسی حالت میں اس قسم کی تجویز قبل از وقت ھی - مگر میں اُصولاً بھی اس تجویز سے اختلاف کرتا ھوں کیونکہ پیڈ اسسٹنٹ سکرٹری کا عہدہ بمشاھرہ تین سو روپے اب سے قریب دس سال پیشتر مجمع میٹنگ منعقدہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ع میں بموجب رزولیوشن نمبر ۱۱ کے منظور ھوا تھا جس کی عبارت حسب ذیل ھی :—

نقل رزولیوشن نمبر (۱۱)

قرار پایا کہ بلحاظ اُن ضرورتوں کے جو کالج کے آنریری سکرٹری کے فرایض کے متعلق اور کالج کے تمام کاموں کی نسبت عرصہ سے محسوس

هورهي هيں آنريري سکرٹري کو ان تمام کاموں ميں پوري مدد ديني کے ليئے ايک پيڈ اسسٹنٹ سکرٹري ايسي قابليت کا مقرر هو جو نه صرف دفتر کي ترتيب اور درستي کرسکتا هو بلکه آنريري سکرٹري کے اُن کاموں کو بهي بخوبي انجام دے سکے جن کا تعلق تمام کالج کي شاخوں سے هی اور ايسے عهده دار کي تنخواه تين سو روپے ماهوار تک هو *

اس کے متعلق جو کيفيت نواب محسن الملک بهادر مرحوم آنريري سکرٹري سابق نے لکهي هی اُس کو بجنسه يهاں درج کرنا کافي خيال کرتا هوں جس سے اسسٹنٹ سکرٹري کے عهده کي اهميت اور اُس کي حيثيت اور جس قابليت کا شخص اُس کے ليئے ضروري هی اُس کا اندازه هوسکے :—

(انتخاب کيفيت آنريري سکرٹري کالج (نواب محسن الملک بهادر مرحوم)بابت بجٹ ميٹنگ ۲۷ جنوري سنه ۱۹۰۶ ع) *

" دفتر آنريري سکرٹري کے واسطے ايک ايسے شخص کي سخت ضرورت عرصه سے در پيش هی جو دفاتر کے انتظام اور کاغذات و کارسپانڈنس کے کام ميں پورا تجربه اور تبحر رکهتا هو؛ جو تمام ريکارڈ اور رجسٹروں کو صيغه وار اور تفصيل وار مرتب رکهنے کي قابليت رکهتا هو اور دفتر کي نگراني کامل رکهے تاکه جو مراسلت جس وقت اُس کے ديکهنے کي ضرورت هو فوراً اپنے متعلقه صيغه سے بر آمد هوکر پيش هوسکے — مختلف صيغه جات کالج کي پوري نگراني رکهے؛ اور تمام صيغوں ميں مثل آنريري سکرٹري کے داهنے هاتهه کے کام کرے — جس کو تعليمي مسائل ميں رائے زني اور ضروري تحريرات کرنے کي اچهي قابليت هو اور ميموريل اور ديگر قسم کے ايڈريس اور تحريرات کي پرداز سے واقف هوسکے *

يهه اهم ضرورت ايک عرصه سے زير تجويز هی ليکن ابهي تک رفع نهيں هوئي هی - ٹرسٹي صاحبان کو جو اکثر اُس ميں سے بهت دور و دراز فاصله پر کالج سے رهتے هيں اُن کو اس ضرورت کي وقعت کا انداز کامل طور سے نهيں هوسکتا هی اور جو ابتري اور خرابي اس ضرورت کے رفع نهونے سے پيدا هوگئي تهي اُس کا رفع هونا ايک امر دقت طلب هوگيا هی — آنريري سکرٹري جس کو دفتر کے پرانے واقعات بخوبي معلوم هيں اور جس کو هر گهڑي پرانے کاغذات کے حوالے دينے اور اُن پر استدلال کرنے

کي ضرورت پڑتي هی وہ خوب جانتا هی کہ کاغذات اور پرانے امسال وقت پر نہ برآمد هوئے سے اُس کا بیش قیمت وقت هي ضایع نہیں هوتا بلکہ فواید و بہبودي کالج پربھي اُس کا بڑا اثر پڑھتا هی - کالج کے مختلف صیغجات کے کاموں کي نگراني نہیں هوتي - تعلیمي مسائل پر جو یونیورسٹي اور گورنمنٹ میں پیش هوتے هیں نہ اُن پر راے دیجاتي هی اور نہ میمورنڈیل بھیجے جاتے هیں اور اسي کا سبب هی کہ آنریري سکرتري کے دفتر سے وہ کام نہیں هوتا جو هونا چاهیئے ---- اس نئي تحریک نئي دفعہ هوچکي هی اور میں اُس کے ضرورت کي نسبت پہلے بہت کچھہ لکھہ چکا هوں---- چنانچہ سنہ ۱۹۰۰ ع میں جو کیفیت اُس کے متعلق میں نے لکھي تھي اُس کا انتخاب پھر اِس موقع پر لکھتا هوں *

اقتباس کیفیت سنہ ۱۹۰۰

حقیقت حال یہہ هی کہ مثل سرسید مرحوم کے آنریري عہدہ داروں میں ایک بھي ایسا نہیں کہ وہ پورا وقت اپنے کالج کے کام میں صرف کرسکے---- اور علاوہ اس کے یہہ بھي ناممکن هی کہ آنریري سکرتري سال بھر تک برابر کالج میں سکونت گزیں رهے ---- میں گرمیوں اور بارش کے دنوں میں بوجہ علالت کے علي گدہ نہیں رہ سکتا- دوسال جو گرمیوں میں مجھے یہاں رهنا پڑا میري صحت بھي خراب هوگئي - آیندہ مجھے خوف هی کہ گرمیوں میں میں یہاں رها تو میري صحت کو زیادہ نقصان پہنچے اور شاید کام کرنے کے لایق نہ رهوں - نیز سکرتري کو خطوط لکھنے اور خطوط کے جوابات دینے اور بجٹ تیار کرنے اور رپورٹ لکھنے کے کام اس قدر کثرت سے رهتے هیں کہ وہ کالج کے مختلف صیغوں کي نگراني نہیں کرسکتا ---- نہ حسابات کو اچھي طرح دیکھہ سکتا هی نہ بورڈنگ هاؤس کے مختلف کاموں اور اُن کے پیچیدہ حسابوں کو جانچ کرنے کي فرصت رکھتا هی ---- عمارات کا کام جو بڑي ذمہ داري کا هی دیکھہ سکتا هی نہ اُس کے مصارف کي حسب دل خواہ نگراني کرسکتا هی - ڈائننگ هال کے انتظام اور نگراني کرنے کي بھي اُس کو مہلت نہیں مل سکتي حالانکہ یہہ ایک ایسا ضروري کام هی کہ اُس پر خاص توجہ کرنا اور اُس کا نگراں رهنا اشد ضروري هی ---- بلحاظ ان وجوهات کے نہ صرف میري بلکہ تمام اُن لوگوں کي جو کالج کے حالات سے واقف هیں یہہ رائے هی کہ ایک پرنسپل جائنٹ یا اسسٹنٹ سکرتري علاوہ اُن آنریري

عہدہ داروں کے ایسا شخص مقرر کیا جاوے جو انگریزی میں عمدہ لیاقت رکھتا ہو — قومی کاموں سے بھی اُس کو دلچسپی ہو تعلیمی معاملات سے بھی آگاہ ہو، اُردو فارسی میں بھی اچھی مہارت رکھتا ہو اور بلحاظ عمر اور صحت اور قوے کے ایسا ہو جو کالج کے مختلف صیغوں کے بماتحتی آنریری سکرٹری نگرانی کرسکتا ہو- اور چونکہ تنخواہ یاب ہوگا اس لیئے وہ پورا ذمہ دار بھی ہوگا اور اُس کو کالج میں مثل عہدہ داروں کے رہنا بھی لازمی ہوگا — ایک اور ضرورت ایسے عہدہ دار کے مقرر کرنے کی یہہ ہی کہ سکرٹری اور جائنٹ سکرٹری کا تقرر عارضی اور ہنگامی صرف تین سال کے لیئے قانون میں تجویز کیا گیا ہی اور سکرٹری کا دفتر اتنا بڑھ گیا ہی کہ ایک مستقل عہدہ دار کی ضرورت ہی کہ وہ اس کا ذمہ دار ہو اور وہ تمام کاغذات اور رجسٹر وغیرہ دفتر کے اپنی نگرانی میں رکھے اور سب کاموں سے کالج کےواقف رہے تاکہ آنریری‌سکرٹری کی تبدیلی کی حالت میں دقت پیش نہ آئے اور ایک ذمہ دار و اقف کار عہدہ‌دار موجود رہے - ایسے عہدہ دار کے تقرر سے ایک فائدہ یہہ بھی خیال کیا گیا ہی کہ جو کام تعلیم و تربیت کے علاوہ کالج اسٹاف کے ذمہ ہیں اور جن کی وجہ سے ایک طرف تو پرنسپل اور یورپین پروفیسروں کے ذمہ کام بڑھ گیا ہی اور وہ صرف مہربانی سے اپنے عہدہ کے فرائض کے علاوہ اُن کاموں کو انجام دیتے ہیں‌وہ ایسے کاموں سے بھی‌سبکدوش‌ہو جائیں گے — دوسری طرف جو یہہ شکایت ہی کہ تمام کام کالج کے یورپین عہدہ داروں کے ہاتھہ میں دے دیئے گئے ہیں وہ رفع ہوجائیں گے- اُن کے عہدہ کے فرائض کے علاوہ جو کام اُن کو دیئے گئے ہیں کوئی ذمہ‌دار کام کرنے والا اُن کاموں کا نہیں ہی — نہ یورپین عہدہ داروں کو اُن کاموں کے اپنے ہاتھہ میں رکھنے کی خواہش ہی، نہ آنریری سکرٹری کی یہہ رائے ہی کہ جو کچھہ ہوا اور ہورہا ہی وہ صرف مجبوری سے ہی- پیڈ اسسٹنٹ سکرٹری کے تقرر سے یہہ مشکل حل ہو جائے گی — نواب وقار الملک بہادر سے بڑھکر کوئی کالج کے حالات سے واقف نہیں ہی جو اُن معاملات میں کامل تجربہ رکھتے ہیں، پیڈ اسسٹنٹ سکرٹری کےتقرر کی‌شدید ضرورت سمجھتے ہیں اور اُنہوں نے مندرجہ ذیل رائے اس تحریک کی نسبت دی ہی اور لکھا ہی کہ :—

"موجودہ قانون میں جہاں اسسٹنٹ سکرٹری کا ذکر ہی وہاں کوئی

گئیں بلا تنخواہ ہونے کی نہیں ھی ، اس لیئے تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوسکتا ھی - اور یہہ اس قدر ضروری عہدہ ھی کہ جب تک وہ معمور نہ ہوگا آنریری سکرٹری اپنے فرائض بخوبی ادا نہیں کرسکنے — اگر سید صاحب مرحوم کے وقت میں یہہ عہدہ معمور ہوگیا ہوتا تو ہرگز تغلب نہ ہوتا — اگر مجھہ سے سکرٹری کا عہدہ قبول کرنے کی فرمائش کیجائے تو میں ہرگز بدون تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹری کے اُس کو قبول نہ کروں — البتہ چونکہ بڑی تنخواہ کا عہدہ ہوگا اس کا مضائقہ نہیں ھی کہ آنریری سکرٹری اُس انتخاب کو منظوری کے لیئے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کردیں ،، *

دفتر کی حالت نہایت افسوس ناک ھی دیرینہ تجربہ سے یہہ امر پایہ تیقن کو پہونچا ھی کہ چونکہ یہہ دفتر ہمیشہ یا اکثر طلبائے کالج کے ہاتھہ میں رہا جو بعد گریجوئیٹ ہونے کے تھوڑے زمانہ تک مثلاً یا بنظر اوقات گذاری کالج کے دفتر میں رہے اور پھر جب اُن کو کوئی زیادہ معتدبہ اور عمدہ گنجایش بذریعہ ملازمت گورنمنٹ مل گئی تو اُنہوں نے کالج کے دفتر سے علحدگی حاصل کرلی اور چلے گئے — یہہ ظاہر ھی جب تک مستقل دلچسپی اور دائمی قناعت کے ساتھہ کوئی تجربہ کار عہدہ دار اس دفتر میں نہ رہے گا جس نے دفاتر سرکاری کا تجربہ حاصل کرلیا ہو ، اس دفتر کی اصلاح دشوار ھی موجودہ حالت واقعی قابل افسوس ھی - تنہا میری ذاتی توجہ اس طرف کامل طور سے اثر پذیر نہیں ہوسکتی ھی - محض سکرٹری کالج کی قوت پر اس دفتر کو باقاعدہ چلانا غیر ممکن ھی - کوئی بیرونی امداد اس دفتر کی آراستگی اور انتظام کے لیئے درکار ھی - میں مضبوطی کے ساتھہ اس امر کو ظاہر کرنے پر تیار ہوں کہ اگر یہہ ضرورت رفع نہ ہوئی اور میری خواہش کے موافق کوئی ایسا شخص جیسا میں چاہتا ہوں مقرر نہ ہوا تو دفتر کی خرابی اور بے ترتیبی کی اصلاح میرے امکان سے باہر ھی .... میں نہایت مجبوری سے ٹرسٹیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اب اس تجویز کو اُنہوں نے منظور نہ کیا تو وہ سمجھہ لیں کہ اُن کے سکرٹری کا کوئی دفتر نہیں ھی اور نہ اُن کا سکرٹری سوائے تلاری کے کچھہ کام کرسکتا ھی — نہ اُس کے دفتر سے کوئی نگرانی کسی صیغہ کی ہوسکتی ھی نہ تعلیمی مسائل پر کبھی کوئی رائے ظاہر کی جاسکتی ھی — اس لیئے بہتر ہوگا

کہ سکرٹری کا دفتر تخفیف کردیا جائے — کیونکہ ایسے پریشان اور ناقص اور غیر مفید دفتر سے کچھہ فائدہ نہیں " (نقل تحریر نواب محسن الملک بہادر ختم ہوئی) *

یہہ امر بھی قابل عرض ہی کہ یہہ ضرورتیں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے اپنی ۱۹۰۰ ع کی تحریک میں پیش کی تھیں جبکہ کالج میں ۲۳۴ طلباء اور اسکول میں ۲۸۱ طلباء زیر تعلیم تھی اور کالج کا اوسط امدنی و خرچ بقدر ۷۵۰۰۰ روپیہ سالانہ تھا - اب اللہ تعالی کے فضل و کرم سے کالج کیا بلحاظ تعداد طلبا اور کیا بلحاظ آمدنی مصارف سے چند و چہار چند ترقی کرگیاھی اور ترقی اور کام کا اضافہ لازم و ملزوم ھیں — لہذا یہہ لازمی امر ھی کہ آنریری سکرٹری کے فرائض کی اھمیت میں بھی بھت کچھہ اضافہ ھوا ھے - آنریری سکرٹری کالج کا دفتر کل دفاتر کالج اور اُس کے متعلقات کا مرکزی دفتر ھی جو ایک طرف کالج کی زیر نگرانی جملہ صیغوں کے ساتھہ مراسلت کا ذمہ دار ھی اور دوسری طرف گورنمنٹ اور سررشتہ تعلیم سے بھی اھم اور اصولی معاملات میں رسل و رسایل کا کام اسی دفتر کے ذمہ ھی - لہذا پندرہ سال کے بعد کالج کے کارو بار میں اضافہ کے ساتھہ ساتھہ اسسٹنٹ سکرٹری کے عہدہ کے اھمیت میں بھی بہت کچھہ اضافہ ھو گیا ھی خصوصاً سنڈیکیٹ کے قایم ھونے کی وجہ سے آنریری سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری کا کام حد سے زیادہ بڑہ گیا ھی — ھر مہینہ سنڈیکیٹ کا جلسہ منعقد ھوتا ھی — ماھوار روئیدادیں مرتب ھو کر شایع ھوتی ھیں اور جس قدر رزولیوشن پاس ھوتے ھیں سب کی نقول صیغہ جات متعلق کو جاری ھوتی ھیں اور اُن کی تعمیل کی نگرانی کرنی پڑتی ھی جس کی وجہ سے ضروریاً ممبران صیغہ جات متعلق سے بہ کثرت مراسلت کی جاتی ھی — اور آیندہ اجلاس میں گذشتہ جلسہ کے متعلق تعمیلات کی تفصیل پیش کرنے کے لیئے ھر معاملہ میں طول طویل آفس نوٹ مرتب کرنے پڑتے ھیں اور باھم ممبران صیغہ کی جو خط کتابت بذریعہ آنریری سکرٹری ھوتی ھی یا ایسی خط کتابت کے متعلق جو یاداشت مرتب کرنی ھوتی ھی اور پچھلی روئیدادیں نکالکر اُن کے حوالے درج کرنے ھوتے ھیں — اس تمام کام کا بار اسسٹنٹ سکرٹری ھی کی ذات پر ھی جو بجائے خود ایک پورا کام ھے — نظربہ حالات اسسٹنٹ سکرٹری کے عہدہ پر یقیناً ایک ایسے شخص کا ھونا نہایت ضروری ھی

جو اِن تمام امور کے انجام دینے کی پوری قابلیت اور تجربہ رکھتا ہو جو
نواب محسن الملک مرحوم نے اب سے پندرہ سال پیشتر اِس عہدہ کے
لوازمات بتائے ہیں اور جن کی اہمیت اب اور بھی بڑہ گئی ہی —
اُس سے غالباً کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ آنریری سکرتری کے
دفتر میں بہت سے اہم کام انجام پاتے ہیں اور ایک ایک کام کے متعلق
بھاری بھاری مسلہ مرتب ہو جاتی ہیں — جن کو صحیح مگر مختصر
اور مکمل افس نوٹوں کے ساتھہ پیش کرنے کے لیئے پوری قابلیت درکار
ہی — یہہ ظاہر ہی کہ سو ڈیڑہ سو روپے تنخواہ پر کالج کا کوئی قابل
گریجویٹ اُسی وقت تک قائم رہسکتا ہی جبتک کہ اُس سے زیادہ تنخواہ
اُس کو اور کہیں نہ ملجائے اور وہ کسی صورت میں اس تنخواہ پر دلنہاد
ہو کر کام نہیں کرسکتا *

اس کے علاوہ ایک ایسے شخص کو جو اس وقت کالج سے نکلا ہو
اور دفاتر کا کچھہ تجربہ نہ رکھتا ہو میر فرش کی طرح اسسٹنٹ
سکرتری کی کرسی پر لا کر بیٹھا دینا بالکل صرف بیجا اور قوم کے روپیہ
کا ضایع کردینا ہی جس پر ایک قابل جفاکش اور آزمودہ کار شخص
کی ضرورت ہی اور ایسے با اثر عہدہ دار کی ضرورت ہی جو دفتر اور
دفاتر ماتحت کی کامل نگرانی کرسکے اور اپنی عاملانہ قوت سے
ماتحتوں سے پورا کام لے سکے اور اہم امور میں گذشتہ واقعات اور نظائر
کے لحاظ سے آنریری سکرتری کو ہر وقت صحیح اطلاعیں اور حوالے
بہم پہونچا سکے - اس لیئے ظاہر ہی کہ ایک چھوٹی تنخواہ کا آدمی
ایسے اہم کام کے واسطے نہ مناسب ہی نہ کسی دفتر میں اتنا بڑا
کام سو ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار تنخواہ دار کے سپرد ہی — یہہ کہنا
بھی ضروری ہی کہ کوئی آنریری سکرتری قطعاً بغیر کسی ایسے
مددگار کے اس دفتر کا کام وقت پر اور خوش اسلوبی سے انجام نہیں دے
سکتا ہی اور بغیر ایسے قابل اور تجربہ کار مددگار کے آنریری سکرتری
سے گویا یہہ توقع کرنا ہی کہ وہ خود ہی ضخیم مسلوں کو حرف
بحرف پڑھے، خود ہی اُن کا خلاصہ کرے خود ہی گورنمنٹ کی رپوٹیں
پڑھے اور ان رپوٹوں اور کاغذات و اعداد سے نتائج مستنبط کرے خود ہی
بڑے بڑے مسودے بنائے — خود حسابات کی جانچ کرے ٹرسٹی
صاحبان غور فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے توقعات کس حد تک پوری

هوسکتي هيں - اور يهه واقعه هی که تجربه کي قيمت گورنمنٹ کو بهي زيادہ ادا کرني پڑتي هی حالانکه اُس کي ملازمت کي کشش کے بهت سے اور اسباب بهي موجود هوتے هيں لهذا ميں اس رزوليوشن کے زور سے ترديد کرتا هوں اور مجهے اُميد هی که ترسٹي صاحبان مجهسے اس بارہ ميں اتفاق فرمائينگے که جو عملدرامد دس سال سے برابر چلا آرها هی اور مفيد ثابت هوا هی اُس کو بدل کر پهر وہ هي شکايت جو سنه ۱۹۰۰ ع ميں آنريري سکرٹري کو پيش آيا کرتي تهيں اُس ميں از سر نو اُس کو مبتلا نهونے دين گے *

کيفيت رسوت مد ياز دهم

(از سرنو ترتيب قواعد و قوانين ترسٹيان)

اس رزوليوشن کو مسٹر سعيد محمد خاں صاحب ترسٹي نے پيش کيا هی اور اس ميں شک نهيں که قوانين و قواعد ترسٹياں تازہ حالات کے لحاظ سے هميشه ترميم کے محتاج رهتے هيں - مگر واقعه يهه هی که ترميم قواعد کا کام کبهي بهي مسدود نهيں رها - اور جيسي جيسي ضرورتيں وقتاً فوقتاً پيش آتي رهيں اُن کے لحاظ سے پرانے قاعدے منسوخ هوتے رهے اور جديد قاعدے بنتے رهے - اور يهه انهيں قانوني اصلاحات کا نتيجه هی که کالج ميں ترسٹيوں کے قايم مقام ايک مختصر انتظامي جماعت موسوم به "سنڈيکيٹ" قايم اور ٹيوٹوريل سسٹم جاري هوا — کالج کا کام مختلف صيغوں ميں تقسيم هوا وغيرہ وغير - ان اسباب سے قواعد کي بهت سي دفعات پر انرپڑا اور تقريباً نصف دفعات کي ترميم هوچکي هی چنانچه حال ميں اب ترميمات کي کثرت پر لحاظ کرکے ۱۸ اپريل سنه ۱۹۱۵ ع کے سنڈيکيٹ نے فيصله کرديا هی جو دفعات وقتاً فوقتاً ترميم هوئي هيں اُن کا لحاظ کرکے موجودہ قواعد کا جديد اڈيشن چهپوا ديا جاے اور يهه کام حاجي محمد موسیٰ خاں صاحب ترسٹي نے مهرباني سے اپنے ذمه ليا هی اور وہ اُس کي ترتيب ميں مصروف هيں — انشاءالله تعالے قواعد کا جديد اڈيشن عنقريب مرتب هوکر طبع هوجاويگا *

اب رها تمام و کمال قانون کالج کي ترميم کا مسئله - مجهے اس تحريک کي تائيد ميں ذرا بهي تامل نه هوتا اگر مسلم يونيورسٹي اسکيم اور اُس کے کانسٹي ٹيوشن پر غور نه هورها هوتا - يونيورسٹي کے مسئله پر قوم گهري

دلچسپی کے ساتھہ توجہ کر رہي هی — اور اکابر قوم بھي سب کے سب اس طرف متوجہ هیں اور نظر بحالات یہہ توقع کرنے کے کافي وجوہ هیں کہ مسلم یونیورسٹي قریب زمانہ میں قایم هو سکے گي- اگر مجوزہ یونیورسٹي اسکیم اللہ تعالی کے فضل و کرم سے منظور هوگئي تو پھر هم کو ایسے قانون کي ضرورت هوگي جو یونیورسٹي کے مناسب حال هو، اور موجودہ قانون جس کي ترمیم کي اس وقت تحریک کي گئي هی بالکل منسوخ هو جائے گا — اس لیئے سر دست میري رائے میں اس رزولیوشن کا ملتوي هونا ضروري هی — نیز جن حضرات سے قانون سازي کي توقع کي جاسکتي هی اور جن کے نام معزز محرک صاحب نے تحریر فرمائیے هیں وہ سب اس وقت مسودات یونیورسٹي کانسٹي تیوشن پر غور کرنے میں مصروف هیں اور اس کام کے لیئے مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے ایک میعاد معین کردي هی جس کے اندر قانون مسلم یونیورسٹي کے مسودات کي تکمیل مقصود هی — لہذا ان حضرات سے ایک وقت میں دو دو کام کي فرمائش کرنا کسي طرح مفید مطلب ثابت نہ هوگا — اس کے علاوہ جو نام ترمیم قانون کے کام کے لیئے تجویز کیئے گئے هیں وہ محض ایک شخصي تجویز هی اور اگر میري یاد غلطي نہیں کرتي تو خود معزز محرک نے آنریري سکرٹري کے انتخاب کے مسئلہ پر رائے دیتے وقت ارشاد فرمایا تھا کہ جملہ ٹرسٹي صاحبان کو اپني اپني پسند کے مطابق نام پیش کرنے کا موقعہ ملنا چاهیئے اور اس تجویز کے متعلق ایسا موقعہ بھي ابھي تک دیگر ٹرسٹي صاحبان کو نہیں ملا هی — پس میري رائے هی کہ اس وقت قانون کا ترمیمات سابق کے لحاظ سے از سر نو مرتب هوکر چھپ جانا کافي هی — اور سر دست موجودہ قانون کالج کي از سر تا پا کلي ترمیم کا ملتوي رهنا هي مناسب معلوم هوتا هی — البتہ اگر کوئي صاحب کسي خاص دفعہ کي ترمیم ضروري سمجھیں تو سالانہ اجلاس میں حسب معمول ترمیم پیش فرما سکتے هیں *

کیفیت نسبت مد دوازدهم

(تیاري فہرست ٹرسٹیان)

قانون ٹرسٹیان کي دفعہ ۱۸ (ج) کي تعمیل میں ایسي فہرست سالانہ جلسہ کے موقعہ پر همیشہ تیار هوتي هی- چنانچہ گذشتہ سال میں

مرزا کاظم حسین صاحب کا نام نامی اسی کارروائی کی بنا پر فہرست ٹرسٹی صاحبان سے خارج ہوچکا ہی — آیندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی ایسی فہرست سال حال کی بابت انشاء اللہ مرتب ہوکر اجلاس میں پیش کر دی جائیگی - اس جلسہ بحث میں ایسی فہرست پیش ہونے کی کوئی خاص ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت نسبت ہد سیزدہم

(ٹرسٹی صاحبان سے اُن کی کارگذاری کی رپورٹ ہر سال طلب کرنا)

ٹرسٹی صاحبان سے ایسی فہرست طلب کرنا اُن کے فرایض و اختیارات میں اضافہ کرنا ہی جو قانون کی دفعات ۹۹ تا ۱۱۸ میں درج ہیں لہذا یہہ تحریک اجلاس سالانہ میں بحیثیت ترمیم و اضافہ قانون کے پیش ہونا چاہئیے اس لیئے اگر محرک صاحب چاہیں- تو اجلاس سالانہ میں پھر تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت ہد چہاردہم

(منسوخی پراکسی سسٹم)

تجویز منسوخی پراکسی سسٹم بھی قانون کے دفعہ ۳۲ کی ترمیم ہی ، لہذا اجلاس سالانہ میں پیش ہوسکتی ہی — مگر جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کے سالانہ جلسہ میں بھی یہہ تحریک پیش ہوکر نا منظور ہوچکی ہی- اگر معزز محرک صاحب اس کا دوبارہ پیش کرنا ضروری خیال فرماتے ہیں تو اجلاس سالانہ میں تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت ہد پانزدہم

(علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ اور اُس کی امداد کا بند کیا جانا)

اس تحریک کے محرک مولوی محمد یعقوب صاحب اور موید آنریبل سید رضا علی صاحب ہیں- معزز محرک صاحب نے اس رزولیوشن کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں :—

" یہہ اخبار دو مقاصد سے جاری کیا گیا تھا — اول یہہ کہ سرسید علیہ الرحمۃ اور نواب محسن الملک علیہ الرحمۃ وغیرہ کے عالمانہ مضامین اس میں شایع ہوتے تھے اور اس لحاظ سے ایک زمانہ میں وہ ہندوستان میں اُردو کا بہترین اخبار خیال

کیا جاتا تھا — دوسرے کالج کی خبریں اس کے ذریعہ سے ٹرسٹی صاحبان
اور پبلک کو معلوم ہوتی تھیں — لیکن نہایت افسوس ہی کہ عرصہ سے
انسٹیٹیوٹ گزٹ اُن مقاصد تو بالکل پورا نہیں کرتا ہی — بلحاظ مضامین
کے اس وقت اُس کا درجہ معمولی اُردو کے اخباروں سے گرا ہوا ہی اور
اسوجہ سے اُس کی اشاعت بہت ہی کم ہوگئی ہی بلکہ جو صاحب
بادل ناخواستہ بخیال وضعداری کے اُس کے خریدار ہیں وہ کبھی اُسکو
دیکھتے نہیں — کالج کے حالات اور خبریں بھی اکثر دیگر اخبارات میں
انسٹیٹیوٹ گزٹ سے بیشتر شائع ہو جاتی ہیں — علاوہ اس کے علی گڈہ سے
حال میں ایک جدید اخبار شایع ہوا ہی جس کا نام المیزان ہی — وہ
اپنے کو سرسید علیہ الرحمۃ کی حقیقی پالسی کا اصلی ارگن کہتا ہی
اور کالج کی خبریں بھی اُس میں شایع ہوتی ہیں ایسی حالت میں
جبکہ کالج کی مالی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہیں ہی ایک
مد فضول پر روپیہ صرف کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہی *

بلکہ علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی موجودہ حالت اُس کی ابتدائی
حالت کے واسطے باعث توہین ہی اور اُس کی موجودہ زندگی ایسی
ہی کہ جس سے موت بدرجہا بہتر ہی *

نوٹ آنریری سکرٹری :

واقعہ یہہ ہی کہ سر سید علیہ الرحمۃ نے انسٹیٹیوٹ گزٹ
سنہ ١٨٦٦ع میں "سائنٹیفک سوسائٹی اخبار" کے نام سے جاری کیا تھا
جس سے غرض یہہ تھی کہ (١) ملک و قوم میں ہر قسم کے عمدہ
لیٹریچر کی اشاعت ہو اور علمی مذاق پیدا ہو اور (٢) اُن مقاصد کی
اشاعت ہو جن کے لیئے سائنٹیفک سوسائٹی قایم کی گئی تھی — یہہ
وہ زمانہ تھا جب کہ علی گڈہ کالج قایم نہیں ہوا تھا — اُس کے بعد جیسے
جیسے سر سید کے خیالات میں انقلاب ہوتا گیا اور مختلف تحریکیں
اُن کے دماغ میں آتی گئیں اخبار کی حالت کے اندر بھی تغیرات ہوتے
گئے یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ اُس کا نام بھی بدل گیا — البتہ
اُس کی ایک حیثیت جو برابر قایم رہی (اور اب تک قایم ہی) وہ
یہہ ہی کہ وہ شروع سے برابر سر سید کی تحریکات کا آرگن رہا ہی (خواہ
وہ تحریکات سائنٹیفک سوسائٹی یا کمیٹی خزینۃ البضاعۃ لتاسیس

مدرسة العلوم کي شکل میں هوں یا موجودہ علي گڈہ کالج کي صورت میں) اس بحث میں پڑنا تو شاید کچھہ مفید نہ هو کہ ایا " بلحاظ مضامین کے اس وقت اُس کا درجہ اُردو کے معمولي اخبارات سے گرا هوا هی " یا نہیں - البتہ اتنا کامل وثوق کے ساتھہ کہا جاسکتا هے کہ یہہ واقعہ نہیں هی کہ " اس وجہ سے (یعني خرابي مضامین کي وجہ سے) اُس کي اشاعت بہت کم هوگئي هی "- کیونکہ جس" ایک زمانہ میں وہ هندوستان میں اُردو کا بہترین اخبار خیال کیا جاتا تھا " - اُس زمانہ میں بھي اُس کي حقیقي اشاعت اُس سے هر گز کبھي زیادہ نہیں هوئي جس قدر کہ اب هی اور نہ اس وقت اُس کي اشاعت اُس زمانہ سے کم هی — جس زمانہ میں یہہ اخبار جاري هوا هی اُس وقت اردو اخبارات کي تعداد بہت هي محدود تھي - اس وجہ سے اگر اُس زمانہ میں اُس کي زیادہ شہرت هوئي تو کوئي نئي بات نہیں هی — مگر اب زمانہ بدل گیا هی ، اخبارات کي تعداد میں دس گونا بلکہ اس سے بھي زیادہ اضافہ هو گیا هی اور پبلک کي توجہ پالیٹکس کي طرف زیادہ هوگئي هی — چونکہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ایک قومي معتدل اور غیر طرفدارانہ پالسي کا اخبار هی اور محض کالج کا ارگن هي اس لیئے اُس کو محض ترقي اشاعت کي خاطر ایسے مضامین اور لیٹریچر کے ذریعہ سے دلکش و دلاویز بنانے کي کوشش کرنا جن کو ترسٹیوں کي مسلمہ پالسي کے ساتھہ کوئي مناسبت نہو کسي طرح مناسب نہیں هی — چنانچہ خود نواب محسن الملک بہادر کے زمانہ میں اُس کي اشاعت کي حالت ایسي هوگئي تھي کہ اُس کا اجراء برائے نام رہ گیا تھا — ایسي صورت میں خرابي مضامین کو کمي اشاعت کا باعث قرار نہیں دیا جاسکتا — اخبار کو نہ پڑھنا اور پھر اُس کے مضامین پر کسي قسم کا حکم لگانا میرے نزدیک قرین انصاف نہیں هی — کالج کي خبروں کي اشاعت کي نسبت یہہ هی کہ اول تو بغیر اخبار پڑھے اس کا بھي فیصلہ غیر ممکن هی کہ دوسرے اخبارات میں یہہ خبریں پہلے شایع هو جاتي هیں- لیکن قطع نظر اس کے اور قطع نظر غیر ذمہ دارانہ مضامین اور خبروں کے میں نہیں کہہ سکتا کہ بطور قاعدہ اکثریہ کے یہہ کہنا بھي واقعہ کے مطابق نہیں هی کہ " کالج کے حالات اور خبریں بھي اکثر دیگر اخباروں میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے پہلے شائع هو جاتي هیں " — البتہ انسٹیٹیوٹ گزٹ پر (جب کہ وہ بالالتزام اردو اور انگریزي میں

چھپا کرتا تھا) ایک وقت ایسا ضرور گذر چکا ھی کہ کالج کے متعلق چھوٹی بڑی خبریں اول انگریزی اخبارات میں چھپ لیتی تھیں اُس کے بعد کہیں آکر معہ ترجمہ اِس اخبار میں چھپتی تھیں جس کا علم غالباً محرک و موید صاحبان کو بھی ھوگا جو کالج اور اخبار کی تاریخ پر ماشاء الله بخوبی عبور رکھتے ھیں — باوجودیکہ المیزان اور دوسرے اخبارات کالج کی خبریں اور اُس کے متعلق مضامین شائع کرتے ھیں ، لیکن اس سے کالج خود اپنے ایک ارگن کی ضرورت سے ایک لمحہ کے لیئے بھی مستغنی نہیں ھوسکتا — کیونکہ نہ تو ان اخبارات اور انسٹیٹیوٹ گزٹ کی پالیسی باوجود قومیت کے اشتراک کے بالکل متوازی خطوط پر چلتی ھی اور نہ از روئے تجربہ یہہ کہا جاسکتا ھی کہ دوسرے آزاد اخبارات کالج کی پالسی کے پابند ھو سکتے ھیں یا کیئے جاسکتے ھیں — پس ضرورت اس کی ھی کہ ٹرسٹیوں کے ھاتھہ میں خود اُن کا مستقل ارگن ھو — چنانچہ سال بھر کے اندر جس قدر مٹیریل یونیورسٹی ، اورکالج اور کانفرنس کے متعلق مختلف صورتوں میں اس اخبار میں چھپ جاتا ھی اور (جس کے ضروری اور ناگزیر ھونے سے انکار کیئے جانے کا بہت ھی کم امکان ھی) اُس کو اگر یک جا کیا جائے تو معلوم ھوگا کہ کوئی اور اخبار باوجود اپنی تمام تر ھمدردی کے اس قدر مواد نہیں چھاپ سکتا ؛ اور اپنا کوئی اخبار نہ ھونے کی صورت میں اگر اس کو جدا چھاپ کر شائع کیا جائے تو اس پر ایک بیش قرار رقم خرچ آئیگی *

باوجود اس کے جس قدر کالج اب مالی امداد اخبار کو دیتا ھی وہ اس رقم سے معتدبہ مقدار میں کم ھی جو سنہ ۱۹۰۱ع میں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے ٹرسٹیوں سے منظور کرائی تھی — پس ظاھر ھی کہ باوجود کمی آمدنی و زیادتی مصارف کے اس اخبار کی ضرورت ھمیشہ کالج کو تھی اور اب بھی ھی — یہی وجہ ھی کہ تقریباً کوئی بڑا انسٹیٹیوشن اپنے مستقل ارگن سے خالی نہیں ھی اور در حقیقت کوئی انسٹیٹیوشن بغیر اپنے ارگن کے اپنے مقاصد کی کماحقہ حفاظت و اشاعت نہیں کرسکتا اور اس قسم کے ارگن کبھی تجارتی اُصول پر نفع کی خاطر نہ چلائے گئے ھیں اور نہ چل سکتے ھیں *

علاوہ اس کے ایک اور بھی پہلو ھی جس کو نظر انداز کرنا ٹرسٹی صاحبان کے لیئے یقیناً کوئی دور اندیشی کا کام نہوگا — وہ یہہ کہ

یہہ اخبار اُن مقاصد کا اس وقت واحد بقیہ ہی جن کے ساتھہ کہ سائنٹیفک سوسائٹی قایم ہوئی تھی اور جن کی بنا پر اُس کو چند در چند مادی شکلوں میں خاص مفاد حاصل ہوئے تھے ، جو ہنوز قایم ہیں — انہیں حالات و اسباب کے لحاظ سے قانون ترستیان کی دفعہ ۱۰۳ میں قیام و امداد انسٹیٹیوٹ گزٹ کی ہدایت صریح طور پر درج ہی اور اسی دفعہ کی تعمیل میں کالج کی طرف سے بہت ہی مختصر امداد انسٹیٹیوٹ گزٹ کو دی جاتی ہی *

اور یہاں یہہ سوال بھی قابل غور ہی کہ کالج کا یہہ صرف اخبار ہی نہیں جاری ہی ، بلکہ اُس کے ساتھہ کالج کا پریس بھی چل رہا ہی جو پرانی سوسائٹی کا ایک جزو ہی اور اُس سے خاطر خواہ آمدنی ہوتی ہی جو قدیم سوسائٹی کے باغ و تعمیرات کی حفاظت و داشت اور مرمت وغیرہ میں صرف ہوتی ہی اور اخبار کی اور پریس کی آمدنیاں مل کر اُس پرانی سوسائٹی کے قیام کا باعث ہیں — اگر ترسٹی صاحبان بغور ملاحظہ فرمائیں گے جو میں دو سال سے پیش کررہا ہوں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ پریس کی آمدنی میں کس قدر ترقی ہو رہی ہی اور اخبار کو جو مدد دی جاتی ہی وہ کس قدر خفیف ہی - بوجوہ مذکورہ بالا میں اس تحریر سے اختلاف کرتا ہوں اور انسٹیٹیوٹ گزٹ کے قیام کو ضروری خیال کرتا ہوں *

کیفیت نسبت مد شانزدہم

(تخفیف صیغہ طب یونانی)

یہہ تجویز مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتائید آنریبل سید رضا علی صاحب کے پیش کی ہی اور اُس کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرمائی ہیں :—

''اس تجویز کو پیش کرنے سے کسی طرح پر میرا روئے سخن کسی شخص خاص کی نسبت نہیں ہی نہ طب یونانی کی کسی طرح پر تحقیر مقصود ہی — بلکہ اصولاً میں اس صیغہ کے کام کو محض بیکار اور زاید خیال کرتا ہوں — عام طور پر سخت امراض کی حالت میں طلبا کا ڈاکٹری علاج کیا جاتا ہی — محض خفیف امراض میں شونیہہ بعض طلبا یونانی علاج کراتے ہیں ایسی حالت میں محض

جزئیات کا خیال کرکے چند افراد کا شوق پورا کرنے کي غرض سے ایک جداگانہ محکمہ قائم کرنا (خاص کر ایسي حالت میں جب کہ کالج کي مالي حالت نہایت هي ناقابل اطمینان هی اور ضروري شعبوں کے واسطے روپیہ کي ضرورت هی) کسي طرح قرین عقل نہیں هی " *

نوٹ آنریري سکرٹري :

معزز محرک و موید نے کالج میں قیام صیغہ طب یوناني سے دو وجہ اختلاف بیان فرمائي هیں — اول یہہ کہ اس طریقہ علاج کي کالج میں ضرورت هي نہیں هی — دوسرے یہہ کہ کالج کي مالي حالت اس صیغہ کے بار کي متحمل نہیں هوسکتي "—

جہانتک میں نے غور کیا یہہ دونوں وجوہ عدم واقفیت حالات و واقعات پر مبني هیں — جو بھي خواهاں قوم باني کالج سر سید مرحوم کي فوق العادت دور اندیشي اور پیش بیني کے معترف هیں اور قومي ترقي کے اُس پروگرام کو نصب العین بنائے هوئے هیں جو سر سید احمد مرحوم مرتب کرگئے هیں اُن حضرات کے اطمینان کیلیئے یہہ ظاهر کرنا کافي هوگا کہ مدرسة العلوم علي گڈہ میں یوناني طریقہ علاج مہیا کرنے کي تجویز کوئي نئي تجویز نہ تھي بلکہ در اصل مدرسة العلوم علي گڈہ کي شهرہ آفاق اسکیم کا ایک جز تھي جو خود سر سید مرحوم نے سنہ ۱۸۷۲ ع میں مرتب فرمائي تھي — اس اسکیم میں مقدم طریقہ علاج یوناني سر سید مرحوم کے پیش نظر تھا اور ڈاکٹري علاج کے لیئے صرف سول سرجن کي وقتي امداد کافي سمجھي گئي تھي (ملاحظہ هو تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ هجري) پس میرے خیال میں خاص باني کالج کا منشا معلوم هونے کے بعد یہہ مسئلہ چنداں بحث طلب نہیں رهتا *

۲ — سنہ ۱۹۰۹ ع میں کالج میں اس صیغہ کي اجرا کے وقت هر پہلو پر کافي غور و مباحثہ هوچکا اور موافق و مخالف دلائل پر غور هوکر ٹرسٹي صاحبان کي بہت بڑي مجارتي نے اس صیغہ کے قیام کو کالج میں ضروري سمجھا — اس موقعہ پر اُس مباحثہ کا دوهرانا باعث طوالت هوگا *

۳ — یہہ واقعہ ھی کہ ھمارے اس ملک کے امرا سے لے کر طبقہ متوسط اور عوام تک میں قدیم طریقہ علاج کي ضرورت اور مانگ یکساں رھي ھی اور عموماً ھم لوگ بچپن سے اس علاج کے خوگر ہوتے ھیں اور اس طریقہ علاج کے اھم فوائد کا تجربہ اور مشاھدہ جو صدیوں سے ھوتا رھا ھی اُس کي بنا پر اس ملک کا ھر شخص جس علاج کي طرف اول مائل ھوتا ھی وہ یہي قدیم طریقہ ھی — پس جن خاندانوں کے بچے ھمارے زیر نگراني تعلیم کے لیئے آتے ھیں اُن کے عادت و خواھش کے مطابق حفظ صحت کا انتظام کرنا لازمي ھی — یہہ امر ثابت ھی کہ قبل قایم ھونے اس صیغہ کے کالج میں طلبہ کو اس علاج کي طلب تھي جس کي وجہ سے باوجود کالج میں انگریزي علاج کا عمدہ پیمانہ پر انتظام ھونے کےوہ بوقت ضرورت شہرکےاطبا سے رجوع کیا کرتے تھے اور حقیقت میں اسي ضرورت کے احساس نے منتظمین کالج کو خود کالج میں طریقہ علاج یوناني قایم کرنے پر آمادہ کیا *

مجھے معلوم ھی کہ نواب وقارالملک بہادر کے زمانہ سکرٹري شپ میں ایک رئیس نے اپنے بچہ کو انگلش ھوس سے صرف اس وجہ سے علحیدہ کر لیا تھا کہ اس ھوس کي لیڈي سپرنٹنڈنٹ اُس بچہ کے یوناني علاج کے مانع ھوئي تھیں۔ اس واقعہ سے مجھے صرف یہہ جتلانا مقصود ھی کہ جو والدین اپنے بچوں کو بصرف کثیر انگلش ھوس میں اس غرض سے داخل کرتے ھیں کہ وہ انگریزي طرز ماندو بود کے خوگر ھوجائیں اُن میں سے بھي بعض حضرات قدیم عادت سے متاثر ھو کر اپني اولاد کے لیئے یوناني طریقہ علاج کو ترجیح دیتے ھیں — مربیان طلبا کي طرف سے جو مطبوعہ درخواست ھائے داخلہ ھیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر میں وصول ھوتي ھیں اُن میں بموجب قاعدہ مروجہ اپني اپني پسند کے موافق طریقہ علاج کا اندراج بھي ھوتا ھی ان درخواستوں میں ایک تعداد کثیر ایسي ھوتي ھی جس میں صراحتاً یوناني علاج کي خواھش کي جاتي ھی — نیز مریض طلبا کے والدین اور مربیوں کي طرف سے بے شمار خطوط وصول ھوتے ھیں جن میں عموماً یہہ التجا ھوتي ھی کہ اُن کے مریض بچوں کو یوناني طریقہ علاج سے مستفید ھونے کا ضرور موقعہ دیا جائے – اس کے علاوہ ملک کے ھر حصہ میں خصوصاً مسلمان ریاستوں میں یوناني اطبا کا وجود ، عطاروں کي گرم بازاري اور یوناني

ادویه کي کثرت سے فروخت بطور واقعه کے اس بات کي بدیهي دلیل هی که اس طریقه علاج کي هر جگهه مانگ هی اور همارے کالج میں آخرانهیں حصص ملک کے طلبا تعلیم پانے آتے هیں — اور یهه کیونکر هوسکتا هی که محض کالج کا داخله اُن کو وطني عادات اور جبلي رجحان طبائع سے معرا کردے — ان واقعات کو انکهوں سے دیکهتے هوئے کیونکر تسلیم کیا جاسکتا هی که یوناني طریقه علاج کي مانگ نهیں هی بلکه بعض شوقین لوگوں کا شوق پورا کرنے کي خاطر اطبا اور یوناني دواخانوں کا وجود ملک میں هی *

اگر کوئي یهه دعویٰ کرے که دهلي ، لکهنؤ ، آگره ، اله آباد ، بمبئي ، کلکته وغیره شهروں میں انگریزي شفاخانوں کے جاري هونے کے بعد یوناني طریقه علاج منسوخ هوگیا هی تو میں تحریک زیر بحث پر غور کرنے کے لیئے پوري طرح آماده هوں — لیکن میرا ذاتي تجربه اور مشاهده بڑے بڑے شهروں میں عموماً اور مسلمان ریاستوں میں خصوصا اس کے خلاف هی — اور میں دیکهتا هوں که یوناني طریقه سے عقیدت دلوں پر بدستور قبضه کیئے هوئے هی — منتظمین کالج کو البته یهه اندیشه بیشک هوسکتا تها که ایک هي کالج میں دو طریقه هائے علاج کے اجرا سے ممکن هی که باهمي رقابت اور کشمکش انتظام میں دشواریوں کا باعث هو — مگر تجربه سے یهه اندیشه بے بنیاد ثابت هوا اور کالج کے ڈاکٹر و طبیب بفضله تعالی نهایت اتحاد اور هم اهنگي کے ساتهه طلباء کے علاج میں مصروف رهتے هیں اور آج تک دونوں صیغوں کے یکجائي انتظام میں کسي قسم کي شکایت کا موقع نه طلباء کو ملا نه منتظمین کالج کو *

اس تمهید کے بعد میں ٹرسٹیان کالج کو اُن اعداد کي طرف توجه دلاتا هوں جو یوناني طریقه علاج کے حق میں دلیل قطعي هیں — صیغه طبي کے شش ساله ریکارڈ کے ملاحظه سے ثابت هی که یوناني شفاخانه میں مریضوں کي اوسط حاضري روزانه چالیس و پچاس کے درمیان هی اور اس کے شش ساله مصارف صیغه طبي کا اوسط صرف ۱۲۵ ماهوار رها هی — یهه اعداد نه صرف اس صیغه کي ضرورت کے موید هیں بلکه ساتهه هي یهه بهي ثابت کرتے هیں که یوناني طریقه علاج نسبتاً بهت ارزان هوتا هی علاوه طلبائے کالج و اسکول کے اسٹاف کے ممبر اور دفاتر کے عهده دار بکثرت اس طریقه علاج سے مستفید هوتے هیں — اور بایں همه ارزاني سینکڑوں

روپیه کي یوناني ادویه ان حضرات کے علاج میں کام آتي هیں جن کي
قیمت اُن سے وصول کرلي جاتي هی - اس تفصیل سے انگریزي علاج کي
تنقیص یا اُس پر کسي قسم کي تعریض مقصود میرا نہیں هی بلکه میں
انگریزي طریقه علاج کا بلکه بعض حیثیت سے اُس کي فوقیت کا معترف هوں
مگر ساتهه‌هي اُن واقعات‌سے چشم پوشي نہیں کي جاسکتي‌جو میں نے اوپر
بیان کیئے هیں *

یهه روز مره کے واقعات هیں که بعض مریض انگریزي علاج سے مایوس
هوکر یوناني طریقه علاج سے شفایاب هوتے هیں اور بعض مریض اُس کے
برعکس یوناني طریقه علاج کو آزما چکنے کے بعد انگریزي طریقه علاج سے
چاره جوئي کرتے هیں *

اور ایسي صورت میں منتظمین کالج کي بڑي فرو گذاشت هوني
اگر وه ایک قسم کے رجحان‌والے طلبا کے علاج کا بندوبست کرتے اور دوسري
قسم کي عادت والوں کي ضروریات کو پس پشت ڈال دیتے *

یهه بالکل ایسي هي تحریک هے جیساکه کوئي کالج میں انگریزي
تعلیم کے ساتهه فارسي اور عربي کے پرانے علوم سیکهنے پر وقت اور روپیه
صرف کرنے سے باز رهنے کي تحریک کرے *

اب رها علاج یوناني کي وجه سے مالیات کالج پر زائد بار
پڑنے کا مسئله - صورت حال یهه هی که یوناني مطب قایم هونے سے
پہلے میڈیکل فیس ۸ آنه في طالب علم لي جاتي تهي ـــ جب
یوناني طریقه علاج مروج هوا تو اُس کي کفالت کے لیئے ۸ آنه
فیس علاج میں اضافه هوکر ایک روپیه ماهوار میڈیکل فیس قرار پائي
جو اب تک جاري هی اس فیس سے جس قدر رقم جمع هوتي هی اُس
سے انگریزي اور یوناني‌شفاخانے چل رهے هیں اور مصارف آمدني کے اندر
هیں کالج کے مالیات پر نه ڈاکٹري طریقه علاج کا کچهه بار هی نه یوناني
مطب کا ـــ دونوں صیغوں کے واسطے فیس کي اپني اپني آمدني هے-
بلکه یوناني مطب کي وجه سے فیس کا جو اضافه هوا تها اُس کا بڑا حصه
بحالت موجوده بهي انگریزي شفاخانه کے کام میں آتا هی کیونکه شفاخانه
یوناني کے مصارف بوجه کمي استاف و ارزاني روپیه کے بمقابله شفاخانه
انگریزي کے بہت کم هیں ـــ خلاصه کلام یهه هی که شفاخانه یوناني کے

قیام کا کوئی بار براہ راست کالج کے مالیات پر نہیں پڑتا اور علاج کے دونوں صیغے بغیر خارجی امداد کے اپنی مقررہ آمدنی کی بدولت چل رہے ہیں *

علی گڈہ کالج مسلمہ طور پر مسلمانوں کا مخصوص انسٹی ٹیوشن ہی اور یہہ بھی واقعہ ہی کہ فن طب ہی ایک ایسا فن باقی رہ گیا ہی جو مسلمانوں سے مخصوص ہی اور جس پر مسلمان فخر کرسکتے ہیں- پس جس حالت میں کہ کالج کو کوئی رقم اپنے پاس سے خرچ نہ کرنی پڑتی ہو اور ایک معقول تعداد طلبا کی اس طریقہ علاج کے خواہشمند ہو اور یہہ فن مسلمانوں سے مخصوص رہا ہو تو اُس کا وجود اپنے قومی کالج سے خارج کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا — خصوصاً جبکہ ملک میں مشرقی علوم و فنون کے زندہ رکھنے کی کوششیں ہورہی ہیں اور مجوزہ مسلم یونیورسٹی میں اورینٹل فیکلٹی کے قیام پر بہت کچھہ بجا طور پر اصرار کیا جارہاهی تو طب کے اس قدیم اور شریف فن کو مٹانے کی تحریک میں مربیان کالج کا حصہ لینا نہایت بے محل کارروائی ہی- موجودہ جنگ نے یورپین ادویات کو انتہا درجہ تک گراں کرکے ہمکو ایک اچھا سبق دیا ہی کہ ہمکو محض غیر ملکی علاج کے بھروسہ پر اپنے ملکی طریقہ علاج سے بالکل بے پروا نہ ہوجانا چاہیئے *

پس بلحاظ اس ملک کے قدیم معتمد علیہ اور مانوس طریقہ علاج ہونے کے اور بلحاظ ایک معتدبہ حصہ ملک کے رجحان خاطر کے اور بلحاظ اُس واقعی نفع کے جو مریض طلبا اور ساکنین کالج کی رجوعات سے ثابت ہی اور نیز اس وجہ سے کہ کالج پر براہ راست اس صیغہ کے علاج کا کوئی خاص بار نہیں ہی میں رزولیوشن مجوزہ سے اختلاف کرتاہوں *

اور انگریزی طریقہ علاج کے ساتھہ یونانی طریقہ علاج کا بھی طلبہ کے نفع اور صحت کی خاطر سے کالج میں بدستور قایم رکھنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت مد ہفت دہم وهیژدهم

(پچاس فی صدی حاضری نماز و پچھتر فی صدی حاضری دینیات کو ترمیم کرکے قواعد مجریہ نواب محسن الملک بہادر کا اجرا)

اپنے ان دونوں رزولیوشن کی تائید میں مولوی محمد یعقوب صاحب محرک تحریر فرماتے ہیں کہ :—

"اس میں ذرا شبہ نہیں کہ نماز ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور مقدم ہی *

شعر

روز محشر کہ جانگداز بود * اولین پرسش نماز بود

اور منتظمان بورڈنگ ہوس کا یہہ سب سے مقدم اور ضروری فرض ہی کہ وہ اپنے اخلاق و مثال اور مواعظ حسنہ سے طلبہ کو نماز کی طرف متوجہ کریں - لیکن جبریہ ادائی فرائض کسی طرح شعایر اسلام میں داخل نہیں ہی اور پنجگانہ حاضری مسجد کی لازمی قرار دینا اور یونیورسٹی کے امتحانات میں پچاس فی صدی حاضری مسجد کی ضروری قرار دینا ایک ایسی سختی ہی جو طلبا کی تعلیم میں بہت بیجا رکاوٹیں پیدا کرے گی اور اس طریقہ کے اجرا سے طلبا کے دلوں میں بجائے نماز کا شوق پیدا ہونے کے اُس کی طرف سے نفرت پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہی- اس طرح پر کلاس و دینیات کی حاضری ۷۵ فیصدی قایم کرنا اور امتحانات یونیورسٹی و دیگر امتحانات کی شرکت کو اُس پر موقوف کرنا ایک ایسی شدید سختی ہے جو کسی طرح قابل برداشت نہیں ہوسکتی- بلاشبہ دینیات کے احکام کی تعلیم یعنی کورس کی اصلاح ایک نہایت ضروری کام ہی اور طلباء کے سامنے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ تعلیم اسلام کا پیش کرانے کی ضرورت ہی جو بلاخوف کے رغبت دلی سے اُن کو مسجد اور کلاس دینیات کی طرف لے جائے - ایک عرصہ سے میری یہہ رائے ہی کہ کالج کلاسیز کے طالب علموں کو بجائے موجودہ دینیات کی کتابوں کے درس کی اسلام کے اعلیٰ اخلاق اور فلسفہ اسلام کی ایسی تعلیم دی جائے جو سنی اور شیعہ، مقلد اور غیر مقلد، احمدی اور وہابی کے فرقوں سے بالاتر ہو اور جس میں تمام مسلمان طلبا بلا لحاظ سنی و شیعہ کے شریک ہوسکیں - فقہ کے مسائل ضرور علحدہ علحدہ پڑھانے کی ضرورت ہی لیکن اُن کی تعلیم اسکول میں ختم ہوجانا چاہئے اور کالج کلاسوں میں اسلام کی وہ اعلیٰ اور ارفع تعلیم دینا چاہیئے جو فرقہ بندی کی اسپرٹ سے بالاتر ہو- اب وقت ہی کہ ٹرسٹیان کالج اس اہم مسئلہ کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں اور بجائے جبریہ تعلیم کے اس قسم کی مذہبی تعلیم کا کالج میں انتظام فرمائیں جو خود طلبہ کو مسخر کرلے — جبریہ اشاعت مذہب سے اسلام نے ہمیشہ احتراز کیا ہی" *

نوٹ آنریری سکرتری :

— محرک صاحب کا یہہ فرمانا بیشک صحیح ہی کہ جبریہ اشاعت اسلام میں شرعاً جائز نہیں — مگر یہہ حکم غیر مسلم اقوام کے بارہ میں ہی - مسلمانوں کو اور خصوصاً مسلمان بچوں کو سات برس کی عمر سے نماز کی تائید کرنے اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم ہی — حدیث شریف کے الفاظ یہہ ہیں :

مرو اولاد کم بالصلوة وهم ابناء سبع سنین و اضربو هم علیها و هم ابناء عشرسنین وفرقو بینهم فی المضا جع *

ترجمہ : اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور اُن کی خوابگاہیں علحدہ کردو (مسلم و مسند امام احمد) *

(دوسری حدیث از بخاری شریف) عن ابی‌هریرة ان رسول الله صلعم قال والذی نفسی بیده لقدهممت ان امربحطب بحطب ثم آمر بالصلوة فیوذن بها ثم آمر رجلاً فیؤم‌الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم *

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہی اُس ذات کی جس کے ہاتھہ میں میری جان ہی میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم‌دیا جائیے اور اذان دی جائیے پھر ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں (جب نماز کھڑی ہوجاوے) میں لوگوں کی طرف جاؤں اور اُن کے گھروں کو (جو جماعت میں شامل نہیں ہوئے) معہ اُن کے آگ لگادوں *

نیز بعض روایات میں تارک صلوة اشخاص سے میل جول ترک کرنے کا بھی حکم ہی - اور نماز کی تائید میں جس قدر آیات کلام مجید میں آئی ہیں دوسری کسی عبادت کے لیئے نہیں آئیں — نماز مرتے دم تک کسی حالت میں معاف نہیں کی گئی — پانی نہ ہو تو

تھم سے ؛ کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ، لیٹ کر اور بالآخر اشارہ سے ادا کرے - کسی حالت میں اس کی ترک کی اجازت نہیں دی گئی — ایسی حالت میں جب کہ منتظمین کالج نے طلبا کی مذہبی تربیت ارو مذہبی تعلیم کی ذمہ داری قبول کی ہی تو سب سے زیادہ اس رکن کی جو اسلام میں سب سے زیادہ مقدم ہی تاکید اور ترغیب و ترہیب ہونی ضروری اور لازمی ہی — نماز کی تاکید سے نہ صرف مذہبی تلقین کا فائدہ ہی بلکہ پابندی اوقات، اجتماع قومی اور نیز کام کرتے کرتے جو طبایع اُکتا جاتی ہیں اُن کو دماغ کے آرام دینے اور وضو اور نماز سے از سرنو تازہ دم ہو ہوکر دوبارہ کام میں مشغول ہونے کا پورا موقع ملتا ہی — نیز نمازی کو صفائی، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کا التزام زیادہ موقع ہوتا ہی — جو صحت انسانی کے لیئے نہایت ضروری اور لازمی چیزیں ہیں — پانچوں وقت ایک آواز (اذان) پر سب کا جمع ہونا ایک امام کی آواز پر رکوع سجود ادا کرنا تسہلن اور ہر قسم کا انتظام قایم کرنے کے لیئے اُن کو پورے طور پر امادہ اور اس قابل بنا دیتا ہی کہ تمام اجتماعی امور باحسن وجوہ انجام دے سکیں — اس لیئے میرے نزدیک نماز کی پابندی نہ صرف مذہبی پابندی ہی بلکہ کامل تسہلن کا ایک بہترین قابل تقلید نمونہ ہی — چونکہ کالج کے طلبا عموماً سمجھدار اور قومی درد رکھنے والے ہوتے ہیں — اس لیئے اُن سے توقع کی جاسکتی ہی کہ وہ نماز جماعت کی حاضری کو جو قومیت کی روح پیدا کرنے کا اثر آپس میں الفت و محبت اور تبادلہ خیالات اور دوسرے ہر قسم کے نیک و بد حالات کے معلوم کرنے کا موقع دیتی ہی کبھی بہ نظر استکراہ نہ دیکھینگے اور اُس کو سچے مسلمانوں کی طرح خوشی اور خندہ پیشانی سے منظور کرینگے - ایسے ضروری اور مفید امر کے لیئے جو دین اور دنیا میں کار آمد ہو بجاس کی صدی حاضری کی پابندی سختی سے تعبیر نہیں کی جاسکتی - چونکہ کالج میں آنے اور مصارف برداشت کرنے کا مقصد اعلیٰ امتحانات یونیورسٹی کی تیاری ہی ، اس لیئے محض اس خیال سے کہ طلبا سمجھیں کہ نماز اس سے بھی زیادہ ضروری اور مقدم چیز ہی، اُس کی حاضری کی قید لگانا اُن کو اُن کے سب سے اعلیٰ اور ضروری فرض کی طرف رہبری کرنا ہی جو کسی طرح غیر مناسب معلوم نہیں ہوتا *

تعلیم دینیات کے بارہ میں محمدن ایجوکیشنل کانفرنس لاہور منعقدہ سنہ ۱۸۹۸ع کے موقع پر ماریسن صاحب کی اسپیچ قابل توجہ ہی جنہوں نے تعلیم دینیات کا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے مثالاً اپنی تعلیم کا حال یوں بیان کیا تہا کہ :—

" میں نے ایک بہت بڑے اسکول ویسٹ منسٹر میں تعلیم پائی ہی - وہاں یہہ قاعدہ تہا کہ ہرروز چھہ بجے اُٹھہ کر آدہ گھنٹہ تک مذہبی فرائض ادا کرتے تھے اور پھر ڈیڑہ بجے ایک بہت بڑے دالان میں ایک طالب علم کے پیچھے عبادت کرتے تھے اور چھٹی سے پیشتر ایک بجے اور کے بعد کوئی تین بجے پھر نماز پڑھی جاتی تھی اور آخر کو پانچ بجے عبادت کرتے تھے اور* بورڈنگ هوس میں ۹ و ۱۰ بجے رات کو سونے سے پیشتر پھر نماز پڑھتے تھے - وہاں یہہ قاعدہ تہا کہ ہر جماعت میں بائیبل پڑھنی ہوتی تھی (انگریزی میں یا گریک میں) اور اُس کے ساتھہ تفسیر ہوتی تھی اور ایک کتاب دینیات کی ہوتی تھی - جب میں نے انٹرنس پاس کیا اور کیمبرج میں داخل ہوا تو وہاں ہر کالج میں ایک گرجا ہوتا ہی - اور ہر طالب علم کا فرض ہی کہ مذہبی فرائض ادا کرے اور ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور اتوار کو دو دفعہ - وہاں سب سے اول ایک امتحان دینا ہوتا ہی جس میں ایک تہائی حصہ مذہبی تعلیم کا ہوتا ہی — اس امتحان میں انجیل یونانی زبان میں ہوتی ہی - **اور جب تک یہہ امتحان نہیں پاس کرلیا جاتا کسی کو ڈگری نہیں ملتی "** *

یہہ نمونہ ہی اُن مدارس میں تعلیم و تربیت مذہبی کا جن کے نمونہ پر ہمارا کالج چل رہا ہی — پس جب ایک کرسچین اسکول و کالج میں اس قدر پابندی نماز اور عبادت کی کی جاتی ہی تو مسلمانوں کا کالج بہت زیادہ مستحق ہی کہ اُس میں خدا ے واحد کی پرستش کے لیئے اُس سے زیادہ نہیں تو کم اہتمام بھی نہیں ہونا چاہیئے *

تعلیم دینیات اور نماز کی پابندی کی غرض سے جو قاعدہ بنایا گیا ہی اُس کا کوئی مخالف اثر اُن طلبا پر نہیں پڑتا جو پہلے ہی سے تعلیم دینیات کی طرف متوجہ ہیں اور جو نماز کے ہمیشہ سے عادی ہیں - تعزیری قانون صرف اُن لوگوں کو ناگوار ہوتا ہی جو اُس قانون کی منشاء کی خلاف ورزی کے عادی ہوتے ہیں — اب سوال یہہ ہی کہ جو طلبا

نہ تو دینیات کی تعلیم کے وقت باقاعدہ حاضر رہتے ہیں اور نہ نماز کے عادی ہیں اُن کی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں - اگر کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار نہیں ہی تب تو بیشک کسی قسم کے قواعد کی ضرورت نہیں - لیکن اگر منتظمین کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کے بھی ذمہ دار ہیں اور ضرور ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہی کہ الہ آباد یونیورسٹی کے مقررہ نصاب کی تعلیم میں ۷۵ فیصدی سے کم حاضری امتحان سے محروم رکھنے کی تو کافی وجہ تسلیم اور بسرو چشم قبول مگر دینی تعلیم اور فرائض الہی کی اُسی قدر فروگذاشت پراگر امتحان سے محروم کیئے جانے کا وہی قاعدہ بنایا جاتا ہی تو وہ قابل اعتراض ہے انگریزی، تاریخ یا فارسی یا ریاضی کے گھنٹوں میں سال بھر مقررہ حاضری پوری نہ ہونے کی صورت میں یونیورسٹی کا قاعدہ محرومی از شرکت امتحان قابل اعتراض نہیں تو دینیات کی تعلیم کے متعلق یہی اُس قاعدہ کے اجرا کی مخالفت کے اُس کے سوا اور کیا معنی ہوسکتے ہیں کہ تعلیم دینیات کی اُس قدر اہمیت تسلیم نہیں جتنی اور مضامین کی تعلیم کی مسلم ہی - اگر یہی بات ہی تو تاویلات سے کیا فائدہ جرات کے ساتھہ کہدینا چاہیئے کہ ہم کو تعلیم دینیات کی اتنی ضرورت نہیں ہی - ورنہ اس کے کچھہ معنی نہیں کہ دو مضامین کی تعلیم کی اہمیت تو یکساں ہو مگر ایک مضمون کی بے توجہی کرنے پر جو سزا مقرر ہی وہ دوسرے مضمون کی طرف سے لاپروائی کرنے پر روا نہ رکھی جاے - رہا نماز کی حاضریوں کی قید سے طلبا کے دل میں نماز سے نفرت پیدا ہوجانے کا خوف تو کیا یہہ فرضی خوف (جس کی کوئی نظیر سامنے نہیں ہی) کافی وجہ ہی کہ طلبا کو نماز کی پابندی کے لیئے ایسے قاعدہ کے ماتحت نہ رکھا جاوے جو تنہا ذریعہ ہو طلبا کو نماز کی طرف متوجہ کرنے کا - اگر کسی مسلمان کا سچ مچ یہہ عقیدہ ہی کہ ارکان اسلام میں سے نماز سب سے اعلی اور مقدم رکن ہی اور اگر اُس کو حقیقت میں یقین ہی کہ (روز محشر کہ جانگداز بود اولین پرسش نماز بود) اور اس اعتراف سے یہہ مراد نہیں کہ پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں گرے گا تو کم سے کم یہہ ہرگز سمجھہ میں نہیں آتا کہ ایسا مسلمان اس مقدم فرض کے مسلسل ترک پر اُس پاداش کو کیونکر ناگوار قرار دیسکتا ہی جو اُس سے بہت کم اہم فرض سے غفلت کرنے کی مقررہ پاداش ہی *

یہہ ایک بالکل بدیہی معاملہ هی کہ سال بھر میں نصف نمازیں ترک کرنا ایک سمجھدار مسلمان نوجوان کا سب سے بڑا گناہ هی؛ یا دوران تعلیم ریاضی یا فارسی یا عربی میں ٧٥ فیصدی سے کم حاضری زیادہ قابل مواخذہ هی - میں اپنے اُن معزز احباب کا بہت شکر گذار هوں کا جو مجھے نمونہ کے طور پر کوئی ایسا رسالہ یا تصنیف یا مضمون عنایت فرمائینگے جس کا مجرد مطالعہ ایک عادی بے نماز کو بانماز بنادے ـــ اگر یہہ تجربہ صحیح ثابت هوجاوے تو بیشک اُس صورت میں میرے نزدیک پھر طلبا کو نماز کا عادی بنانے کے لیئے محرومی امتحان کی شرط کی ضرورت باقی نہ رهیگی اور یہہ جو کہا جاتا هی کہ نواب محسن الملک بہادر کے زمانہ کے قواعد متعلق صیغہ دینیات کا اجرا کافی هی میں ذیل میں اُن قواعد کا اقتباس درج کرتا هوں - اگر ان قواعد کی پابندی حقیقت میں مقصود تھی اور هے تو اُن میں اور جدید قاعدہ میں چنداں تفاوت نہیں معلوم هوتا- لیکن اگر سابقہ قواعد کی لچک سے طلبا کا مستفید هوسکنا اُن قواعد کا مرغوب طبع مابہ الامتیاز هی تو پھر کچھہ زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہیں هی ـــ میرا عقیدہ یہہ هی کہ سب کو ایک وقت خدا کے حضور میں حاضر هو کر اپنے اعمال کی جواب دهی کرنی هوگی اور اس مطالبہ کا بھی جواب دینا هوگا کہ وہ فرض الہی جس کی بابت اچھی طرح سب کو معلوم تھا کہ (اولین پرسش نماز بود) اُس کے تحفظ کے لیئے کیا موثر تدبیر اختیار کی گئی تھی " *

خلاصہ قواعد دینیات مرتبہ نواب محسن الملک بہادر

(١) " سالانہ و ششماهی امتحانات میں امتحان دینیات کی کامیابی کے بغیر ترقی نہ دی جائے اور جب تک اُس امتحان میں کامیاب نہ هوں ترقی نہ دیجائے بلکہ اُس وقت تک اُسی کلاس میں رکھے جائیں جس کا امتحان دیا تھا " *

(۲) "کالج میں جو ایوننگ پارٹیاں دی جاتی هیں اُن میں همیشه اس بات کا لحاظ رکھا جائے که اُن کے اثناء میں مغرب کا وقت نه آنے پاوے اور اگر نماز مغرب کا وقت آجائے تو تمام مسلمان بلا استثنا مغرب کی نماز ادا کریں" *

(۳) " نماز با جماعت ادا کرنے کی پوری تائید هونی چاهئے اور یهه لازم کرنا چاهیئے که طلبه منجمله پانچ وقت کے اکثر اوقات میں نماز باجماعت ادا کریں " *

(۴) " افسران بورڈنگ هوس کو اس بات کی پوری هدایت هونی چاهیئے که لڑکے صبح کو ایسے وقت بیدار هوں که صبح کی نماز وقت پر ادا کر سکیں " *

بهر حال نماز کی پابندی کا کافی انتظام هونا نه هونا ایک دینی معامله هی — اور دینیات کلاس کی حاضری کی قید اُس سے زیاده نهیں جو اور مضامین کے لئے پہلے سے مقرر هی - لهذا بوجوه مندرجه بالا نهایت زور سے میں اس رزولیوشن سے اختلاف کرتا هوں اور اس تحریک کو اُس ذمه داری سے متناقض سمجهتا هوں جو ٹرسٹیان کالج پر بحیثیت منتظمین کالج عاید هی *

۳ تقويت نسبت مذكوره

(کمیٹی هائے ترتیب دهنده نصاب تعلیم دینیات سنی و شیعه سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب و مولوی فدا حسین صاحب کا نام خارج کرنا اور اُن کے بجائے نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدوله و مولوی غلام الحسنین صاحب کا تقرر) *

اس رزولیوشن کی بابت محرک صاحب نے تحریر فرمایا هی که "اُن دونوں صاحبوں کے متعلق زیاده عرض کرنے کی ضرورت نهیں هی — صرف اس قدر کافی هی که گذشته سال ان حضرات کی ناعاقبت اندیشی کی وجه سے کالج کی بنیادیں تقریباً متزلزل هوگئی تهی — ایسے حضرات کو کالج کی تعلیم دینیات کی کمیٹی مرتب نصاب میں داخل کرنا نهایت خطر ناک هی - بجائے ان حضرات کے جناب مولوی غلام الحسنین صاحب کا نام کمیٹی نصاب شیعه میں اور نواب سید علی حسن صاحب کا نام کمیٹی دینیات سنی میں شامل کیا جائے " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

ان دونوں کمیٹیوں میں مولانا سید سلیمان اشرف صاحب اور مولانا فدا حسین صاحب کو اس لیئے شامل کیا گیا ہی کہ وہ کالج کے دینیات اسٹاف کے ممبر ہیں ، وسیع النظر اور" تجربہ کار ہیں ، کالج کی ضروریات سے واقف ہیں اور خاص علی گڈہ میں قیام فرما ہیں۔ ہردو کمیٹی کو عملی طور پر بروقت عمدہ مدد دے سکتے ہیں - اس لیئے اُن کا ممبر کمیٹی ہونا ضروری ہی - اس کے علاوہ جب تک یہہ حضرات کالج اسٹاف کے ممبر ہیں اُن پر پورا اعتماد اور بھروسہ نہ کرنا کام کی ابتری کا باعث ہوگا اور اسٹاف کے ممبروں پر عدم اعتماد کا علم طلبہ کے اخلاق و عادات پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا — جس گذشتہ خطرہ کی طرف معزز محرک نے اشارہ کیا ہی وہ محض ایک اتفاقی امر تھا اور اس تحریک سے کسی طرح متعلق نہیں ہوسکتا — اس لیئے کہ مولوی سلیمان اشرف صاحب سنی کمیٹی کے ممبر ہیں اور مولوی فدا حسین صاحب شیعہ نصاب کمیٹی کے ممبر ہیں - لہذا دونوں کے کام کا حیز جدا جدا هی - اور ان دونوں کمیٹیوں میں ان حضرات کے علاوہ اور بھی کئی ایک علما شریک ہیں - اگر یہہ مان لیا جائے کہ یہہ حضرات ان کمیٹیوں کے ممبر ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے تو ساتھہ ہی یہہ تسلیم کر لینا لازمی ہوگا کہ یہہ دینیات کی تعلیم بھی دینے کے قابل نہیں جو ممبری کمیٹی سے بہت زیادہ اہم کام ہی حالانکہ ایسا باور کرنے کے کوئی وجوہ نہیں ہیں *

دوسرے دو نام جو معزز محرک نے پیش کیئے ہیں میں اُن حضرات کی قابلیت اور اہلیت کا معترف ہوں- مگر سوال یہہ ہی کہ آیا یہہ حضرات آسانی سے وقتاً فوقتاً شریک جلسہ ہوسکینگے یا نہیں اگر شریک ہوا کریں تو چشم ما روشن دل ما شاد ؟ اور کیا چاہیئے - لیکن ایسا نہوسکنے کی صورت میں ناموں کو محض زینت فہرست کے طور پر کام میں لانے سے کوئی عملی فائدہ نہیں ہوسکتا — اس کے علاوہ سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس میں کافی غور و بحث اور تبادلۂ خیالات کے بعد یہہ ممبر منتخب کیئے ہیں اور سنڈیکیٹ کی منظور شدہ تجاویز پر اگر ایسے معاملات کے متعلق اختلافی تحریکات کو روا رکھا جائے گا تو سنڈیکیٹ کی کارروائی محض برائے نام رہ جائیگی *

اس لحاظ سے میری رائے میں سنڈیکیٹ کے اس فیصلہ میں مجوزہ ترمیم مناسب نہیں *

کیفیت قسمت ھ بستم

(کمیٹی مرتب کنندہ نصاب سنی دینیات میں بجائے مولوی محمد مقتدیٰ خاں صاحب شروانی کے حکیم حاذق الملک بہادر کا نام داخل کرنا)

محرک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ " میری رائے میں اصلاح نصاب کے واسطے جناب حکیم صاحب نہایت مفید ثابت ہوں گے اُن کا اس سبب سے کمیٹی میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

میں جناب حکیم حاذق الملک بہادر کی شرکت نہایت خوشی سے بلکہ شکریہ کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ہوں بشرطیکہ جناب ممدوح ترتیب نصاب میں امداد کا وعدہ فرمائیں ورنہ جناب موصوف حال میں جب کالج سنڈیکیٹ کے دوبارہ ممبر منتخب ہوئے تو اُنہوں نے تحریری معذرت فرمائی تھی کہ مجھے اپنے روزمرہ کے معمولی اشغال سے اتنی فرصت نہیں کہ میں سنڈیکیٹ کے جلسوں میں حصہ لے سکوں — ایسی صورت میں ترتیب نصاب کے اہم کام کے لیئے جناب حکیم صاحب کو فرصت کا ملنا غیر معمولی توقع ہے۔ لہٰذا میری رائے ہے کہ نظر بحالات سنڈیکیٹ کی تجویز بدستور قایم رہے اُس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ سنڈیکیٹ نے کافی تجربہ کی بنا پر ممبروں کے نام تجویز کئے ہیں *

کیفیت قسمت ھ بست و یکم

(دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی غیر حاضری پر امتحانات سے روکا جانا)

یہہ مد مولانا سید ناظر احمد صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں پیش کی ہے — جناب ممدوح تحریر فرماتے ہیں کہ کالج کے امتحانات کے لیئے دینیات کے گھنٹے کی حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی ۵۰ فی صدی لازمی رکھی گئی ہے جن طلبہ کی اس سے کم حاضری ہوگی وہ شریک امتحان نہ ہوسکینگے — دنیات کے گھنٹوں کی حاضری

کے لیئے بھی شرایط ہونا درست ہی جو اور مضامین کے گھنٹوں کے لیئے ہی — البتہ نماز کی حاضری کم ہونے پر شرکت امتحان سے محروم کر دینا بہت زیادہ سخت ہی جس کی نظیر کسی عربی مدرسہ میں بھی نہیں ہی اور مدرسۃالعلوم کے لیئے سراسر تصنع ہی — اس جبریہ عبادت کا نتیجہ یہہ ممکن ہی کہ نماز سے نفرت ہو جائے — اس لیئے شرکت امتحان کے لیئے نماز کی حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی یہہ تجویز نامنظور کی جائے *

نوٹ آنریری سکرتری :

اس بارہ میں مد ہشتدہم و ہیزدہم میں مفصل بحث ہوچکی ہی وہ ملاحظہ فرمائی جاوے جس سے یہہ ثابت ہی کہ شرع شریف میں نماز کے لیئے جبر کی تاکید ہی — چنانچہ پیشتر سے کالج میں ایسے قاعدے مروج رہے ہیں - سزا خواہ کسی قسم کی ہو جبر ہی — لہذا جرمانہ کی سزا بھی جبر سے خالی نہیں - مگر چونکہ اس سزا کا اثر صرف والدین پر پڑتا ہی اس لیئے یہہ سزا نا کافی ثابت ہوئی — افسوس ہی کہ دنیاوی مصالح کے اعتبار سے اس اہم فرض کی غفلت پر چشم پوشی ہوتی رہی ہی اور اس قسم کے مصالح دینی امور میں مانع ہونے کی وجہ سے طبقہ علما کا تحریک جدید سے اجتناب رہا جو طرفین کے حق میں مضر ثابت ہوا - جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے مسلم یونیورسٹی و کالج کے معاملات میں اپنی شرکت اس شرط سے منظور کی ہی کہ امور دینی کے تحفظ کا میں اُن کو کافی اطمینان دلادوں — ایک طرف علماے دین مجھسے کالج میں تحفظ امور دین کی ضمانت چاھتے ہیں - اور اس کے ساتھہ ہی خدا کے سامنے پوری ذمہ داری ہی - لہذا اگر دینی معاملات میں سہل انکاری روا رکھنے کی پالیسی منظور ہی تو کم سے کم میں تو اس ذمہ داری کا بوجھہ اُٹھا نے کے لیئے تیار نہیں ہوں - اور اگر ایسا ہوا تو میں خود کو کالج میں دینی امور کی نگرانی سے بری الذمہ سمجھونگا *

کیفیت فہرست مد بستم و دوم

(غربی دروازہ سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکرتری کے نام سے موسوم کرنا)

چونکہ سرسید کورٹ کا اصلی دروازہ وہ صدر دروازہ ہی جو اب بملاحظہ

ٹرسٹیان کالج "وکٹوریہ گیٹ" کے نام سے موسوم هی اوراگر مسجد کی ضرورت سے اس دروازہ کی ضرورت نہ هوتی جو اس رزولیشن میں زیر بحث هی تو انتظاماً اس دروازہ کا وجود هی نہ هوتا — لہذا یہہ دروازہ درحقیقت مسجد کا صدر دروازہ هی - اس لیئے اس کا کسی کے نام سے موسوم هونا میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا اور حاجی صاحب نے مجھہ نا چیز کے بارہ میں جو مخلصانہ تحریک پیش کی هی اُس کا شکریہ ادا کرتے هوئے میں اپنی طرف سے یہہ ترمیم پیش کرتا هوں کہ اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمتہ رکھا جائے جو مسجد کے دوسرے دروازوں کے ناموں یعنی باب العبادۃ اور باب الزیارۃ سے ملتا هوا نام هی *

کیفیت قسمت مہ بست و سوم

(فرگوسن کالج و بنارس کالج و تی اے وی کالجوں کے معائنہ کے لیئے کسی کمیشن کو بھیجنا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

یہہ تینوں کالج جن کے معائنہ کرانے اور رپورٹ طلب کرنے کی معزز محرک صاحب نے رائے دی هی همارے کالج سے مختلف اُصولوں پر قایم کیئے گئے هیں — هر انسٹیٹیوشن کے بانی کے ایک خاص مقصد پیش نظر هوتا هی اور وہ اپنی مختص الوقت اور مختص القوم ضروریات پیش نظر رکھکر ایک انسٹیٹیوشن کی بنیاد ڈالا کرتا هی — همارے کالج کا بنیادی پتھر رکھتے وقت اس کے محترم بانی کا جو مقصد تھا وہ سب صاحبوں کو معلوم هی اور جن اُصولوں کی انہوں نے پیروی کی اور جو طرز عمل اُنہوں نے اختیار کیا اس کے دیکھنے اور جاننے والے سیکڑوں حضرات ابھی زندہ موجود هیں — اس کے علاوہ جبتک هماری قوم میں ایسا هی ضبط نفس اور ایثار کا مادہ پیدا نہ هوجائے جو برائے نام رقوم پر انسٹیٹیوشن کی خدمات پر آمادہ اور مستعد کرسکے اُس وقت تک اُن کی تقلید کرنا اور موجودہ طریقہ عمل کو بدلنا اور اُن اصولوں میں جن پر اس وقت تک کالج چلا اور چل رہا هی تغیر و تبدل کرنا نہ صرف غیر مفید اور قبل از وقت معلوم هوتا هی بلکہ اُس سے کالج کا مقصد فوت هوجانے کا

اندیشہ ھی – خصوصاً جبکہ چالیس برس کے تجربہ نے ثابت کردیا ھی کہ جن اصولوں پر یہہ کالج چلایا گیا ھی وہ نہایت سود مند اور قوم کی بہبود اور کالج کی شہرت و عظمت کا ذریعہ ثابت ھوئے – لہذا اس قسم کا تغیر تجویز کرنے سے پیشتر جملہ حالات جن پر اس کالج کی بنیاد ڈالی گئی ھی اچھی طرح سے سمجھنے کی ضرورت ھی اور محض یہہ واقعہ کہ دوسرے کالج یا اس قسم کے انسٹیٹیوشن اس سے مختلف اصول پر چلائے جارھے ھیں کسی طرح اس امر کو مستلزم نہیں ھی کہ یہہ کالج بھی اُنہیں اصول پر چلایا جاوے– اول آپ اپنے اصول بدل دیجئے، قانون بدل دیجئے جس میں وہ سب اصول درج ھیں اُس کے بعد طریق عمل بدلنے کا اختیار ھوگا– علاوہ اس کے ھرگز قرین مصلحت نہیں ھی کہ ایک درسگاہ جو چالیس سال سے کامیابی کے ساتھہ ایک روش پر چلائی جارھی ھی اُس کے طرز انتظام میں یک لخت انقلاب پیدا کردیا جاوے – اس کہنے سے میرا یہہ مطلب نہیں ھی کہ جن اصول پر مذکورہ بالا دوسرے کالج چلائے جارھے ھیں مناسب یا عمدہ نہیں ھیں بلکہ میں اُن درسگاھوں کی دل سے قدر کرتا ھوں اور دل سے خواھش کرتا ھوں کہ ھماری قوم میں بھی اسی قسم کے لوگ پیدا ھوجائیں کہ جو نہایت صبر و قناعت کے ساتھہ قلیل معاوضہ پر اپنی خدمات قوم کے سپرد کرکے اپنی زندگی آسانی سے قوم کی خدمت میں بسر کرسکیں – لیکن جب تک ایسے اشخاص پیدا نہوں اُس وقت تک اُن کی تقلید کا خیال بے محل ھی – اگر قوم کو اتنا احساس ھوگیا ھی تو کوئی مشکل نہیں ھی کہ اول ایک بطور نمونہ کے چھوٹا سا نیا کالج اُن اصولوں پر قایم کرکے دنیا کو دکھایا جاوے کہ وہ بھی اُن قوموں سے پیچھے نہیں جو دوسرے کالجوں کو چلارھے ھیں – لیکن بغیر تجربہ کیئے ھوئے بنے بنائے عظیم‌الشان انسٹیٹیوشن کو معرض امتحان میں مبتلا کرنا خطرہ سے خالی نہیں —— ھاں اس سفر سے اگر صرف اعداد اور رقوم مصارف معلوم کرنا مقصود ھی تو اول تو یونیورسٹی کیلنڈروں سے بہت سی مطلوبہ معلومات بہم پہنچ سکتی ھیں اور اُن کے علاوہ اور جن جن حالات کا دریافت کرنا مقصود ھو اُنہیں درسگاھوں کے منتظمین سے بذریعہ تحریر دریافت کیئے جاسکتے ھیں اور ھرگز یہہ اندیشہ نہیں ھی کہ حضرات منتظمین استفسارات کا جواب دینے سے دریغ فرمائینگے – ان وجوہ سے میں کسی ایک یا زیادہ عہدہ داروں کو سفر تحقیقات کی

زجمنٹ دینا اور اس سفر کے مصارف کا بار کالج پر ڈالنا غیر ضروری سمجھتا ہوں اور اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں *

کیفیت نسبت مد بست و چہارم

(مرمت کی مختلف مدات میں ایک کی بچت دوسری میں صرف کرنا)

نوٹ آنریری سکرٹری :

عام مدات کی نسبت دفعہ ۷۸/۱۴ موجود ہے - اس کے مطابق مد مرمت کی بچت کا روپیہ آنریری سکرٹری صاحب بمنظوری سنڈیکیٹ دوسری مد میں بشرط ضرورت منتقل کرسکتے ہیں - لیکن بجٹ میں مرمت کی صرف ایک مد ہے اور اس کے اندر جس قدر مرمتیں مختلف عمارتوں کی ہیں وہ سب شامل ہیں - لہذا اگر ایک عمارت کی مرمت کا بچا ہوا روپیہ ضرورتا دوسری عمارت کی مرمت پر صرف ہوجائے تو سوائے نفع کے کوئی نقصان معلوم نہیں ہوتا - خصوصاً جبکہ ایک مضبوط کمیٹی اس امر کی جانچ کے لیئے موجود ہے کہ جس مرمت پر روپیہ لگایا جائیگا وہ ضروری ہے یا نہیں - لہذا میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ اس قسم کی قید مرمتوں کے متعلق عاید کی جائے - اور کوئی ایسی پابندی لازم کردی جائے جس سے نفع تو مطلق نہو اور نقصان کا اندیشہ ہو *

کیفیت نسبت مد بست و پنجم

(عمارات جدید کی ماہواری رپورٹ سنڈیکیٹ میں پیش ہونا - انجنیر صاحب کا معائنہ روزانہ - ممبر صاحب انچارج کا معائنہ ہونا - کتاب کا سنڈیکیٹ میں پیش ہونا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

اس تحریک کا حصہ اول بائی لاز کمیٹی تعمیرات کی دفعہ ۲ میں داخل ہے اور باقی حصص کی بابت کمیٹی تعمیرات خود قاعدہ بناسکتی ہے — اس لیئے اس کا بجٹ میٹنگ میں پیش کرنا ضروری نہیں معلوم ہوتا — بائی لاز میں اس قسم کا اضافہ کافی ہے — اگر کمیٹی کسی دفعہ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتی ہے تو وہ سنڈیکیٹ کی پیشی اور منظوری کے بعد ٹرسٹی صاحبان کے سامنے پیش کردیئے جائینگے *

دفعہ ۲ کا خلاصہ یہہ ہی کہ اُس کی (کمیٹی تعمیرات کی) کارروائی باضابطہ تحریر میں آئیگی اور نقل اُس کی بغرض اطلاع یا منظوری کے معرفت آنریری سکرٹری کالج سنڈیکیٹ میں پیش ہوا کرے گی- اور ہر ماہ کا خرچ معہ تفصیل کام کے آنا چاہیئے *

کیفیت قسمتی مد بست و ششم

(تقرر مسٹر عبدالمجید صاحب قریشی بجاے بابو جادو چندر صاحب چکرورتی اسسٹنٹ پروفیسر مستعفی جس کو سنڈیکیٹ نے افسوس کے ساتھہ منظور کرلیا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

بابو جادو چندر صاحب چکرورتی نے کبر سنی کی وجہ سے استعفا دیدیا اور اُنکی بجاے سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں حسب سفارش پرنسپل صاحب کالج مسٹر عبدالمجید صاحب قریشی کا تقرر منظور کیا ہی - اور مقدار اضافہ تنخواہ مسٹر عبدالمجید صاحب کو آنریری سکرٹری اور پرنسپل صاحب کے مشورہ پر محول کردیا ہی جو بعد میں تجویز ہوگا - اُمید ہی کہ ٹرسٹی صاحبان بھی اس تقرر کو منظور فرمائینگے *

کیفیت قسمتی مد بست و ہفتم

(انتخاب مکرر مسٹر محمد علی صاحب آئسن بر عہدہ ٹرسٹی)

مسٹر محمد علی صاحب اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے میعادی ٹرسٹی تھے اُن کی میعاد مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع کو ختم ہوگئی تھی، اس لیئے ایسوسی ایشن مذکور نے دوبارہ اُن کو پانچ سال کے لیئے من ابتداے اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع لغایت ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع منتخب کیا اور باضابطہ اطلاع دی - یہہ مد اطلاعاً درج کیا گیا ہی *

خاکسار

محمد اسحاق خاں عفی اللہ عنہ

آنریری سکرٹری

اوب ۱۰ - ۱۵

کاغذ نمبر ۴

ووٹ تحریری پراکسی بموجب قاعدہ (۳۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم بابت اُن تحریکوں کے جو ۱۱ جولائی سنہ 1915 ع کی بجٹ میٹنگ میں پیش ہونگی

التماس آنریری سکرٹری

ٹرسٹی صاحبوں کو چاہیئے کہ بمقابل ہر مد کے اپنی رائے نسبت منظوری یا نامنظوری کے تحریر فرماکر اور اُس پر دستخط ثبت فرماکر اس کاغذ کو تاریخ مقررہ اجلاس سے ۲۰ دن پہلے یا اُس سے پیشتر آنریری سکرٹری صاحب کے پاس واپس فرمائیں - نیز اجلاس میں بھی تشریف لاکر شریک ہوں *

(دستخط) محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

مد اول

منظوري بجٹ ۱۹۱۵-۱۶ع جس طرح پر کہ وہ مرتب ہوکر سنڈیکیٹ سے منظور ہوا *

(الف) منظوري ترقي ۲۵ روپیہ ماہوار در تنخواہ اسسٹنٹ پروفیسر عبدالمجید صاحب قریشي بموجب اسکیم درجہ بندي از ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۵ ع *

مد دوم

منظوري انتظام جدید انگلش ہوس منظور کردہ سنڈیکیٹ

مد سوم

منظوري تجویز آنریري سکرٹري صاحب بابت مخصوص کرنے سید محمود کورٹ کے برائے طلبائے غیر مستطیع و اجرائے شرح رعایتي و تخصیص قرض حسنہ برائے بورڈران ہوسٹل مذکور *

مد چہارم

منظوري تجویز علحدگي آیس مشین *

مد پنجم

منظوري کميتي هائے مدبران تعليم مذهبي سني و شيعه و قواعد منظور کردہ سنديکيت منعقدہ يکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع *

مد ششم

منظوري تحريک شکريہ مسلم يونيورستي ايسوسي ايشن بتقريب عطائے ۲۶ هزار روپيہ *

مد ششم (الف)

۱ — منظوري انتخاب خان بهادر شيخ وحيد الدين صاحب برائے ممبري سنديکيت *

۲ — منظوري انتخاب مولوي بشير الدين صاحب ايڈيٹر اخبار البشير برائے ممبري سنديکيت *

مد هفتم

تجويز يونيورستي ايسوسي ايشن کہ ترستي صاحبان کالج يہہ پابندي قبول کريں کہ آيندہ عهدہ پروفيسري کالج پر نئے تقررات زيادہ سے زيادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک هونے چاهئيں *

مد هشتم

جدید عهده پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم هوا هی " قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر آف هستري " کے نام سے موسوم کیا جاوے *

مد نهم

تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامي بابت اجرائے شرح رعایتي برائے طلبائے کالج بلا تعین هوستل و بلا تعین تعداد طلبا *

مد دهم

تجویز ~~سعید محمد~~ خاں صاحب بابت تخفیف عهده اسستنت سکرتري و تقرر سپرنتندنت دفتر به تنزلي تنخواه و تقرر آنریري اسستنت سکرتري از ترستیان کالج *

مد یاز دهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب درباره ترمیم جمله قوانین و قواعد کالج از سرتاپا *

مد دوازدهم

تجويز سعيد محمد خان صاحب تياري بابته فهرست ترستيان جنهوں نے
كسي قسم كي دلچسپي كا اظهار كالج سے نهيں فرمايا *

مد سيزدهم

تجويز سعيد محمد خان صاحب بابت اضافه فرائض ترستيان و پيش
كرنے رپورت كارگزاري خود (ترميم قانون قابل پيشي جلسه سالانه) *

مد چهاردهم

تجويز سعيد محمد خان صاحب بابت منسوخي پراكسي سستم
(ترميم قانون قابل پيشي سالانه جلسه) *

مد پانزدهم

تجويز مولوي محمد يعقوب صاحب كه علي گده انستيتيوت گزت بند كرديا
جائے اور جو امداد كالج سے اُس كے واسطے دي جاتي هي روك دي جائے *

مد شانزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت انسداد طریقه علاج یوناني در کالج *

مد هفتدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت منسوخي قواعد منظور کرده سنڈیکیت جن کے ذریعہ سے ان طلبہ کو جن کي حاضري ۷۵ في صدي سے کلاس دینیات میں کم هو ، امتحان سے روکا جانا منظور هوا *

مد هیزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت تنسیخ قواعد منظور کرده سنڈیکیت متعلق امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جنکي حاضري نماز میں پچاس فیصدي سے کم هو *

مد نوزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب که کمیٹي هائے اصلاح نصاب دینیات (منظور کرده سنڈیکیت) میں سے مولوي سید سلیمان اشرف اور مولوي فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

صد و ستم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب که کمیتي نصاب دینیات اهل سنت والجماعت منظور کردہ سنڈیکیٹ میں بجائے مولوي محمد مقتدی خاں صاحب کے حکیم حاذق الملک مولوي محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافه کیا جائے *

صد و بست و یکم

تجویز مولوي خلیل احمد صاحب که شرکت امتحان کے لیئے نماز کي حاضري کي شرط نه رکهي جائے اور سنڈیکیٹ کي تجویز منسوخ کي جائے *

صد و بست و دوم

تجویز حاجي محمد صالح خاں صاحب که جدید دروازہ غربي سر سید کورٹ کا نواب حاجي محمد اسحق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے (معه مشورہ آنریري سکرتري صاحب که اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمة رکها جائے) *

صد و بست و سوم

تجویز حاجي محمد صالح خاں صاحب بابت تقرر کمیشن بنابر معائنه فرگوسن کالج ، بنارس کالج و ڈي اے وي کالج و ادائے مصارف از کالج *

مد بست و چهارم

تجویز حاجي محمد صالح خاں صاحب که ایک عمارت کي مرمت کا بچا هوا روپیه دوسري عمارت کي مرمت پر بغیر منظوري سنڈیکیٹ کے صرف نه کیا جائے *

مد بست و پنجم

تجویز حاجي محمد صالح خاں صاحب براے تعین فرائض انجنیر صاحب و ممبر صاحب تعمیرات *

مد بست و ششم

منظوري تقرر مولوي عبدالمجید صاحب قریشي بجائے بابو جادو چندر صاحب چکرورتي مستعفي *

انریري سکرتري صاحب هماري اس رائے کو اجلاس میں پیش کردیں *

العبد ــــــــــ

یهاں ایک آنه کا ٹکٹ لگائیے

ٹرسٹي

ضمیمہ تحریکات اجنڈا

میں نہایت اندوہ و ملال کے ساتھہ اُس حسرت انگیز صدمہ کي اطلاع ترسٹي صاحبان کو دیتا ہوں جو میجر سید حسن صاحب بلگرامي کي بے وقت دفعتاً وفات سے قوم کو پہنچا ھي - جیسا کہ آپ سب حضرات کو معلوم ھی - جناب مرحوم قوم کے ایک صادق اور مخلص خدمت گذار تھے اور اپني زندگي قومي خدمت کے لیئے وقف کرچکے تھے اور صرف اسي نیت سے مرحوم نے علي گڈہ میں مستقل قیام اختیار فرمالیا تھا - حال میں جناب مرحوم تبدیل آب و ہوا کي غرض سے شملہ شریف لے گئے تھے جہاں دفعتاً اُن کا انتقال ہوگیا — اس قحط الرجال کے زمانہ میں ایسے باخبر، علم دوست، آزمودہ کار، ماہر تعلیم فرد قوم کا ہم میں سے اُٹھہ جانا ایک قومي مصیبت ھی - انا للہ و انا الیہ راجعون - جناب مرحوم کالج کے ترسٹي اور سنڈیکیٹ کے ممبر تھے اور صیغہ تعلیم کے انچارج تھے - اُن کي وفات سے سنڈیکیٹ میں ایک ممبر کي جگہ خالي ہوگئي - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب ممبري سنڈیکیٹ سے مستعفي ہوچکے تھے مگر میجر صاحب مرحوم کي رحلت کے بعد سنڈیکیٹ کو صاحبزادہ صاحب موصوف کے قیمتي مشوروں کي بہت زیادہ ضرورت ہوگي - پس میں نے صاحبزادہ صاحب کو بہ اصرار از سر نو ممبري سنڈیکیٹ قبول کرنے پر آمادہ کرلیا ھی - اُن سے زیادہ موزوں اور قابل تر شخص ظاہر ھی کہ اور کوئي نہیں ہوسکتا - لہذا ترسٹي صاحبان کي خدمت میں یہہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایجوکیشن ممبري سنڈیکیٹ پر صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کا انتخاب منظور فرمایا جاوے - نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب میري اس تجویز کي تائید فرماتے ہیں *

منظوري انتخاب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب برائے ایجوکیشن ممبري سنڈیکیٹ *

العبــــــــد

۴ — مسٹر اکٹر لونی پروفیسر اف فلاسفی مدرسة العلوم علی گڈہ کے لیئے یکم مئی سنہ ۱۹۱۴ ع سے گریڈ کے مطابق اضافہ تنخواہ منظور ہوا تھا اور بموجب گریڈد اسکیم کے پروفیسر صاحب موصوف یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع سے پچیس روپے ماہوار اضافہ تنخواہ کے مستحق ہیں – ان کا کام گذشتہ سال کے زمانہ میں قابل اطمینان رہا اور پرنسپل صاحب اُن کی مخلصانہ خدمات کی بہت تعریف کرتے ہیں– اور میں پرنسپل صاحب کی اس راے سے بر بناے ذاتی واقفیت کے پورا اتفاق کرتا ہوں – یہہ اضافہ درج بجٹ ہوچکا ہی– مگر چونکہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے سفارش تاخیر سے موصول ہوئی اجنڈا چھپ چکا تھا لہذا اس جداگانہ تجویز کے ذریعہ سے اضافہ کی منظوری چاہی جاتی ہی– فقط *

محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

منظوری اضافہ ۲۵ روپے ماہوار بہ تنخواہ پروفیسر اکٹر لونی از یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع *

العبـــــــــــــد

انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڈہ